

1398

## उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम... पुष्प स्याम

लेखक... रवाहिम राम जी दास सहगल

प्रकाशन वर्ष - 1909

आमत संख्या... 1398





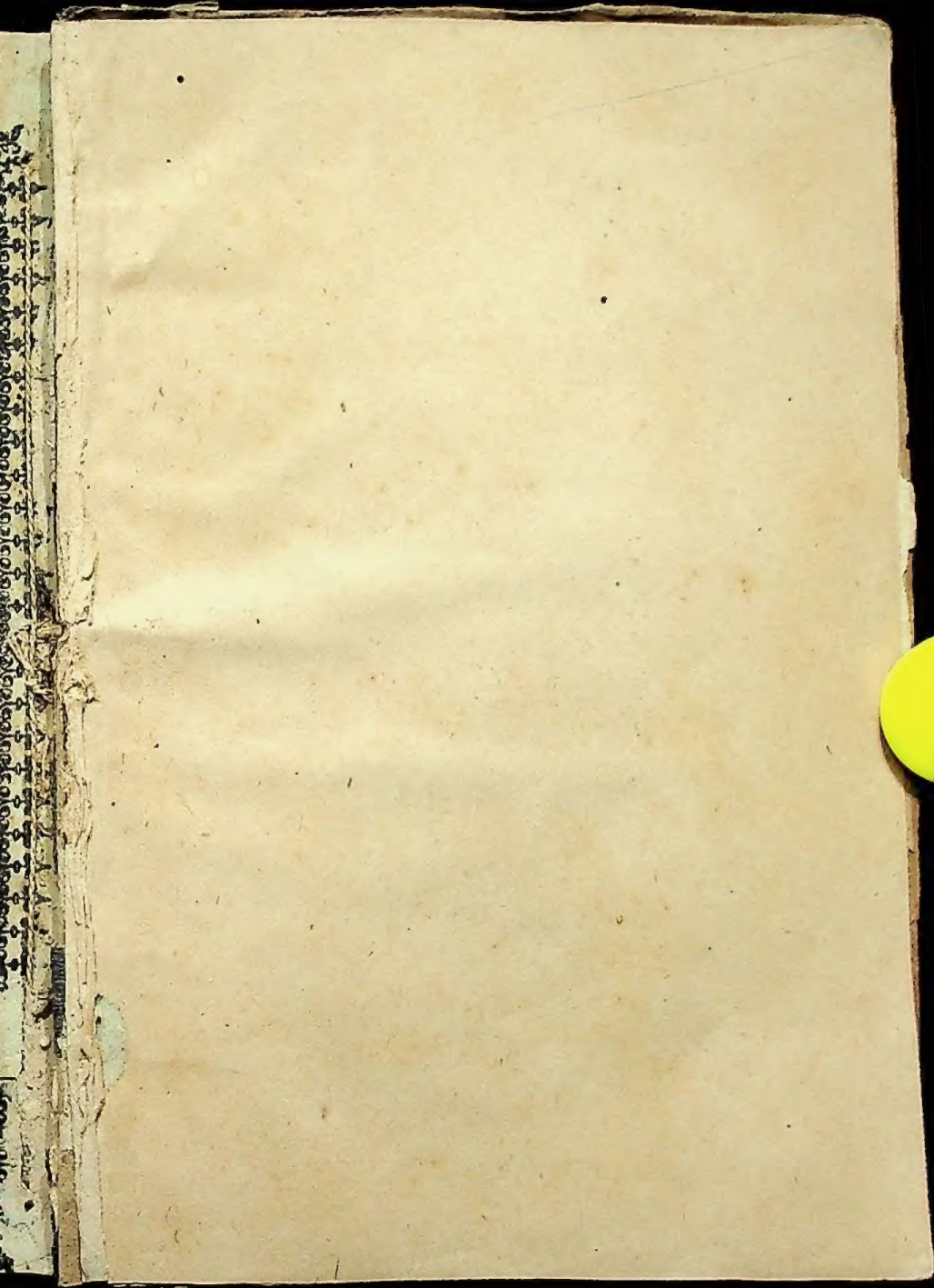
५६५ २५१







23  
4  
2





1398

منظم دنیا کا ایک ہے : سب کا سہارا ایک ہے

خاطر غمگین کو اپنا شاد کر



خاک اپنی سے دل آزاد کر

پیشام

CHECKED 973



جس میں سیام ویش کے مختلف حالات

۴۰۰ جہز

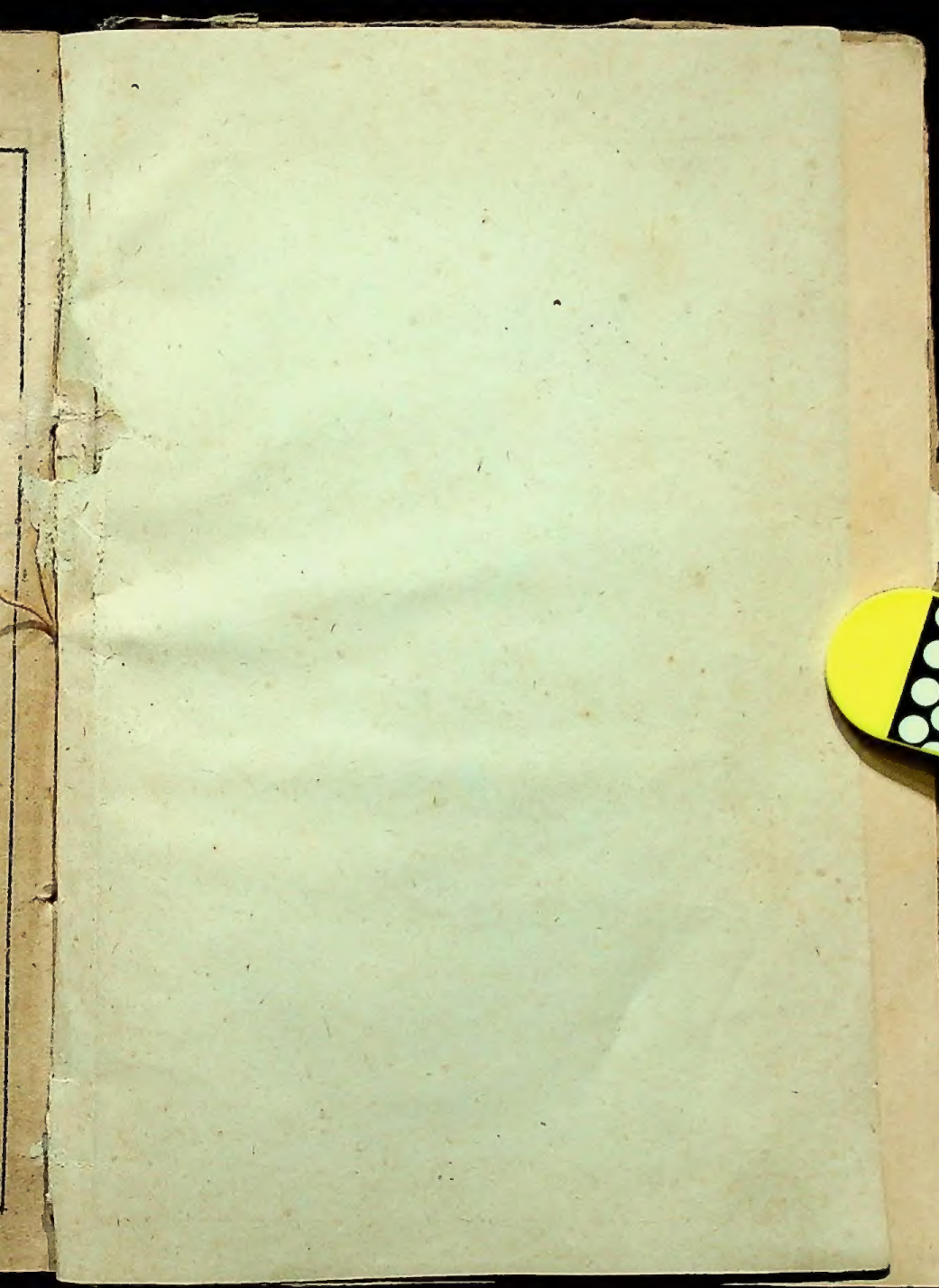
خادم راجی داس سہگل

نے قلمبند کیا

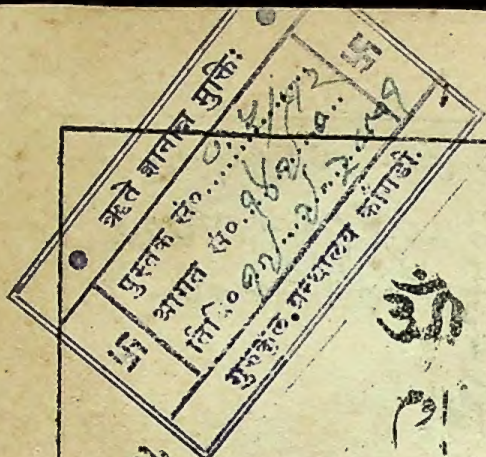
۱۹۰۹ء آریہ سہ ۱۰۹۴۹۰۱۰

جملہ حقوق محفوظ ہیں

آریہ سہ پر س لاہور یا ہتمام شکر داس پریٹر مصنف کیلئے چھپا







ॐ

اوم

ॐ उद्यम नमः सूर्यः पश्यन्त उत-  
रमदे वंदे वसु सूर्यः मगनम् ज्योतिरुत्तमम्

اوم اذنیتم تمس پی سوہ !!

پیشیند اترم دیوم دیوتر اسوریہ گم جیوتی رتم

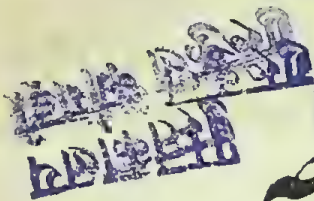
اے سرنو دیا ایک - مینوں کالوں (زمانوں) میں ایک ہی (سیکڑیاں) مسچی  
رہنے والے - سویم پر کاش (بے نور فی نور کل) سرنو گیتان (لکھناؤں)  
اور تمام سرشٹی کے آدھار پر مگن ! جبکہ کل سرشٹی (برہما) کے  
پدارتھ (موجودات) پوجا نذر دے جان (کیوں آپ ہی کے آدھار  
یا شکتی سے خاص نیم انوکول (باقاعدہ) کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے  
ہیں تو میں ایک عجیب - لیکن - اشدھ - نرمل اور نہ ہی جو بغیر آپ کی  
خاص کردار (عنایت) کے کیا کر سکتا ہوں ؟ عجیب - عجیب کو محض آپ ہی  
سماہارا ہر حال میں زندہ رکھ رہا ہے ۔ میں اپنی تمام - نامکمل کوششوں

کئی تکمیل کو آپ ہی کی خاص دیا درشتی پر منحصر جانتا اور مانتا ہوا دست بستہ  
 ملتجی ہوں کہ آپ ازراہ کرم مجھ پر کس دوزخ بل کو اس لایق کیجئے کہ اس  
 چھوٹی سی پُستک کو بلا کسی دُکھن کے سہا پت کر سکوں ۛ

ایم شمس

داس }  
 راجھی داس سیگل }





## دیباچہ

گلزارِ دنیا کے مختلف شاندار قطعات کا سیر کرتے ہوئے کچھ مدت  
 ہوئی کہ گلزارِ مذکور کے ایک ایسے قطعہ یا حصہ میں سے میرا گذر  
 ہوا کہ جو حصہ عجیب عجیب اقسام کے پھولوں سے شکفتہ ہو سکتا ہوا  
 نظر پڑا مگر اُن تمام خوشنما و خوشبودار پھولوں میں سے ایک خاص  
 پھول نے جو اس وقت کچھ پُر مردہ سی حالت میں معلوم ہوا یا نظر آیا قدرتا  
 میرے دل کی توجہ کو اپنی جانب مایل کرنے یا کھینچنے کا باعث ثابت ہوا  
 اُس کی دلربا رنگت۔ عجیب بناوٹ یا کہ دماغ کو متحرک کرنے والی خوشبو  
 نے میرے دھیان پر اپنا نقش یا کہ سکہ ہرگز ہرگز نہ جمایا۔ بلکہ اُس  
 خفیف سی پُر مردگی یا کہ مکلاہٹ نے جو کہ اُس وقت پھول مذکور پر چھایا  
 تھی برقیانہ (برقی کشش) سے میرے دل کی خیالی طاقت (قوتِ ارادی)  
 بہت قابو پا کر مجھے اُس پُر مردگی یا کہ مڑجھاوٹ اور اُس کی برقیانہ کشش کی  
 اصلیت کو معلوم کرنے کے لئے اذمہ مجبور کیا۔ لیکن افسوس کہ باوجود  
 لگاتار دریافت و کوشش کے بھی میں اپنے لہوہ کی تکمیل میں  
 کامیاب نہ ہو سکا۔ لیکن ہاں۔ صرف اتنا معلوم کر سکا کہ وہ قطعہ

یا خط جہاں کہ پھول نہ کور واقع تھا ایک اچھا خاصہ وسیع سبزہ زار و  
 بشکل پھیلاؤ پر نظر آتا تھا۔ مگر قدرت کا کہ شمع کہ اس وسیع قطعہ میں جہاں تک  
 ایک ہی قسم کے کئی ہزار ہزار پھول اپنے اپنے نئے و تروتازہ ڈھنڈول  
 پر کھڑے ہو کر عجیب بہار دکھا رہے تھے وہاں وہ پھول جیسا کہ میں ذکر  
 کرتا ہوں ایک نہایت ہی پرلے مگر پیوندی (پیوند شدہ) پودے  
 کے ڈھنڈول پر سر بلند تھا اور نیرق تنہا۔ انکیلی۔ نرالی مگر لاشانی حالت میں  
 وہاں کوئی دوسرا پھول اسکا ہم رنگ نظرنہ آتا تھا۔ اس کے پراتے  
 ڈھنڈول کی چند ایک صفات نے مجھے اس پھول کے کچھ مختصر سے  
 حالات قلمبند کرنے کی ترغیب دلائی۔ مگر شان ایزدی کہ ایک ملنگ  
 بے علم کمزور دم سمجھ (شخص) کے پاس ایسے سامان کیونکر موجود  
 ہو سکتے کہ جن کے ذریعے وہ چشم دید مگر ہوائی جامہ سے بلورس حالات  
 تحریری صورت اور کاغذی جامہ اختیار کر سکتے۔ پس ضروری تھا کہ کچھ  
 مدت تک وہ سب حالات ہوائی یا دماغی غول میں قیام کرتے ہوں  
 میں نے بڑی کوشش کی کہ اس فرض سے جلدی سبکدوش ہو جاؤں  
 مگر سستی دکا ہی کی وجہ سے ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ سجد  
 شکر ہے اس جہاں شگفتی (طاقت عظیم و طاقت کل) کا  
 کہ جس کی عنایت خاص سے آج وہ دن نصیب ہوا کہ میں اپنے  
 ارادے میں قدرے کامیاب ہونے کا شگون (صورت) دیکھتا ہوں  
 اور اسی لئے پھول مذکورہ بالا کے متعلق کچھ حالات تحریر کرنے کا آغاز کیا  
 ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ الفاظی سامان ایک عالم کی نگاہ میں



بالکل بے وقت - بے دھنگ و بے ڈھب مضمون ثابت ہونے کا خطرہ  
ہے مگر یہ باعث کم علمی یا ان واقعات یا حالات کو جو کہ مجھے تحریر کرتے  
ہیں ایک موزون - مناسب - رنگین و علمی طرز عبارت یا سیرا میں لکھنے  
یا ادا کرنے سے قدر تا قاصر ہوں - کیونکہ بغیر اعلیٰ تعلیم کے ایسا ہونا  
ممتذر ہے - اگر کسی کو یہ خیال گذرے یا ہو کہ اس قسم کی بھڑکی یا کہ  
ناموزون تحریر کا ہونا (وجود) اور نہ ہونا (عدم) برابر ہے تو مجھے کہنا  
پڑے گا کہ میں اپنی طبیعت اور ضمیر (کاشش) کے متفقہ حکم کا بجا لانا  
ضروری نہیں نہیں - بلکہ لازمی سمجھتا ہوں اور اسی واسطے اب قلم کو ہاتھ  
میں لیا ہے - لیکن ہاں - جہاں ایک طرف اپنی کم یاقتی کا اعتراف  
یا کہ اقبال کرتے ہوئے کچھ افسوس و لہجہ (شرم) کا سایہ دل پر کام  
کرنے لگ جاتا ہے وہاں دوسری جانب اس بات یا امر کو اپنی تعلیم  
تمام کی وجہ سے رنگینی عبارت یا مضمون آرائی کے ممکن چکر میں نہ  
پڑا کہ اصلی حالات کے رد و بدل میں وقت ضائع نہ کرنا پڑے گا کسی  
خوشی کا غلبہ بھی تو اسی دل پر اپنا پورا پورا اثر ڈالنا شروع کر دیتا ہے  
اور یہی خوشی یا کہ اس کے غلبہ کا اثر اس مانگ کے لئے کافی و کافی  
ہے :

وہ پھول کہ جس کا نقشہ میرے دل و آنکھوں میں بس رہا ہے اور  
جس کے متعلق کہ میں کچھ حالات لکھنا چاہتا ہوں ایک نہایت ہی  
عجیب و دلنشانی پھول اور پشپ **سیام** کے نام سے

موسم بہت

اس چھوٹی سی کتاب کے لکھنے میں مجھے کوئی ذاتی فائدہ ملحوظ نہیں۔ بلکہ  
میرا دلی خیال ہے کہ جو کچھ میں نے اس خاص پھول کی بابت دیکھا یا  
کہ دریافت کیا اُس کو اپنے دوسرے دیسی بھائیوں کی آنکھوں کے  
نئے لکھ دوں تاکہ میری دلی مراد کسی حد تک پوری ہو :

خادم

آر۔ ڈی۔ سیگل

# باب اول

## سیام

براعظم ایشیا میں سیام گو ایک بہت ہی معمولی و چھوٹا  
قطعہ زمین ہے مگر لحاظ زرخیزی و سرسبزی دُنیا کے بہت سے  
دیگر ممالک پر خاص فوقیت رکھنے کا فخر رکھتا ہے۔ یہ خطہ زمین  
بذات خود معدنی پیداوار کی جان (گھر) ہے۔ یا یوں سمجھو کہ  
سیامی زمین۔ سونا۔ چاندی و ٹین و ہر ایک قسم کے جواہرات وغیرہ  
کا مخزن ہے۔ ساگوآن جیسی بیش قیمت لکڑی اور مایتھی جیسے کیاب  
اور گرائٹ جاتور کا ذخیرہ کثیر اسی سیامی دیش میں پایا جاتا ہے  
گینڈا بھی جو سوائے افریقہ کے اندرونی حصوں کے دُنیا کے دوسرے

نوٹ:- سیام پانیشام اصل میں سنسکرت لفظ ہے۔ جبکہ مطلب



ملاک میں بہت کم دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ سیام کے جنگلوں میں  
 بکثرت پایا جاتا ہے۔ بلکہ ناقہ کی دانت کی طرح گینڈے کے سینک  
 بھی برائے فروخت سیام سے غیر ملاک کو رونا دھونے کے لئے ہوتا ہے۔  
 اسی ملاک کا چادرل (خلد) دوسرے ملکوں میں جا کر لاکھوں آدمیوں  
 کی پیٹ پال کر ماس ہے۔ مذکورہ بالا یا ان خوبیل کے علاوہ سب سے  
 بڑی خوبی یا شرف (رشان) جو ملاک سیام کو اس وقت تک حاصل  
 ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر وہ آریہ ورت (ہند۔ انڈیہ) کے باہر ایک نہایت  
 ہی قدیم ہند (مراو آریہ) یا بدھت خود مختار سلطنت ہے۔ مکتبہ دیا  
 جیسی زبردست اور شاندار حکومت کو جو کہ کسی زمانہ میں سیام و کل ملا یا  
 کے سترماج آریہ حکومت تھی۔ ضعف پہنچ گیا۔ چاد و دوسواٹرا

(بقیہ نو صفحہ) یہاں اس دیش (ملاک) سے مراد ہے کہ جس کو کسی وقت  
 قدیم آریاؤں نے ایک آریہ بزرگ شری سیام کرشن جی کی یادگار میں آباد کیا تھا۔  
 یہ آریہ لوگ کچھ ہالیوڈ وولوی گنگا سے نقل مکان کرتے ہوئے۔ آسام و بھما  
 کے مختلف حدود سے گزرتے ہوئے مستقل طور پر یہاں مقیم ہو گئے تھے۔  
 سیام کا جاتا مروج کے نام تاجی پر آباد کیا جاتا۔ اس امر سے بخوبی ثابت  
 ہو جاتا ہے۔ کہ سیام دیش میں باقی جتنے بڑے بڑے شہر ہیں مثلاً آریہ تیریا  
 سنکرت کا دھما۔ پالی میں تیریا پر چلت ہوا) ہنگ کوک۔ جانتا بون۔ ملاک کو ریا۔  
 اندر پرستھا پوری۔ سب کے سب سنکرت بھاشا کے نام ہیں۔ جو چوہی سپانی زبان  
 میں سیام دیش کو موٹنگ نقالی کہتے ہیں :-

جیسی مسیح و مضبوط مملکتوں کو زوال کے سایہ سے آدیا۔ مگر باوجود اس قدر انقلابات زمانہ کے سیام سنہ ۱۸۵۷ء میں قدیم شان و شوکت اور عظمت کو موجودہ دم تک بدستور قائم رکھا اور اسی سلسلے میں سیامی زمین قدر ناگھنباؤ (دعنیہ باد) کے لائق ہے۔ سیام ایشیائی ملک۔ بنام فرور انڈیا (فرور انڈیا) واقع ہے۔

سیام دیش کسی وقت آریہ درشت کا ایک حصہ یا آریہ درشت کی آریہ حکومت کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا۔ مگر قریباً گیارہویں بارہویں صدی کے اخیر سے کئی ایک ناگہانی آفات کے نزول کے سبب اس درشت تعلق میں ڈیپلاہن دکی کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور آخر کار ایک دن ایسا آیا کہ آریہ درشت میں سیام دیش غیر ملک شمار ہونے لگا۔ موجودہ جیوگرافیکل (Geographical) تقسیم بھی سیام کو فارن کسٹریز (Foreign Countries) کی فہرست میں ظاہر کرتی ہے۔ ایک اور طرح سے بھی کچھ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی وقت آریہ درشت (انڈیا) اور سیام دیش کا آپس میں ضرور کچھ رابطہ اتحاد یا نزوی کی تعلق تھا۔

نوٹ۔ { فرور انڈیا } India beyond the Ganges-Or Further India.

(انڈیا یا بایئر کا پھرن) وہ ایشیائی ملک ہے جس میں بجا جزیرہ واقع ہے یا سیام (برما)۔ چین (مانچن)۔ نام۔ اور کچھ دیا) شامل ہیں۔ (دیکھو) فرسٹ جارجیائی ہیڈ آفس مسٹر ایچ ٹوک میں ایم۔ ایچ۔ H. H. Blochmann کے سامنے لکھی ہے۔

وہ یہ ہے۔ کہ چوکو سیام حدود انڈو چائینا (جزیرہ نمائے ہند چینی) میں واقع ہے۔ اور جس کے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ ملکی حصہ (سیام) وہ جگہ ہے۔ جہاں کہ ملک ہند (انڈیا) اور ملک چین کی حدود ملتی ہے۔ یا یوں کہو کہ انڈیا اور چین کے درمیانی ملکی آبادی میں سیام واقع ہے۔ پس عیاں ہے کہ حصہ آبادی کسی وقت آریہ ورت (انڈیا) کے عام باشندہ گنا کی جائے رہائش ہو گزرا ہے۔

گوبرا عظم ایشیا میں چوکو کے قریب جزیرہ نمائے ہیں۔ یعنی ایشیا کو چوک - عرب - انڈیا - فردر انڈیا - کوریا اور کم تر چاٹکا۔ (انگو کس چکا بھی پڑھتے ہیں) (Kamtschatka) لیکن ان میں سے تین جواشیاء کے جنوبی جزیرہ نمائے کہلاتے ہیں۔ بہت بڑے ہیں یعنی اول انڈیا جو درمیانی یا وسطی جزیرہ نمائے کہلاتا ہے۔ دوم عرب جو عربی جزیرہ نمائے ہے۔ اور سوم فردر انڈیا یا انڈو چائینا (ہند چینی) - یعنی شرقی جزیرہ نمائے۔ مگر ان تینوں میں سے فردر انڈیا کا حصہ جزیرہ نمائے ہند چینی بلحاظ طول بہت ہی بڑا ہے۔ جزیرہ نمائے ہند چینی بجانب جنوب بہت دور تک پھیلا پڑا ہے۔ اور اس جزیرہ نمائے کی وسعت نے ایشیاء کو آسٹریلیا کے ساتھ ملا دیا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں جزیرہ نمائے ہند چینی کا زیادہ تر حصہ سیام لاج

۱۔ یہاں اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اہل ہندو و اہل چین کے مشترکہ یا مشترکہ علاقہ جات اور جن علاقہ جات کا ایک نام انڈو چائینا ہے۔



کے تحت میں تھا۔ مگر جب اس امر (بات) کی طرف سرسری طور پر ہی دھیان دیا جاتا ہے۔ کہ جب سے یورپین اقوام کا قدم مبارک سیام دیش کی حدود میں پڑا۔ تب سے سیامی راج کے علاقجات کی حد زیادہ بڑھتی گئی۔ یا کہ پہلے سے زیادہ کم ہوتی گئی۔ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بہت سا علاقہ سیام کے قبضہ سے جاتا رہا۔ یہ علاقہ کہاں گیا؟ انگریزی تحقیقات بتاتی ہے۔ کہ گل سیام دیش کے رقبہ کا  $\frac{1}{3}$  حصہ تو فرینچ (حکومت فرانس) کے قبضہ میں چلا گیا۔ جس پر کہ فرانس اس وقت تک قابض ہے اور خاصکر ۱۸۹۶ء میں فرانس نے بہت سا علاقہ لے لیا اور یہ علاقہ زیادہ تر سیام کا مشرقی حصہ اور نہایت ہی زرخیز ہے۔ علاوہ برین چند ایک صوبے سیامی برہما کے اور خاصکر جزیرہ منائے ملایا کے جو کسی وقت جنوبی یا زیرین سیام کا جزو اور اس راج کے ماتحت تھے خود مختار ہوتے ہوئے سیام سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو گئے۔ جزیرہ منائے ملایا کی مشہور ریاستہائے پیراک دپا ہانگ جو کہ اس وقت برٹش پروٹیکٹوریٹ یا کہ فیڈریٹیڈ ملایا سٹیٹس (جن کی تعداد چار ہے یعنی پیراک، سینگور، نگر می سمبیلان، پانانگ) کا ایک حصہ شمار ہوتی ہیں۔ پہلے سیام ہی کے زیر فرمان تھیں۔ ریاست پیراک ٹین کی کانوں سے معمور ہے۔ اور یہ ٹین نہایت ہی اعلیٰ قسم کی ہے کیونکہ اس میں چاندی کا جڑ بھی پایا جاتا ہے اور ریاست پانانگ میں سونے کی کان ہے۔ ان علاقوں یا کہ ریاستہائے مذکور یعنی پیراک دپا ہانگ کا سیام کے قبضہ سے نکل جانا بڑی بھاری کمی کی علامت ہے خیر اس معاملہ سے ہمارا کیا مطلب۔ جو ہوا سو اچھا ہوا۔

یہاں یہ بھی جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر برٹش (انگریزی یا انگلش) اقتدار فرانس پر غالب نہ ہوتا تو فرانس شاید کل کاکل سیام مضم کر لیتا مگر انگلش رعیت فرانس کی تیزی کو یک تخت روکت دیا۔ کیونکہ سیام کے معاملہ میں ۱۸۹۲ء کے قریب قریب فرانس اور انگلینڈ کے مابین وادی ہوئی کہ مٹی۔ کہ خوش قسمتی سے آپس میں صلح ہو کر فیصلہ ہو گیا۔ اسی بار سے میں ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ء (۱۸۹۵-۱۵) کو ایک عہد نامہ فرانس اور انگلینڈ کے درمیان عمل میں آیا۔ کہ جس کے روسے وادی مینام جو نہایت ندرت ہے سیام کے تحت میں رہ گئی۔

مختصر تواریخی حالات  
سیام قدیم

لفظ "سیام" کی بابت یورپین محققوں کی مختلف رائیں یا جدا جدا خیال ہے ہیں۔ مگر کثرت رائے کے مطابق لفظ "سیام" کو شان ذوق کا (شان برہما کی ایک پہاڑی قوم کا نام) مفرد کردہ یا لفظ شان کا لگا ہوا بتلایا جاتا رہا ہے۔ گو مدت دراز تک یورپین اسی اپنے لفظ "سیام" کی اصلیت کو معلوم کرنے کی جدوجہد جاری رکھی مگر ٹیکسٹیکسلی بخش یا اٹھمیان ڈونچیر پر پینچ سے کہ مرصد آفرین ہے کرنل گیرینی (Colonel Germain) سادہ بہادر کی اسے تحقیقات پر۔ کیونکہ آپ نے اپنی لگاتار محنت اور قدیم

سہ کرنل مورف وٹ سے کہ دھرم کے پیچھے یا ادیشک بنے ہوئے سیام میں بدو باش رکھتے ہیں۔



مذہبی دریافت کی چھان بین کے بعد اپنی تحریر کے ذریعہ صاف ثابت کر دیا  
 ہے۔ کہ لفظ "سیام" *Siam* سنسکرت یا پالی (پانی زبان) مگر ہی  
 بولی و سنسکرت کا بگاڑ ہے (زبان کا بگڑا لفظ ہے یعنی اصلی لفظ  
 "سیاما" *Cyama* یا "سیامارکھا" *Cyama Rattha* ہے اُس سے بگڑ کر "Siam" سی ایم یا "Syam" سیام بنا۔  
 اور ان ہی مذکورہ بالا مختلف الفاظ یعنی *Siam* یا *Syama* کا بگاڑ یا مخلوط برہمنی زبان میں نشان "Shan" پر چلت ہوا۔ پکا  
 (یعنی کریئل صاحب کا) یہ بھی خیال ہے کہ جزیرہ منائے ہند چینی میں  
 قریباً بہت سے ایسے مقامات یا شہر ہیں کہ جن کے نام سنسکرت یا پالی  
 زبان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کریئل ممدوح کی اس قابل قدر و تحقیقات  
 نے سیام قدیم کے بہت سے نامعلوم حالات کو عوام کی واقفیت کے لفظ  
 کر دیا۔ یہ کریئل صاحب بہادر کی تحقیقات سے پیشتر سیام کی پرانی یا قدیم کتب  
 تواریخ قریب قریب نامعلوم تھی اور اگر کچھ واقعات معلوم بھی تھے۔ تو صرف  
 ۱۳۵۰ء کے بعد کے۔ اور بھی بہت نامکمل۔ یہ وہی سنا ہے۔ یعنی  
 ۱۳۵۰ء کہ جس میں انگریزی (یورپین) قیاس کے مطابق مقام آلوکھیا  
 "Ayethia" کی بنا ڈالی گئی تھی۔ گوئی سیامی لوگوں کے خیال  
 میں شہر آلوکھیا نہایت قدیمی خیال کیا جاتا ہے۔ کئی یورپین صاحبان نے  
 ۱۳۵۰ء کے پیشتر یا قبل کے حالات کی دریافت میں سعی بلیغ کی مگر نا کامیاب  
 رہے۔ آخر کار یہ خوش نصیبی کریئل گبرینی صاحب کے حصہ میں آئی۔ کہ اپنے  
 ۱۸۵۰ء عیسوی یا مسیح سے آٹھ صدی قبل کے حالات چمک کے پیش کئے۔

ہندی یا  
 فہم کرنا  
 معاملہ  
 و نہ کو  
 ہیں  
 پینڈ کے  
 ہے سیام

یورپین  
 یا عباد  
 رائے  
 کو شان  
 کا بگاڑ  
 صلیت  
 نہ نتیجہ  
 (Coda)

اور قدیم

نے سیام

آپ فرماتے ہیں کہ قیاس ہے کہ زمانہ قدیم میں سیام کو اُس قوم نے آباد کیا تھا کہ جس قوم کا بقایا اس وقت دو جزوں (حصوں) میں دیکھا جاتا ہے۔ ایک تو جزیرہ نمائے لایاکے پہاڑی علاقوں میں جسکو ملے لٹھے ٹی اُن (یا ملائے نے ٹی عن) (Melanesian) کہتے ہیں + اور دوسرے جزو کو انڈونے ٹی اُن (Indonesian) کہتے ہیں۔ یہ لیجنڈ آخلاقہ لوگ اس وقت تک انڈوچائینا (ہند چینی) کے بہت سے حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور خاصکر دریائے می نام اور می کونگ (می کھونگ) کے نزدیک یا لواجی جنگلی علاقوں میں بھی +

سیام آباد ہونے کے کچھ مدت بعد بعض چینی فرقے بھی جنوبی چین سے کوچ کرتے ہوئے سیامی علاقوں میں آکر آباد ہو گئے جن کی نسلیں اس وقت جزیرہ نمائے ہند چینی کے مختلف علاقجات میں جوق در جوق بھری پڑی ہیں + ان سب فرقوں میں سے پہلا فرقہ جو انڈوچائینا میں وارد ہوا داخل ہوا۔ وہ مومن نام یا مول کھر خاندان سے بتایا جاتا تھا۔ اور جس کا اصلی پیشی تعلق انڈونے ٹی اُن جزو سے تھا۔ یہ فرقہ غالباً آٹھ اور دس صدی قبل از سنہ ۶ (میں) کے درمیان انڈوچائینا میں وارد ہوا + چند صدیوں تک یہی فرقہ حکومت کرتا رہا۔ اس عہد حکومت میں اس نے اپنا علاقہ جزیرہ نمائے لایاکے جنوبی حد تک بڑھالیا تھا۔ اس کے بعد سے ہی عرصہ بعد جنوبی انڈیا (ہند) کے جہاز رانوں

۱۵ غالباً وہی لوگ ہیں جن کو ساکی۔ سمانگ یا پچوآ کہا جاتا ہے۔ اور جن کا مختلف سادہ اسی کتاب میں آگے کہیں خاص موقع پر بھی کیا جاوے گا +



و تجارت لوگوں کا قدم بھی انڈوچائینا کے سوا اصل پر پڑنا شروع ہو گیا جنہوں نے  
 مختلف سواحل پر اپنے تجارتی مقامات (کوٹھیاں) قائم کر لیں۔ اور اسی طرح  
 شمالی ہند کے لوگ بھی براستہ خشکی جزیرہ منائے مذکور (انڈوچائینا) کے شمالی  
 علاقہ جات میں آوارہ ہوئے۔ برہمن ازم اور بعد بدھ ازم کا دخل بھی مذکورہ  
 بالالوگوں کے ذریعہ ہی ہوا۔ غرضیکہ رفتہ رفتہ تقوڑے ہی عرصہ میں ہندوستان  
 کے دیگر بڑے اعلیٰ ہندو پیشہ در لوگ بھی ہند سے کوچ کرتے ہوئے  
 یہاں آکر مستقل طور پر آباد ہو گئے۔ پس انڈوچائینا کے قدیم حکمت اور  
 سویلیزیشن (شائستگی، تہذیب، ہنرمندی) سے فیض یاب ہونے  
 کی شان یا عظمت کا فخر آریہ ورت (ہندوستان قدیم) ہی کو حاصل  
 تھا کہ جس کے ذریعے سے انڈوچائینا دنیا کے اندر مشہور ہوا۔  
 معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مسیح کی پہلی ہی صدی کے قریب نہ صرف ساحل  
 ہی پر بلکہ اس ملک (انڈوچائینا) کے بہت سے اندرونی حصوں میں بھی بہت  
 سارے ایسے مقامات قائم ہو چکے تھے کہ جن کے نام سنکرت یا پالی  
 بھاشا کے مطابق تھے۔ اور سیام یا سیمار تھا بھی انہیں ناموں میں سے  
 ایک نام ہے۔ اور نیم نام وادی نیم نام کے زیریں حصہ کے لئے قرار دیا ہوا یا  
 مقدسہ ہے۔ اور اسی لفظ سیام کے بگاڑ سے سیام، شان وغیرہ  
 بن گئے۔

اس بگاڑ کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اصلی باشندے (انڈوچائینا، سیام وغیرہ کے)  
 جن میں سنکرت و پالی وغیرہ کا زیادہ تر پرچار تھا۔ دوسرے علاقوں سے  
 آئے ہوئے (مثلاً چین وغیرہ سے) ایسے لوگوں میں مخلوط ہو گئے جن میں

بادکیا  
 ایک  
 نے  
 جزو  
 ہندو  
 اپنے  
 کے  
 سے  
 قوت  
 پڑی  
 ہوا  
 پستی  
 سندھ  
 حکومت  
 بنی  
 ہمارا  
 کا

سنسکرت دیالی کی اعلیٰ تعلیم کا اثر موجود نہ تھا۔ لہذا ان (اصلی باشندگان) کا میلان بھی سنسکرت دیالی کی تعلیم سے بہت کم ہوتا گیا۔ اور محض اسی لئے اصلی بھاشادان بدن بگونی شروع ہو گئی۔ یہ حال مولن کھمر فاندان کی جو بگونی میں ہی شروع ہو گیا۔ کیونکہ اس وقت مولن کھمر فاندان کے لوگ کھلمے فزشتی ان اور اندو نے شئی ان وغیرہ سب کے سب مخلوط ہو چکے تھے۔ گو ظاہری طور پر ان میں بہت کچھ اختلاف وغیرہ تھا۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رفاہی وغیرہ بھی کرتے رہتے تھے۔ مگر قدرتا زبان وغیرہ کے لحاظ سے بہت کچھ ایک دوسرے سے مل چکے تھے۔ قریباً سنہ عیسوی کی پہلی صدی سے لیکر پانچویں صدی تک یہی حال رہا مگر سنہ ۵۰۰ء کے آغاز میں مذکورہ بالا حالت میں یکا یک بڑی تبدیلی واقع ہو گئی۔ کیونکہ اسی سنہ ۲۰۰ میں کمپوڈیا کی ہندو (آرین) سلطنت میں آثار بزرگی و عظمت ظاہر ہوئی شروع ہو گئے اور اس سلطنت نے آخر کار وہ زور پکڑا کہ دوسری نواحی ریاستیں اس کے تحت میں ہو گئیں۔ قریباً سنہ ۵۰۰ء تک کمپوڈی ان سلطنت نہایت زبردست رہی۔ مگر اس کے بعد اس میں آثار پستی نمایاں ہونے لگے۔

نیز سنہ ۵۰۰ء کے قریب ایک اور قوم جس کو لاویا سے لاؤ کہتے ہیں۔ وسط چین یا اس علاقہ سے جس کو ہونن (ہونان) کہتے ہیں ہندو چائینا کے علاقوں میں داخل ہونی شروع ہوئی۔ تھوڑے عرصہ میں اس قوم نے بہت سا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور سیام و برہما کے شمالی حدود پر بھی قابض ہو گئی اور آخر کار ایک وہ دولت بھی آگیا کہ یہی قوم کل سیام کی مالک بن گئی۔ ایسی فتح

ملہ نوٹ۔ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم ہاتھ تاننا و است جن کا اصلی اسم مبارک تھا چھوٹے

یافتہ ح کی حالت میں اس قوم نے اپنے لئے تانی یا تھانی کا خطاب یا لقب  
مقرر کیا ۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اس قوم کا اقتدار پگپو واقع در زیریں یا لودھرا  
اور ابرہما (بالائی برہما) تک پھیل گیا۔ کرنیل گیمزنی صاحب بہادر کی تحقیق  
سے پہلے یورپین مصنفوں کا پکا خیال تھا کہ یہ قوم لاؤ تھانی یا تھانی کا خطاب رکھنے  
والی یا تو قبیلہ (قبیلہ) پر یا عربی چین سے آکر انڈیا چلا آیا۔ مگر اس قوم کی دریافت  
مگر کرنیل صاحب کی دریافت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ قوم دراصل وسطی چین سے  
آئی۔ اس وقت اسی قوم لاؤ تھانی کی موجودہ نسل نے جو یہاں آئی اور اسی  
وغیرہ میں مخلوط ہو چکی ہے، کی بولی بہت کچھ اُن لوگوں کی بولی سے ملتی ہے۔  
جو لوگ کوئی چاد کوٹنگ سی اور موٹان (موتن) وغیرہ علاقوں میں رہتے  
ہیں۔

۶۵۰ عریک ۹۵۰ تک اس قوم نے اچھی خاصی طاقت حاصل کر لی۔  
اور اس زمانہ میں کی سوانح پر شاہ چین سے لڑائی وغیرہ کر کے اس قوم نے اپنے  
اور شمالی سیام کا بہت سا حصہ جو پہلے چین کے تحت میں تھا۔ اپنے ماتحت  
کر لیا۔

(لاؤ تھانی)

کی ترقی تھی جس کا آگے چل کر مختصر سا ذکر ہو گا۔ تانی یا تھانی کے لقب سے کچھ کچھ ظاہر ہوتا ہے  
کہ یہ خطاب مہاتما لاوچز یا تاداست کی یادگار ہیں اختیار کیا گیا۔ یہ قوم غالباً ویمپیرین  
(سبزی خور) تھی۔ اور برہمنوں کی بھی تعظیم کرتی تھی۔  
سلطنت کی ایک حالت سے واضح ہوتا ہے کہ اس قوم کا کچھ حصہ خود ریت سے  
آکر آباد ہوا۔

مکان

اسی

کی بولی

نئی آن

اور پر

کے

مات سے

صدی

درہ بالا

میں

ع ہو

تیں

سلطنت

ہوئے

س۔

کے

بہت

میں

نئی

نئی

نئی

نئی

نئی



قرین قیاس ہے۔ کہ دسویں صدی مسیح میں اس قوم لاؤ (مضائی) نے کبودی  
 ان سلطنت سے لڑائی کی۔ مگر شکست کھائی۔ لیکن اس شکست پر کبھی قوم لاؤ  
 نے اپنی ہمت نہ ہاری اور دن بدن زیادہ محنت و ترقی کرتی رہی۔ مگر دوسری  
 جانب کبودی ان سلطنت روز بروز کمزور ہوتی گئی۔ اور اسکی وجہ شاید آپس کی  
 پھوٹ اور فوجی کمک کی کمی تھی۔ کیونکہ اسوقت آرد رت کے مختلف علاقوں  
 سے مدد پہنچنی بند ہو چکی تھی۔ اور ویرجائیہ اس زمانہ کا آغاز تھا۔ جب کہ ہندستان  
 میں مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں پر جبر و تشدد ہو رہا تھا۔

پھر ۱۲۵۵ء کے آغاز میں قوم لاؤ اور کبودی ان سلطنت (ہندو سلطنت)  
 میں نزاع پیدا ہوئی۔ گو اس نزاع میں کبودی ان سلطنت نے قوم لاؤ کو شکست  
 دینے میں کامیابی حاصل کی۔ مگر اس پر کبھی قوم لاؤ بالوس نہ ہوئی۔ کیونکہ ان دونوں  
 کے کسی ایک مقامات اور خاص کر شمالی سیام اور اپر برہما کے علاقجات میں اس  
 قوم نے اپنا پختہ سکہ جما لیا ہوا تھا۔ آخر ۱۲۹۶ء کے آغاز میں پھر ایک  
 زبردست جنگ مابین قوم لاؤ اور کبودی ان سلطنت ظہور پذیر ہوئی۔ جس  
 میں آخر الذکر سلطنت کو شکست ملی اور اسی زمانہ سے قوم لاؤ (مضائی) اندر چارٹا  
 موسیام کی حاکم ہو گئی۔ اسوقت تک کبودی اور سیام میں صرٹ سنسکرت  
 و پالی کی مخلوط بولی (مہاشا) رائج تھی۔ مگر اس کے بعد قوم لاؤ نے اپنا اقتدار  
 بنگالہ کی غرض سے اس سنسکرت و پالی زبان کے یکس چر (مخلوط بولی یا  
 کیمپولی) میں مضائی زبان کا زیادہ تر حصہ مخلوط کر کے زبان کو بالکل بگاڑ دیا۔  
 امدیہ ہندی تھا کیونکہ ایسا نہ ہونے سے فاتح اور فتوح (لوگ) ایک دوسرے  
 کے خیالات سے کیونکہ جلدی واقف ہو سکتے۔ نیز لکھت کی مہاشا میں بھی  
 (مغرب کی زبان)

براہمنوں کی امداد سے بہت ہی فرق ڈال لگا۔ کیونکہ اس قوم میں بھی براہمنوں کی عزت بدستور تھی۔ گو اتنی نہیں جتنی کہ پہلے تھی۔

۱۳۵۰ء میں تھائی (لاؤ) سلطنت کی حدود و حدود واز تک پھیل گئیں اور تمام جزیرہ نمائے ملایا بھی اُس کے تحت میں آ گیا۔ علاوہ اس کے شمالی حد میں ریاست چنگ مئی تک قبضہ ہو گیا۔ اور اندھچائی میں جا بجا اسی قوم کی حکومت کے جنڈے لہرانے لگے۔ یہ حال ۱۳۵۵ء تک رہا۔ ۱۳۵۶ء سے لے کر ۱۳۵۵ء تک تھائی سلطنت کا پہلا دور یا زمانہ کہلاتا ہے۔

اب چونکہ قوم تھائی ہر طرح سے اقبال مند ہو چکی تھی۔

اس لئے اُس کو اپنی سلطنت کی شان و شوکت دکھانے

## تھائی سلطنت کا دوسرا دور

(زمانہ) از ۱۳۵۵ء تا ۱۷۶۷ء

کے لئے ایک خاص پایہ تخت قائم کرنے کی ضرورت درپیش ہوئی۔ پس ۱۳۵۶ء میں ایک نیا شہر آباد کیا گیا۔ اور جس کا نام براہمنوں (برہمن لوگ) کی صلاح سے آئیو تھیا (Ayutthaya) رکھا گیا۔ اور یہ مقام آئیو تھیا تھائی سلطنت کا دار الخلافہ مقرر ہوا۔ اُس وقت تھائی قوم کا راجہ جس کی خاص ہمت سے آئیو تھیا

نوٹ: کچھ ایک سیامی لوگوں کے خیال میں آئیو تھیا ۱۳۵۵ء سے مدتوں پہلے کا آباد خیال کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے چھوٹا سا پُرانا قصبہ ہو اور ۱۳۵۵ء میں اُس کی کا پیلٹ دینے میں تھائی حکومت نے خاص کوشش کی ہو۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تھائی لوگوں نے اس شہر کی بنا ڈالی۔ تو اُس کا نام آئیو تھیا (سلطنت کا دھما پالی)

کی بنا ڈالی جانی جاتی ہے۔ بنام پھیلاؤ بھونگ تھا۔ (لفظ پھیلا پھیلا  
کے معنی عظیم یا مہا کے ہیں۔ لک برہما میں اس لفظ کا عام استعمال ہوتا ہے  
پھیلا کے معنی پاک یا پوتر استھان مندر وغیرہ کے بھی ہیں۔ چنانچہ اہل برہما  
اور خاص خاص سیاحی علاقوں کے لوگ اس لفظ کو بڑا متبرک سمجھتے ہیں) \*  
یہ نام جنم (پیدائش) و زندگی لحاظ سے تھا۔ درندہ سرکاری یا حکومتی طور پر آپ کا  
اس مبارک راجہ رام پتی بودی ٹھہرا (یعنی پہلا یا نمبر اول راجہ رام پتی بودی)

(بقیہ نوٹ ۱۶ صفحہ ۱۸) میں تھا پرجیت ہوا (کیوں رکھا۔ کوئی اور نام رکھتا۔ اور اگر  
بالفرض برہمنوں کی صلاح و مشورہ سے ایسا نام رکھا گیا۔ تو اس سے صاف ظاہر  
ہے کہ برہمن لوگوں کو رعب و اب اس وقت بھی اچھی طرح پرکام کر رہا تھا اور اسکی وجہ  
اُن کا علم دھنسی تھا۔ آجکل کے برہمن لوگوں کی طرح نعل میں پوتھی دیا کے در بدر  
پھرتے تھے \* )

سنہ ۱۵ چنانچہ جیسا کہ عام سیاحوں کی رائے ہے کہ اُپوتھیا مہاراج راجندر جی کی یادگار  
میں آباد کیا گیا تھا۔ ایسا ہی اس نام سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقام ضرور  
اُن کی یادگار میں قائم ہوا تھا اور نیز اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یادگار میں وقت  
برہمنوں اور ہندو جاتی (قدیم آریاؤں) کا اس سرزمین پر خاص غلبہ یا غلب تھا۔  
کیونکہ تعالیٰ (لاد) قوم کے راجہ کی سوجدی میں اس شہر کا ایسا نام قرار کیا۔ ہو  
قوم ہندوئی سے بالکل تعلق نہ رکھتا تھا۔ مایہ کہ آیتھیائی اس زمانہ سے بہت مدت  
پہلے قدیم آریاؤں کے دست مبارک سے بنا قائم ہو چکی تھی۔ یا یہ کہ قوم بھائی کو شری  
راجہ چندر جی نے بابت کچھ علم تھا کہ جس سے انہوں نے اس یادگار کو قائم کرنا اپنے



1398

مشہور تھا۔ یہ راجہ یا بادشاہ نہایت عقیل و ذہین و درست ہوگذا رہے۔ اس کے عہد میں دور دور تک کے علاقہ جات آیو تھیا کے تحت میں آ گئے۔ متاسفہ طور پر ای وغیرہ سب آیو تھیا ہی کے زیر سایہ ہو گئے۔ اس بادشاہ رانا تھی بودی منبر کے خاندان نے قریباً دو صد پچاس برس تک ملک سیام پر حکومت کی۔ اس عرصہ میں اس خاندان کا عام تجارتی تعلق ملک چین کے مشہور شہر کان ٹون (Canton) (کنٹن) آموی (Amoy) وغیرہ کے ساتھ شروع رہا۔ یہ دونوں شہر ملک چین کی بڑی بھاری تجارتی منڈیاں ہوگزرے ہیں۔ اور اس وقت تک تجارتی حالت میں بدستور درجہ اول پر شمار ہوتے ہیں۔ چونکہ خاندان مذکور کا برصغیر کے شاہ پیگو وغیرہ سے ہمیشہ سخت ناچاقی وغیرہ رہی تھی۔ لہذا اول الذکر خاندان نے پیگو کے تحت کا بہت سا علاقہ اپنی سلطنت میں ملحق کر لیا تھا۔ اس نے 1574ء کے قریب قریب اپنی پیگو نے آیو تھیا پر دھاوا کیا۔ اور اس وقت کے موجودہ حکمران آیو تھیا کو معہ اس کے شاہی خاندان کے لوگوں کے گرفتار کر کے پیگو لے گئے۔ لیکن اس کے بعد اسے عرصہ بعد سیام نے اپنی کھولی ہوئی (منازع شدہ) طاقت کو بحال کر دیا۔ 1579ء میں پھر بھی لوگوں نے آیو تھیا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کیں۔ لیکن ناکامیاب رہے۔ اس موقع پر قریباً

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰ کا) نے خیر سمجھا۔ اور ایسا ہونا اس خیال سے غائب ہو گیا کہ یہ قوم تھائی (لاؤ) ہما تھا لاؤ چن کی مرید ہونے کی وجہ سے ضرور راجہ راجندر جی کے احوال سے قدرے واقف تھی ہما تھا لاؤ چن نے اعلیٰ دینیائی تعلیم حاصل کی تھی پس آپ کا اپدیش بھی ویسا ہی تھا۔

پانچ سو جاپانیوں نے جو اُس وقت آریوکیا میں مقیم تھے۔ اہل سیام کی خوب مدد کی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اہل سیام نے جاپانیوں کی اس شفیقانہ دوستانہ امداد کا کچھ زیادہ مدت تک لحاظ یا پاس خاطر کا اثر مد نظر رکھا۔ کیونکہ چینی مورخوں کا بیان ہے کہ ۱۶۶۲ء میں جبکہ جاپانیوں کا ارادہ علاقہ تجارت کو ریا کو تخت چین سے چھین کر جاپان کے ماتحت کر لینے کا تھا۔ اور اس غرض کے لئے جاپانیوں کی طرف سے کشمکش بھی ہوئی تھی۔ تو اُس وقت سیام نے چین کو ہر طرح سے کافی امداد بہم پہنچائی تھی۔ اور جاپانیوں کی مدد کا ذرا بھی خیال نہ کیا تھا +

اب اُس زمانہ کا مختصر ساحل لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب سے

اہل یورپ یا کہ یورپین اقوام کا قدم مشرق کے ان علاقوں یا ممالک (یعنی جزیرہ منائے ملایا۔ حدود سیام وغیرہ) میں پڑنا شروع ہوا۔ اور بتلایا گیا ہے۔ کہ کل جزیرہ منائے ملایا سیام کے تحت میں موجود تھا۔ سب سے پہلی یورپین قوم جو ان علاقوں (بلکہ تمام مشرقی ممالک مع ہندوستان) میں پہنچی۔ وہ پرتگیزی قوم تھی۔ اور سب سے پہلا شہر جو پرتگیزیوں نے حدود سیام سے اپنے قبضہ میں لیا وہ شہر ملاکا تھا۔ اور یہ واقعہ ۱۵۱۱ء کا ہے۔ گو پرتگیزیوں کے ملاکا پر قابض ہونے کی خبر جب آریوکیا میں پہنچی تو اُس وقت کے موجودہ بادشاہ نے معمولی فوج

اُس زمانہ میں جاپانیوں کا سیام اور خاص کر آریوکیا میں آباد ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُس وقت آریوکیا بدھ مذہب کے پیروان کیلئے ایک قسم کا گوردوارہ تھا۔ جیسا کہ آج کل تمام بدھ آبادیوں کا گوردوارہ سیلون (لنکا) ہے۔ اور اسی وجہ سے ملانی وہاں ہمارے یا آباد ہوئے +

ہرائے لڑائی روانہ کی۔ مگر دراصل سیامیوں کو ملاکا اپنے قبضہ میں رکھنا محال تھا۔ کیونکہ ان کے پایہ تخت سے بہت فاصلہ پر واقع تھا۔ اور علاوہ اس کے ملاکا کا حاکم شاہ چین وغیرہ سے ملا ہوا تھا۔ اور سیام کی راجتی سے آزاد رہنا پسند کرتا تھا۔ پس سیامیوں کے معمولی حمایہ پر پرتگیزیوں نے شاہ آئوٹیا سے خود بخود صلح کر لی۔ اور اس سے پرتگیزیوں کا رابطہ اتحاد شاہ آئوٹیا سے بہت کچھ بڑھ گیا۔ قریباً سو لھویں صدی تک یہ رابطہ اتحاد پنجویں جاری رہا۔ مگر ۱۶۵۵ء کے اختتام پر اہل ڈچ بھی ان علاقوں میں آ موجود ہوئے۔ پس پرتگیزیوں و ڈچوں میں لڑائی شروع ہوئی اور اول الذکر قوم کو شکست ہوئی۔ اور ڈچوں نے پرتگیزیوں کی جگہ اپنا جھنڈا بلند کیا۔ ۱۶۵۷ء کے پچھلے حصہ میں اہل یورپ کا قدم سیام میں اچھی طرح جما شروع ہو گیا۔ چونکہ اس وقت کا بادشاہ یا شاہ سیام بن کا نام نامی پٹھن نارائے تھا۔ ایک بڑا ہی خدا ترس۔ رحیم۔ و آزاد دل انسان تھا۔ اس لئے اس نے انگریزوں۔ ڈچوں۔ پرتگیزیوں و فرانسسوں کو حدود سیام میں بازاری تجارت کرنے کی اجازت دے دی ہوئی تھی۔ اور ان کو کسی طرح کی تکلیف وغیرہ کا خدشہ نہ رہا تھا۔ اس لئے شاہ مذکور کے زمانہ میں سیام نے تجارتی حالت میں بڑھی ترقی کر لی تھی۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں فرانس کے

۱۷۰۰ء پھر آ۔ سیامی سادھوؤں و بہتوں کو کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ گری پر بیٹھے سے پہلے کچھ مدت تک سادھو آنہ زندگی بسر کرتے رہے۔ ۱۷۰۰ء نارائے یا نارائے مخفف ہے۔ نارائن کا پ۔



ہرموسٹا کر سپہن مجیٹی لوئیس نمبر ۱۱ (چودھویں) نے ۱۸۵۶ء میں ایک خاص جہاز جس میں بہت سا تجارتی مال اور بیش قیمت تحائف شاہی خطوط شاہ سیام کے واسطے روانہ کئے۔ اور اس پالیسی یا تجویز سے صرف یہ غرض تھی کہ شاہ سیام زچہ (عیسائی مذہب) اختیار کر لیں۔ کیونکہ جو رینچ (اہل فرانس) کچھ مدت تک سیام میں رہ چکے تھے اور جن کو شاہ پھر انارٹے کی آزاد طبیعت و نرم دلی سے یقین ہو چکا تھا کہ انہوں نے فریج کپنی کے ذریعے عیسائی مذہب کے تنگ حلقہ میں جکڑ جائیگے۔ انہوں نے فریج کپنی کے ذریعے (یعنی جکپنی کو شاہ فرانس کی طرف سے سیام میں مقیم تھی) شاہ فرانس کو درخواست کی کہ شاہ سیام کو کرسمسین (کرسمس جی ان) بنانے کے لئے کوشش کی جاوے۔ شاہ سیام نے وہ تحائف وغیرہ منظور کر لئے۔ اور اپنی جانب سے ان تحائف کے عوض میں سیامی تحائف مع خاص ایلچیوں کے بذریعہ جہاز فرانس کو روانہ کئے۔ مگر وہ جہاز راستہ میں مع تحائف اور تمام سواروں (انسافوں) کے سمندر میں ہمیشہ کے لئے بیٹھ گیا (یعنی غرق ہو گیا)۔

اسی زمانہ میں ایک یونانی سیاح و تجارت بنام کان سٹن ٹن پھول کو صاحب شاہ پھر انارٹے کے حضور میں بڑا سرخ پیدا کر لیا تھا۔ اور شاہ سیام کا مذکورہ بالا یونانی صاحب پر اتنا اعتماد اور یقین ہو گیا ہوا تھا کہ آپ اسے اسکو شمالی سیام کے ایک خاص علاقہ کا ناظم بنا دیا ہوا تھا۔ اس یونانی صاحب کا اہل فرانس کے ساتھ خاص افس تھا۔ اس لئے وہ بھی فریج تجویز میں ہر طرح مدد ادا کرتا تھا۔ علاوہ اس کے چونکہ شاہ سیام کا یہ خیال تھا کہ وہ اہل فرانس کے ذریعے ڈچوں کی آستہ ترقی میں حائل ہوا کریج

اُس وقت سب یورپین اقوام (مقبیٰ سیام) میں سے اہل ڈچ کی طاقت محدود  
 سیام میں زیادہ تر بڑھی ہوئی تھی۔ اس لئے شاہ سیام اس حکمت عملی کو بھی اپنے  
 خاص متمدن یونانی صاحب کی کوشش سے کرنا چاہتے تھے ۱۶۸۵ء کے  
 قریب شاہ فرانس نے دوبارہ تحالف (نذرانے) و خاص خطوط برائے شاہ پھرا  
 نارائے روانہ کئے اور جواب یا تبادلہ میں شاہ سیام نے بھی دوبارہ اپنے تحالف  
 اور ایچی شاہ فرانس کی خدمت میں روانہ کئے اور ایسا کرنے کے ساتھ ہی ۱۶۸۵ء  
 دس دسمبر ۱۶۸۵ء کے ایک عہد نامہ کے رو سے جو بمقام لوپ بوری عمل میں آیا  
 شاہ سیام نے فرنچ پادریوں کو سیام میں ہر ایک قسم کی آسانی و آسائش (امن)  
 دینے کے لئے خاص معاہدہ کر لیا۔ لیکن فرنچ ایلمپھیل کا مدعا تو شاہ سیام و  
 اُس کی رعایا کو یک لخت ہر قسم دینے کا تھا۔ جب شاہ سیام کو اس خفیہ پوشیدہ  
 راز کا علم ہو گیا۔ تو اُس نے نہایت ہی شاندار عربے و اب کے فرنچ ایلمپھیل (اور  
 پادریوں) کو واضح طور پر کہہ دیا کہ میں کوئی ایسی وجہ نہیں دیکھتا کہ میری رعایا اپنی  
 اصلی مذہب (دھرم) کو جس کو وہ مدت سے اختیار کر رہی ہے خواہ مخواہ ترک  
 دیوے۔ اس جواب پر فرنچ ایلمپھیل اور مشنریوں کے سب ولی منصوبوں کا خاتمہ  
 ہو گیا۔ گو اس جواب پر فرنچ کو ہر طرح سے ناکامی ہوئی مگر یونانی صاحب کو اس وقت  
 تک یہی خیال تھا کہ شاہ سیام ملک فرانس سے خاص تعلق پیدا کر لے۔

۱۷ کیوں نہ ہوتا جبکہ آنحضرت پھر انار سے خود شام و کت علم سے پہرہ در تھے۔ اسی  
 اعلیٰ العلم کے باعث آپ نے بجا تعصب سمجھ لئے تھے۔ آپ تمام مشیہ جاتی کو مساوی بنا  
 تھے اور اسی لئے آپ کی ہر دل عزیزی مشہور عالم تھی۔

کچھ عرصہ بعد پھر شاہ سیام نے اپنے ایلچی پیرس (دارالخلافہ فرانس) کو روانہ کئے  
 اس پیرسی اُن مشنریوں نے جو سیام میں کچھ عرصہ رہ کر فرانس واپس ہو گئے تھے۔  
 شاہ فرانس کو بہت کچھ امید دلائی کہ سیام ضرور رفتہ رفتہ عیسائی ہو جائیگا۔ پس  
 اس میںال پر شاہ فرانس نے پھر اپنے ایلچی مع چند دستہ فوج بذریعہ جہاز سیام کو  
 روانہ کئے۔ اس فرانسیسی جہاز نے ستمبر ۱۸۰۳ء میں دریائے مینام میں آنکر ڈالا  
 اس نئی فرانسیسی فوج کو بنگ کرک، اور مگوئی (علاقہ برہما) میں مقیم ہونے کی  
 اجازت بلگئی۔ یہ فوجی دستے اُن خاص خاص علاقوں پر قابض ہونے کے لئے  
 آئے تھے کہ جس کے لئے یونانی صاحب نے فرانس کو لکھا ہوا تھا۔ اس موقع پر  
 ایک اور عہد نامہ مابین شاہ سیام اور فرنیچ ظہور میں آیا۔ جس میں شاہ سیام  
 نے قریباً تمام فارن تجارت کا جو سیام میں ہوتی تھی۔ اجارہ ملک فرانس کو دے  
 دیا اور اُن کو ایجنٹ فرانسیسیوں یا اہل فرانس (ہر ایک قسم کی سہولیت دینے  
 کا وعدہ کیا۔ لیکن اس تجویز سے تمام سیاسی اُمراء عام رعایا ناراض ہو گئے۔ کیونکہ  
 اس عمل سے فرنیچ کے واجب برتاؤ عام رعایا کے ساتھ کرنا شروع کر دیا۔ ایسا  
 ہونے کے نتیجے سے ہی عرصہ بعد یونانی صاحب نے پھر سیامی ایلچی براہِ طلبی زائد  
 فوج فرانس روانہ کئے مگر وہ ایلچی ابھی فرانس پہنچے ہی تھے۔ کہ ان ہی ایام  
 میں اپنے قبائل خود بخود بغاوت کا جھنڈا بلند ہو گیا۔ یونانی صاحب کو تو اسل سیکایا  
 اور شاہ سیام کو شاہی مسند سے برطرف کر دیا گیا۔ اور اسکے چند دن بعد شاہ سیام  
 بہت کم ہیارتھا، اپنی حکومت سے چھوٹ جاتے کے غم سے فوت ہو گیا اس  
 عمل سے فرانسیسی فوج کو سیامی اُمراء نے اپنے زیرِ کر لیا۔ اور انکو اپنے نیا کو ہیکے طرح  
 پر کر پانا ہی پڑا۔ چھ ماہ بعد کے لئے اس دلی خواہش کو جو وہ سیام کو عیسائی  
 بنا کر دیکھا۔ پس آخر کار شاہ فرانس لینے لپس عطا کی



سلفہ جس مائے کے لئے اپنے دل میں رکھتا تھا۔ ہمیشہ کے لئے چکن چور مہنا پڑا  
 تین سیامی شاہی نسلوں (خاندان مائے) نے اوتھیا میں حکومت کی مگر  
 ۷۶۷ء کے ماہ اپریل میں برہمی افواج نے اس مقام پر لیرش کر کے اُس کے  
 قدرتی نظارہ کو برباد کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیسری سیامی شاہی نسل یا  
 خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ اسی زمانہ میں چینی نسل کا ایک سردار یا امیر بنام پھیانک  
 برہادو پیر و برہادو جہاد ہو گزرا ہے۔ برہمی حملہ کے بعد سردار مذکور (پھیانک سن)  
 نے اپنی ملکی افواج کی ہر اکندہ سپاہ کو اکٹھا کر کے برہمنوں کے آئندہ حملات سے  
 محفوظ رہنے کی کوشش کی۔ اس کام میں اُسکو کامیابی ہوئی۔ کیونکہ ایک  
 سال کے اندر اندر ہی اُس نے اپنی سپاہ کی امداد سے برہمی دشمنوں کو حدود  
 سیام سے خارج کر کے پھر سیامی سلطنت کو بحال کر لیا۔ اس کامیابی پر سردار  
 مذکور لینے پیا ایک سن نے سیام کی غنائ حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر اپنے آپکو  
 سیام کا بادشاہ بنالیا۔ اور ۷۶۸ء میں مقام بنگ کوک کو جو اس وقت دریائے  
 بینام کے غریب جانت میں آباد تھا۔ پایتخت سیام مقرر کیا۔ اس بادشاہ کے  
 عہد حکمرانی کا بہت سارے رٹائی وغیرہ میں سرف ہوا۔ کیونکہ بسا اوقات برہمی  
 دشمن ہر طرح سے تکلیف دینے کے لئے آمجد ہوتے تھے۔ جس سے شاہ کو  
 سلطنت کے مضبوط کرنے کے لئے متواتر جدوجہد کرنی پڑتی تھی۔ ۷۸۷ء میں  
 شاہ پھیانک سن مرض دیوانگی میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس لئے اسکو حکومت سے  
 الگ کرنا پڑا۔ آپ کے تخت سے الگ ہونے پر کئی ایک سرداروں میں تخت نشینی

لہ پھیانک بک نام مرث ٹک سن ہے

کے بارے میں خفا ہو پڑا۔ لیکن ایک شخص بنام پھیاسان نے عارضی طور پر عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ جب شاہ پھیانگ سن کے تحت یا حکومت سے علیحدگی اور سرداروں کی باہمی شورش کی خبر سیامی سپاہ کے سپہ سالار چاؤ پھیانگ کی کو جو کچھ عرصہ سے کمبودیا میں حفظ اس کے لئے منجانب شاہ پھیانگ سن مقرر تھا پہنچی تو سپہ سالار مذکور خفاً بنگ کوک کو واپس آگیا اور اس کے آنے پر پھیانگ نے جو عارضی طور پر حکومت کر رہا تھا۔ چاؤ پھیانگ کی اطاعت قبول کر لی اور اس طرح سے آخر الذکر بیٹھے چاؤ پھیانگ کی سیام کا تخت نشین ہو گیا۔ سیام کا موجودہ شاہی خاندان اسی شاہ چاؤ پھیانگ کی نسل سے ہے۔ اور اسی درجہ سے موجودہ شاہی خاندان کو چکری (Chakri) خاندان کہتے ہیں۔ شاہ چاؤ پھیانگ کی سیامی نسل سے تھے اور ان کا کوئی جدی تعلق شاہ پھیانگ سن سے نہ تھا چاؤ پھیانگ کی (چاؤ اور پھیانگ) نام صرف چکری ہے (برہمن بنس) (یعنی آریہ جاتی) کے تھے آپ نے اپنا پایہ تخت (واقع بنگ کوک) دریائے میام کے غریبی جانب سے شرقی جانب والے کنارے پر تبدیل کر لیا۔ اور ۱۳ جون ۱۷۸۲ء کو تاج شاہی پہنا۔ ۷ ستمبر ۱۸۰۹ء کو آپ کا دیہانت ہوا اور آپ کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس نئے بادشاہ کا سرکاری یا شاہی نام (القاب) ”پھرا پھو تھا لارٹ لالو پ لا لائے“ (یہ سب سنسکرت کا بگاڑ ہے۔ پھو تھا بگاڑ ہے پوتائے پوت کا۔ باقی سب جملہ دعایہ وغیرہ ہے) مقرر ہوا۔ اس بادشاہ نے ۱۱ جولائی ۱۸۱۸ء تک حکمت کی۔ اس کے بعد آپ کا رد کاراج گدی پر بیٹھا۔ جس کا سرکاری یا شاہی خطاب ”پھرانانگ کلاؤ“ تھا۔ آپ کے عہد حکومت میں سیام کا راج جزیرہ ملائیشیا

کے نصف شمالی حصہ تک پھیل گیا۔ اور ۱۸۶۱ء میں ریاست کمبودیا بھی سیام کی  
 باجگذازن بن گئی۔ ۲۰ اپریل ۱۸۶۱ء کو شاہ پھرانانگ کلاؤ سرگباش ہو گئے۔ اور  
 ان کی جگہ ان کا چھوٹا بھائی مونگ کٹ راج سلکھاسین پر رونق افروز ہوا  
 اور ان کا شاہی خطاب "سوم دت پھراپرم اندرمہا مونگ کٹ"  
 مقرر ہوا۔ آپ کا جنم ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو ہوا۔ آپ کی تیب برتنا اصلی ہمارا بی  
 بی بی ملکہ کا نام رام بانی کہا مار بھی روم (شاہی نام سوم دت پھرا تھیب  
 سرن دھرمس) تھا۔ جو کہ موجودہ فرمانروائے سیام کی والدہ بزرگ وار ہونے  
 کا فخر کھتی تھیں۔ ہمارا بی مذکور شاہ پھرانانگ کلاؤ کے بڑے فرزند کی دختر تھی

نوٹ:- خاص طور پر یاد رہے کہ شرمیان ہمارا ج مونگ کٹ نے اپنی ابتدائی  
 زندگی ایک سیامی مندر میں گوشہ نشین ہو کر بطور برہمچاری کے بسر کی تھی جس کی  
 وجہ یہ تھی کہ شاہ پھرا پھوتھا کی وفات کے بعد تخت نشینی کے جائز وارث آپ  
 (ہمارا ج مونگ کٹ) تھے کیونکہ آپ کو اصلی رانی کی اولاد ہونے کا حق حاصل  
 تھا۔ مگر چونکہ آپ کی بجائے پھرانانگ کلاؤ (جو دوسری رانی کے بطن سے تھے)  
 بادشاہ بنائے گئے۔ اسلئے آپ نے اپنے وقت کو کسی عمدہ دہتر شغل میں بسر کیا  
 بہتر خیال کیا۔ آپ نے برہمچاری ہونے کی حالت میں مسکوت پائی۔ انگریزی اور  
 دیگر زبانوں کے مطالعہ میں اپنا وقت گزار کر اچھی علمی لیاقت حاصل کر لی۔ علاوہ اسکے  
 آپ سائنس اور علم جوتش یا سدا مت میں بھی مہارت رکھتے تھے آپ کو ان علوم کی تفصیل  
 میں خاص دلچسپی تھی۔

لہذا ان سب الفاظ سے سن کر تکی خوشبو لپکتی ہے۔



## مختصر تواریخ حالات سیام جدید

شاہ سوم دست پھراپیم اندر مہا  
مونگ کٹ کے عہد حکومت میں  
ہیں سیام کا رشتہ تعلق کسی ایک غیر ممالک  
کے ساتھ بذریعہ خاص خاص معاہدوں

کے بڑے وسیع پیمانہ پر قائم ہو گیا۔ تو آپ کی تخت نشینی سے بہت مدت پہلے  
ہی سیام کے تخت سے جزیرہ منائے ہندو چینی اور ملایا کا بہت سا علاقہ نکل  
چکا تھا۔ اور سیام کے تخت میں ملکی ترقی (ملک یا علاقہ گیری) ایک زیادہ علاقہ  
بڑھ جانے کی آئندہ اُمیدوں پر کھینچ پانی پھر چکا تھا۔ اس واسطے شاہ مونگ کٹ  
کے عہد میں بھی یہی حال رہا۔ مگر مال ملکی تجارت میں نمایاں ترقی ہوئی۔ آپ  
نہایت ہی نسخ کل سلیم بادشاہ تھے۔ کیونکہ آپ نے اپنی ابتدائی زندگی جیسا کہ اوپر  
ذکر ہوا۔ بدھ مت پر مبنی بادشاہوں میں صرف کی تھی۔ اس لئے آپ غیر ممالک  
کے تجاروں کے ساتھ بھی نہایت عادلانہ و نہایت ہی واجب سلوک کرتے تھے  
برسے عہد نامہ تاریخی ۱۸۔ اپریل ۱۸۵۵ء میں سیام و انگلیٹریڈ ایک برٹش  
کونسل دینے ایک انگلش ریڈیٹنٹ (کی مستقل تقرری بنگ کوک میں مارش  
رکھنے کے لئے منظور ہوئی۔ تاکہ وہ کونسل (نائب یا کمین) سیام میں بودویش  
رکھنے والے انگریزوں و برٹش تجارت کے حقوق کی ہر طرح پر حفاظت کرے۔  
تاکہ انگریزوں کو کوئی تکلیف نہ ہو اور ہاؤس رہ کر آزادی و آسانی کے ساتھ تجارت  
کر سکیں۔ اس وقت (زمانہ) سے سیام کے ملک کے چاول (غله) بکثرت دوسرے  
ممالک کو روانہ کئے جانے لگے۔ اور اس نکاس (سلاخ) کی وجہ سے  
سیام میں یہ غلو دن بدن گراں (مہنگا) ہوتا گیا۔ جب تک کہ چاول کی

برآمد یا نکاس ملک سیام سے بذلتی۔ تب تک خلقت کو کسی قسم کی زیادہ اشرفی نہ تھی۔ ۱۸۵۶ء میں فرانس اور یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) نے بھی برطانیہ کی طرح شاہ سیام کے ساتھ شاہی معاہدہ کر کے اپنے کونسلر انامب انانگ کوک میں مقرر کر دئے۔ عرصہ کچھ یہ حال دیکھ کر رفتہ رفتہ ممالک فرانس نے بھی سیام کے ساتھ عہد نامے کر کے اپنے کونسلر بنگ کوک میں بٹھا دئے۔

نام ملک	سنہ
ڈنمارک -	1858
پرتگال -	1859
نیدر لینڈز (ڈچ) -	1860
بیٹن (مالینڈ) -	
جرمنی -	1862
بلجیم - اٹلی -	
سوئڈن و ناروے -	1863
آسٹریا ہنگری -	1869
سپین (ہسپانیہ) -	1870
جاپان -	1898
روس -	1899

اس بادشاہ (مہامونگ کٹ) نے سترہ برس تک حکومت کی۔ اور اس زمانہ میں رعایا کی بہبودی و بہتری کے لئے آنحضرت نے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ اسی عرصہ میں سیام کے علاقوں میں مرگ ٹائپ کی وبا پھیلی گئی۔ +

مالیہ اور سندس میں بڑی کمی کی گئی۔ اور علاوہ اس کے رعایا کی حفاظت کے لئے ایک پولیس مقرر ہوئی۔ آپ سہام کے پہلے فرمانروائے نئے تھے۔ کہ جنہوں نے ۱۸۶۲ء میں ایک انگلش لیڈی کو اپنے اطفال کی تعلیم اور تربیت کے لئے ملازم رکھا۔ اور سیام کے موجودہ فرمانروائے نے بھی لیڈی مذکور کی نگرانی میں تربیت پائی۔ یہ لیڈی عرصہ چھ برس تک شاہی ملازمت میں رہی۔ اور شاہی محل ہی میں چکر می خاندان کے بچوں کو سکھاتا رہی۔ ۱۸۶۸ء میں ایک عظیم سورج گرہن لگنا تھا۔ اور اس موقع پر علم سدھانت کے کئی ایک ماہر لوگ ممالک یورپ سے سیام میں تشریف آور ہوئے تھے۔ ان کی آمد پر شاہ مہامونگ کٹ بھی ان کی کمیٹی میں شامل ہوئے۔ مگر بد قسمتی سے یکا یک بخار سے بیمار ہو گئے۔ اور اسی علالت میں ان کا دیہانت ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ کو زیست (زندگی) کی امید نہ رہی تو اسی صبح کو کہ جس دن آپ کا دلش ہوئے۔ آپ نے پالی زبان کے ایک نہایت ہی موثر لہجہ میں بدھی مہنتوں کو الوداع کہا جس کا عام مطلب اس طرح پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

”اے میرے بزرگ د جان سے عزیز بدھی مہنتو! میں اب ہمیشہ کے لئے آپ سے الگ باجدا ہونے کو تیار ہوں۔ اے بدھ دھرم کے جان نثارو! ہم بدھ مت کے پیروان کے لئے موت کچھ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ مرثی کے تمام موجودات یعنی چیزیں (اشیاء۔ پدارتھ) بھی پیچ ہیں۔ کسی چیز کو بقا نہیں موت اٹل ہے۔ اس واسطے مجھے بھی اُس اٹل نیم کے متابعت میں کسی قسم کا عذر و حیلہ نہیں۔ اے میرے معظم مہنتو! چونکہ میں آپ سے کچھ عرصہ پہلے چٹا ہوں (مراد فطرت کی ہے) اس لئے آپ اس بات کا ذرا بھی افسوس



نہ کریں۔

اسی طرح آپ شاہی خاندان کے لوگوں سے بھی مخاطب ہو کر فرمائے گئے۔ کہ یہ ایک ایسا نیم (اصول۔ قانون قدرت) ہے۔ کہ جو سرشتی کی تمام مخلوقات پر یکساں طور پر حاوی ہے۔ یعنی کوئی متفلس (جاندار) بھی اس (نیم) کی قبولیت سے ہرگز ہرگز پہلو تہی نہیں کر سکتا (یعنی موت اٹل ہے)۔ زندگی اسی چیز کا نام ہے کہ جس پر یہ نیم (موت) اپنا عمل کئے بغیر نہیں ٹٹتا۔

ہنز میجٹی کنگ چلا لونگ کورن  
۱ (اول) کنگ مہا لونگ  
کے سب سے بڑے فرزند

ہونے کا خیر رکھتے ہیں۔  
آپ کا جنم (پیدائش) 20 ستمبر 1853ء کو ہوا  
آپ نے یورپین طریقہ تعلیم  
بھروسہ صدر انگلش  
لیڈی کے زیر نگرانی تعلیم

موجودہ فرمانروائے سیام  
یعنی

ہنز میجٹی سوم وٹ پھرا ایم اندر  
مہا چلا لونگ کورن اول کی  
آغاز حکومت

پائی۔ یکم اکتوبر 1868ء کو آنحضور نے سیامی تخت کو اپنے قدم مبارک سے  
زعیت بخشی۔ آپ نہایت ہی مدبر۔ روشن ضمیر اور علم دوست بادشاہ ہیں  
آنحضور محلے کی ہمیشہ سے یہی کوشش اور حکمت عملی رہی ہے۔ کہ جس  
سے سیام ہمیشہ کے لئے (یعنی جب تک کہ یہ دنیا قائم ہے) اسی خاندان

(چکری) کے تحت میں خود مختار بنا رہے۔ اور اُس میں کسی قسم کے خلل کا خدشہ  
 یا اندیشہ پیدا نہ ہو سکے۔ آپ کے مقدم شاہانِ سیام کا دستور تھا کہ جس کو چاہیں  
 اپنی جگہ تخت نشینی کے لئے منتخب کر لیں۔ لیکن موجودہ فرمانروائے ۱۸۵۷ء  
 میں اس پر اپنے دستور کو خیر باد کہہ کر اپنی حیات میں اپنے فرزند کو سیامی  
 تخت کے لئے عاجز داریت قرار دے دیا۔ ادا امیدہ کے لئے یہی طریقہ مقرر کیا  
 گیا ہے۔ کہ صرف شاہی خاندان سے ہی فرمانروائے سیام مقرر ہوا کرے۔  
 ۱۸۷۱ء میں آپ (فرمانروائے سیام) نے علاقہ جاوا کا سیر کیا۔ ادا سی  
 سندھ کے اخیر میں انڈیا (ہندوستان) تشریف لے گئے۔ ۱۸۷۲ء  
 کی سات تاریخ جنوری سے یکربارہ تاریخ تک آپ وائسرائے نے گورنر جنرل  
 ہند متقی کلکتہ کے مہمان رہے۔ اُس وقت مارڈنارنٹہ بڑوگ گورنر جنرل ہند  
 تھے۔ ۱۸۷۲ء سے پیشتر سیامی حکومت (گورنمنٹ) ایک ایجنسی یعنی نائیکام  
 کونسل کے ذریعہ چلتی رہی۔ مگر شاہ چولا لونگ کورن علی نے انڈیا کے سیر و  
 سیاحت سے واپس ہونے پر عمان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور  
 ۱۸۷۳ء میں آپ نے مختلف قسم کی ملکی اور پولیٹیکل اصلاحوں کو سیامی حکومت  
 میں رائج کیا۔ گواڈال اول ان اصلاحوں یا تبدیلیوں کا کچھ اچھا اور زودتر  
 بہتر اثر ظہور میں نہ آسکا یا ظہور پذیر نہ ہوا۔ بلکہ خوشحال سیامی لوگوں نے  
 ان تبدیلیوں کے رواج کو یکک گورنر پند نہ کیا اور نہ ہی سرکاری ملازمین  
 نے ان اصلاحوں کو قبول جامہ پہنانے کے لئے خاطر خواہ سعی کی۔ مگر تھوڑے  
 ہی عرصہ بعد اور رفتہ رفتہ ان تبدیلیوں اور اصلاحوں نے کئی ایک قبیلہ مندوم  
 رسومات کی زنج سستی کی۔ ان میں سے سب سے بڑا سکرتیوری ہندو رسالہ

ایک رسم غلامی کو سخت دھکا لگا۔ اس غلامی کی رسم سے مراد انسانی خرید و فرو  
 ہے اور یہ کہ قرض خواہ لوگ اپنے مفلس اور غریب مقروضوں (دکور و اثاث) سے  
 ادائیگی قرضہ کے عوض میں جبراً ہر ایک قسم کی خدمت کروانے کے مستحق  
 شمار ہوتے تھے اور جس سے غریب خلعت خدا کو زبردست لوگوں کی طرف سے  
 طرح طرح کی بے جا و ناداد اجب سختیاں و اذیتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ زمانہ  
 ہو کہ اسی رسم غلامی کی بدولت اور مظلوموں کی آہ سے اس دنیا کے اندر  
 کئے ملکوں کی مٹی پلید ہوئی۔ عرصہ بعید سے دنیا کے کئی ممالک میں شخصی یا مختارگی  
 (تمام رعایا ہر ایک واحد شخص کی حکومت) حکومت کا رواج رہا ہے اس  
 اور اسی کے اپنے دماغ سے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی) قسم کی حکومت کے نقصانات و نتائج بد سے پہلے (عوام الناس خلقت)  
 بخوبی آگاہ ہے۔ روس و ایران وغیرہ کی موجودہ حالت اس شخصی حکومت  
 کی کیا ہی عمدہ نمائندیں ہیں۔ ۱۸۷۳ء تک سیام میں بھی شخصی حکومت کا رواج  
 تھا۔ مگر ۱۸۷۴ء میں شاہ سیام نے اپنے ماتحت ایک پریوی کونسل (ملکی  
 انتظام کے واسطے خاص خاص وچیدہ ذریعہ کی کیفی یا مجلس جس کو سیامی  
 زبان میں سینا بودی بھی کہتے ہیں۔ یہ سنگرت کے الفاظ ہیں۔ یعنی مینا کے  
 سنی جماعت۔ گروہ۔ لشکر وغیرہ۔ اور بودی بگاڑ ہے۔ سچی ہو۔ کئی اہل سیام  
 سینا پتی بھی بولتے ہیں) انگلش پریوی کونسل کے طرز پر قائم کی۔ تاکہ ملکی انتظام کی  
 تدابیر میں یہ کونسل بادشاہ کو صلاح و مشورہ دے سکے + علاوہ اس کے ایک  
 کونسل آف سٹیٹ کی بھی بنیاد ڈالی۔ مگر ۱۸۹۵ء میں آخر الذکر کونسل کی بجائے  
 یجیسیٹو کونسل قائم کر دی گئی۔ جس میں بارہ منسٹر یا وزیر مقرر ہوئے۔ یہ وزیر تمام  
 علاقہات سیام سے منتخب کئے گئے + ان وزراء کی تقرری کا اختیار خاص بادشاہ

ملک کا فہرست  
 میں کو چاہیں  
 نے ۱۸۹۷ء  
 کو سیامی  
 بنے مقرر کیا  
 کر کے۔  
 اور اسی  
 ۱۸۷۳ء  
 ل  
 گورنر  
 بزل بند  
 نے تابقا  
 سیرد  
 اور  
 حکومت  
 زرد  
 نے  
 مین  
 ورے  
 مین  
 صلہ



یاد لیجیہ کہ حاصل ہے۔ اس کونسل کے فرائض یہ ہیں کہ مناسب قانون بناوے اور  
 اُن میں ضروری ترمیم و تنسیخ وغیرہ کرے۔ ایک ماہ میں اس کونسل کے چار اجلاس  
 ہوتے ہیں۔ نیز اس کونسل کو اختیار ہے کہ اپنے ماتحت چار ممبروں تک کسی کمیٹی  
 بنا کر اُس کمیٹی سے قانونی مشورہ یا صلاح لے سکے۔ یہ چار ممبر خواہ سرکاری ملازم  
 اور یا یہ تخت (بنگ کوک) اسکے باشندہ یا بیرونی علاقہ جات کے رئیس ہوں۔ خواہ  
 غیر ملازم ہر ایک نئے قانون یا کسی پرانے قانون کے رد و بدل کے احکام پر  
 شاہی دستخط ضروری ہیں۔ کونسل کو یہ بھی اختیار ہے کہ از حد ضروری مگر عارضی  
 قوانین کا اجرا و خود بخود کر سکے۔ اس کونسل کی کارروائی سے ملکی حالت میں  
 بڑی سدا مار ہو گئی ہے۔ جس کا شخصی حکومت کے طریقہ یا حالت میں ہونا  
 ناممکن تھا۔ محکمہ ڈاک کا باضابطہ رواج بھی موجودہ شاہ سیام کی اعلیٰ خیل و بندیشی  
 و خود مدی کا نتیجہ ہے۔ ممالک غیر کے ساتھ تدارسانی (تادبرتی) کے ذریعہ خط و  
 کتابت ایٹلیگرافٹ کیونی کیشن کا سلسلہ بھی جو ۱۸۸۵ء کے قریب قریب عمل  
 میں آیا۔ آپ ہی کی حکمت عملی کا بدیہی ثبوت ہے۔ علاوہ بریں اور بھی کئی ایک  
 ایسی ضروری اصلاحیں و سہولتیں جن کا تعلق تجارتی امور سے ہے۔ ملک میں  
 جاری کو دی گئیں۔ کچن سے تجارت کو خاص فروغ چٹا۔ ریلوے بنانے کی غرض  
 سے سرورے ایمپلائس (وغیرہ شروع کی گئی۔ مادہ ۱۸۹۵ء میں شاہ سیام  
 محکمہ (مہارانی) سٹریٹس ٹرنس کا دورہ شروع کیا اور قریب دو ماہ تک اس  
 سفر میں وقت گزارا جس سے آپ کو کئی ایک نئی تجارت کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ  
 اس دورے واپس تشریف لانے پر اپنے ریلوے کی تعمیر کا حکم ناخذ کیا۔  
 ۱۸۹۱ء میں روس کے موجودہ زار نے سیام کی سیاحت کی ۱۸۹۲ء سے لیکر

۱۸۹۵ء کے آغاز تک سیامی حدود کے بارے میں سیام اور فرانس کے درمیان  
 کسی مواقع پر کشمکش شروع نہ رہی۔ اور اس حالت میں گوہر و فریقوں کا نقصان  
 ہوا۔ مگر فرانس جیت میں رہا۔ آخر کار انگریزی (برٹش) حکومت سے سیام کی فرانس  
 کے چنگل سے رہائی ہوئی۔ وہ شاہزادہ (راج پتر) جس کو ۱۸۸۷ء میں ویہہد  
 تخت منتخب کیا گیا تھا ۱۸ جنوری ۱۸۹۵ء کو فہت ہو گیا۔ اس لئے ۱۶ جنوری  
 ۱۸۹۵ء کو اس کی جگہ ہزاراٹل ہائیٹس پر انس جاؤ فامہا و جی راؤ وہہ  
 کو ویہہد بنایا گیا۔ آپ اس وقت انگلینڈ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اسی سال  
 میں جیسا آپرڈ کو ہوا۔ بیجیٹو کونسل قائم ہو گئی۔ ۹ مئی ۱۸۹۶ء کو ہنر جیٹی  
 شاہ سیام برائے تبدیلی آب و ہوا سنگاپور تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے  
 جاوآد دیگر جزائر ملحقہ کی سیر کی۔ آپ نے تین ماہ کے قریب اس سیاحت میں  
 صرف کئے۔ اس عرصہ میں ایک پیشل کمیشن (خاص کمیٹی) نے انتظام مملکت  
 کو سامان دیا۔ اور یہ کمیشن شاہ نے اپنی روانگی سے پہلے ہی مقرر کر دی تھی  
 ۲۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ نے اپنے درست مبارک سے بنگ کوک۔ آلو تھیا  
 ریوے لائن کے کھولنے کی رسم ادا کی ۱۶ اپریل ۱۸۹۷ء کو آپ سیاحت  
 یورپ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سفر میں آپ نے اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔  
 آسٹریا ہنگوی۔ روس۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ گریٹ برٹن (انگلینڈ)۔ آئرلینڈ  
 سکاٹ لینڈ (جرمنی)۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ فرانس۔ سپین۔ پرتگال۔ مصر  
 وغیرہ کا سیر کیا۔ اور ان ممالک کے شاہان نے آپ کا شانہ طور پر استقبال  
 کرتے ہوئے عزت افزائی کی۔ آپ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۷ء کو واپس تشریف لائے  
 اس عرصہ میں ہمارا فی (ملکہ) سیام کے حکم کے مطابق سیام کا انتظام چلتا رہا۔

بناوے اور  
 کے چار اچھا  
 ہسک کی کمیٹی  
 کاری مانی  
 ہوں۔ خواہ  
 حکام پر  
 عارضی  
 ت میں  
 ہونا  
 ایئر لائن  
 یہ خطہ  
 قریب  
 کسی ایک  
 میں  
 کی غرض  
 ہ سیام  
 اس  
 چنانچہ  
 کیا۔  
 یکر

۱۴ اکتوبر کو رانی میں کام آیا۔ 30 جنوری 1903ء کو ہزار ایل مائی نس پرنس  
 و مہمہ تخت سیام“ ولایت سے واپس آئے۔ 12 اگست 1904ء کو آپ بدھی  
 مندر میں ایک خاص پوجا کے لئے جو قریب چالیس روز تک کیجاتی ہے داخل  
 ہوئے۔ اسی سال یعنی 1903ء میں ایک امریکن پروفیسر مسٹر سٹروبل کو  
 سیامی حکومت کے لئے جنرل ایڈوائزر بنایا گیا۔ 21 ستمبر 1903ء کو شاہ سیام  
 کی پچائش سالہ عمر ہونے کی خوشی میں خاص جشن منایا گیا \*

1904ء میں سیام نے تھوڑا سا اور علاقہ فرانس کے نذر کیا۔ 26 نومبر  
 1904ء کو پرشید کے ہزار ایل مائی نس پرنس ایڈول برٹ شاہ سیام کی ملاقات  
 کے لئے تشریف لائے۔ اور 6 دسمبر 1904ء کو واپس ہوئے۔ ماہ دسمبر 1904ء  
 میں حضرت طاعون نے بھی بنگ کوک کا معائنہ کیا۔ اس سال بہت سے پبلک  
 جوا خانے بند کئے گئے۔ اور حکم ہو چکا ہے کہ آئندہ دو تین سال کے اندر اندر  
 سب جوا خانے بند کئے جاویں \*

غرضیکہ موجودہ شاہ سیام کے عہد میں ملکی سہولیتوں اور ہر ایک اقسام  
 کے امن و آسائشوں کے لحاظ سے سیام کی کایا پلٹ گئی ہے۔ آپ کی عہد  
 حکومت سے پہلے جو شخص کر سیامی بادشاہ کی زیارت کرنا چاہتا تھا۔ تو اسکو  
 میر کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر بادشاہ کے قدموں میں گر پڑنا  
 ہوتا تھا۔ ملازمین وغیرہ بھی زمرہ میں شامل تھے۔ مگر شاہ حال (موجودہ  
 شاہ سیام) نے 1874ء میں اس رسم کو موقوف کر کے پبلک کو اپنا گرویدہ  
 بنالیا \*

شاہ سیام کے حقیقی براور خور و کا نام ہزار ایل مائی نس پرنس



سوم دست چادر کا بھانوزنگی سوانگت دانگسی ہے۔ آپ کا جنم ۱۸۵۵ء کو ہوا +

## سیامی سلطنت خود مختار ہے

I B. S. writes to a home paper from the East India United Service Club: The King of Siam's name is pure Sanskrit, i.e. "Kulalankarani" which means "Ornament of the family", who is responsible for the altered caricature of the name Chulalongkorn? The Siam observer, in noting this letter, remarks: We do not know who was originally responsible for the incorrect transliteration, but we are afraid it has come into such general use, not only in

England, but on the Continent of Europe, that it will not easily be replaced. That universally recognised authority, the Almonach de Göttingen, gives His Majesty's name as Chulalongkorn.

اُردو مطلب یہ ہے :  
ایسٹ انڈیا یونیورسٹی کے سرس کلب سے ایک صاحب بنام جے۔ بی۔ ایس۔ کسی ذرا سی اخبار کو لکھتے ہیں (یعنی صاحب موصوف نے لکھا ہے۔)

کہ شاہ سیام کا نام خالص سنگرت ہے ایچے سنگرتی نام ہے ایچے  
"Kulalongkorn" کالان کریم (کلا لنگرام) یعنی کُل یا  
خاندان کا بچو شن۔ موجودہ فضل اور شہزادہ نام چولالونگ کورن،  
کے اجراء کا کون ذمہ دار ہے! اس پر اخبار سیام آبرورور مذکورہ بالا چھی  
(دوسرے جے۔ بی۔ ایس کی طرف سے شائع ہوئی ہے) کو ڈٹ کر بنا ہوا اس  
کے متعلقین ریمارک پاس کرتا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس غلطی کا کون  
ذمہ دار ہوا ہے۔ مگر چونکہ موجودہ نام نہ صرف انگریزی میں بلکہ کل براعظم پر پورے  
میں عام طور پر مشتمل ہے۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ اصل نام کالان کریم بہ آسانی  
رواج نہ پاسکے گا۔ اس مقبول عام یا معتبر (مستند) اتھارٹی (مسند) یعنی  
ڈی گوٹھا صاحب کی جنتری یا تقویم میں بھی ہرگز بھی کالان کریم چولالونگ کورن  
دیا ہوا ہے۔ نیز مذکورہ بالا انگریزی کا فقرہ اخبار ٹائمز آف انڈیا بابت جولائی

۱۹۵۶ء سے لیا گیا ہے۔

حدودِ اربعہ یا

حدودِ ہندوئی سیام

اس کے شمالی میں فرنیچ لائوسٹیس اور برہما  
جنوب میں خلیج سیام و کمبودیہ مشرق میں کمبودیہ  
اور فرنیچ لائوسٹیس۔ اور اس کے مغرب میں  
زیرین برہما اور خلیج بنگال۔ لیکن بلحاظ

واقع ہونے درجزیرہ نمائے ہند چینی سیام کے جنوب پروٹیکٹڈ ملایا سٹیس  
اور مشرق میں بحرِ چین اور خلیج سیام ہے۔ سیام و حصوں پر تقسیم ہے  
ایک حصہ تو اُپر سیام (سیام بالا یا بالائی سیام کہلاتا ہے اور دوسرا لو در  
(زیرین) سیام ہے۔ اُپر سیام کا زیادہ تر حصہ تو ایک وسیع زرخیز وادی ہے جس  
کو دریائے مینام سیراب کرتا ہے۔ اور یہ حصہ دو پہاڑی سلسلوں یا قطاروں  
سے گھیرا ہوا ہے۔ غربی سلسلہ قریباً پانچ ہزار فٹ بلند ہے اور بجانب  
جنوب جزیرہ نمائے ملایا سے ہوتا ہوا دوسرے نواحی جزائر تک پھیلا ہوا  
ہے۔ شرقی جانب کے پہاڑ زیادہ بلند نہیں۔ اس حصہ میں چند چھوٹی چھوٹی  
پہاڑیاں ہیں۔ شمالی جانب میں متوازی پہاڑی سلسلہ جن کی چوٹیوں کی بلندی  
ساتھ ہزار فٹ سے تیرکھ ہزار فٹ تک ہے اور ان سلسلوں کے درمیان  
دریائے مینام کی شاخیں اور دیگ ندیاں بہتی ہیں۔ زیرین سیام کا زیادہ تر حصہ  
جزیرہ نمائے ملایا کی فیڈریٹھ سٹیس بنام پیراک دپانانگ سے ملا ہوا ہے۔  
اس زیرین حصہ میں ٹین وغیرہ کی کانیں بھی ہیں۔

رقبہ { قریباً دو لاکھ پچاس ہزار مربع میل }

دریائے مینام (می بھنے منبع یا والدہ اور نام بھنے پانی)

**دریا**

کابل کا بڑا دریا ہے۔ اس کی دو بڑی شاخیں شاق کے پہاڑوں کے گزرتی ہوئی اور بہت سے علاقہ جات کو سیراب کرتی ہوئی کہیں لمبائی اور کہیں اُلگ ہو جاتی ہیں۔ مگر کئی میلوں کے فاصلہ پر یہ شاخیں ملکر دویں جاتی ہیں ایک تو مشرقی شاخ جس کا نام دریائے بنگ کوک ہے اور دوسری مغربی براعظم جس کو دریائے تاجین کہتے ہیں۔ دریائے مینام تقریباً پانچ سو میل تک قابل جہاز رانی ہے۔ ہر سال اس دریا کی طغیانی بہت سے خشک علاقوں کو سیراب کر کے قابل زراعت بنا دیتی ہے۔ جس سال طغیانی نہ ہو۔ غلہ عموماً گراں ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض سال اس کی طغیانی (سیلاب - ہڑ - حد سے بڑھ جانے کے سبب نقصان کثیر کا باعث ہوتی ہے۔

دوسرا دریا می کونگ (اس کو می کھونگ بھی کہتے ہیں) ہے جو کہ مشرقی حد کے علاقہ میں ہے۔ اس دریا کا طویل قریباً سو سو میل ہے۔ مگر زیادہ تیزی و چکریں کے باعث اتنا جہاز رانی کے قابل نہیں۔ جتنا کہ دریائے مینام۔ دریائے می کونگ یا می کھونگ کو دریائے کمبودیا بھی کہتے ہیں۔ اور یہ دریا بہت سے پہاڑوں سے نکلتا ہوا کسی علاقہ جات کو سیراب کر کے یہاں تک (یعنی کمبودیہ تک) پہنچتا ہے۔

**جھیل**

ایک بڑی جھیل بنام تلے سب باتلے سب ر اصل لفظ تلے ٹھیک ہے۔ جس کے معنی سمندر کے ہیں۔ مگر لفظ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے تاکے بھی کہہ سکتے ہیں) تاہم سلیم و کمبودیہ کے واقع



ہے۔ یہ جھیل دراصل کسی وقت دریائے میکونگ کا حصہ تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ مدت دراز سے دریائے مذکور کا رخ بدلنے سے یہ علاقہ یا حصہ دریا سے باہر ہو گیا۔ اس کی اصل لمبائی یا طول ستر میل کے قریب ہے، اور عرض قریباً پندرہ میل۔ گہرائی کا کچھ ٹھیک حساب معلوم نہیں۔ مگر عام طور پر صرف ڈیڑھ گز کے قریب بتائی جاتی ہے۔ لیکن موسم برسات میں اس کا طول قریباً 20 میل اور عرض یا چوڑائی آٹھ سے بائیس میل تک پہنچتی ہے۔ گہرائی کا پتہ ندارد۔ جھیل مچھلیوں سے پُر ہے اور اکثر اسی گیر لوگ اس کے کناروں پر اپنی جھوپیاں ڈالے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

**آب و ہوا** اگرچہ کل سیام شمالی منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ مگر یہاں اتنی سخت گرمی کی شکایت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ ہند کے بعض میدانی و دریائے علاقوں میں یا کہ جیسے ملتان یا سیسی اور اُس کے نواح میں (خاص حصہ بلوچستان) یا ان سے بڑھ کر بدراس کے بعض حصوں میں۔ زیادہ گرمی کے یہیں صرف دو ہوتے ہیں یا ہیں۔ یعنی مارچ و اپریل۔ بمابہ مئی جنوبی مغربی موسمی ہوا چلنی شروع ہو جانے سے برسات کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور ماہ ستمبر تک برساتی یا بارانی موسم بدستور جاری رہتا ہے۔ شمالی مشرقی (یا شمال مشرقی) موسمی ہوا سے خشک موسم شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس موسم کی میعاد اکتوبر سے لے کر اپریل تک ہوتی ہے۔

سیام ویش معدنی پیداوار کا مخزن ہے  
سونا۔ نعل ویا قوت۔ تانبا۔ مین۔ لوہا

**معدنی پیداوار**

جست - کوئلہ - سرمہ - پارہ (سیماب) وغیرہ تک اس ملک میں پاسٹے جلتے ہیں۔ سیام کا صوبہ پوکت معدنی تجارت کا مندر ہے۔ کلاں تن (کلنق) میں سونے کی کان ہے۔ اور ایک یورپین کمپنی بنام ڈنٹ ڈیولپ منٹ، کام کرتی ہے۔ سیام کے مختلف علاقوں میں سونا بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور خاص کر دریائی ریت وغیرہ میں۔ اہل چین اور دیگر اقوام سونا نکلانے کا کام کرتے ہیں۔ علاقہ رائگان میں بھی سونا ملتا ہے۔ مقام چان تک میں تانبہ پایا جاتا ہے۔ لعل - یا قوت اور نسیم علاقہ پائے لیں۔ چانٹاؤن اور کراٹ میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ کام (یعنی جواہرات نکلانے کا) زیادہ تر اہل شان اور برہمنی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ کوئلہ علاقہ گھری اور پوکت کی پیداوار ہے۔ ٹین کی کانیں توجک، بنگک پائی جاتی ہیں یا بالفاظ دیگر دھرتی ہی ٹین کی دھات کی بنی ہوئی ہے۔ ملک سیام اور جزیرہ منائے ملایا میں کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں کٹھن کی کان موجود نہ ہو۔ علاقہ ہائے پوکت - ری ڈونگ - ٹکو آپا - ٹکو آنگ - پانگا - نرائنگ - پٹانی - سینگور - ناکون سری تامارات - بندون - چائے یا - لانگ سوعن - جالا - کڈا - راسن میں ٹین کی دھات عام ملتی ہے۔ اب دن بدن اس کام یعنی دھات وغیرہ کے نکلانے میں خاص دلچسپی لی جا رہی ہے۔

سیام کی تمام اشیاء نکاس میں ہے  
چوب ساگوان (ٹیک وڈ)

Teak wood (سب سے  
بڑھ کر سیام کی تجارتی چیز ہے شمالی

دیگر پیداوار اشیاء

نکاس (یا برآمد)

سیام  
بھر  
ساگوان  
کھیت  
چوب  
کچا

میمو  
انار  
عام

شیب

چار

سور

کے لئے

جگہوں

تھے

سیام میں جا بجا ساگوں کے درخت نظر آتے ہیں۔ اندازہ لگایا ہے۔ کہ دنیا بھر کے تمام جہازی و دیگر کارخانوں یا عمارت وغیرہ میں جہاں زیادہ تر حصہ ساگوں لکڑی کا خرچ ہوتا ہے۔ اُس میں سے نصف تو سیامی ساگوں کی کھت ہوتی ہے۔ سیلون (لنکا) کے علاقوں میں بھی ساگوں پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ساگوں کے دیگر سیامی اشیاء برآمدیہ ہیں۔ لکڑی اکبوس۔ چوب گلاب۔ کالی مرچ۔ الائچی۔ گوند۔ لاکھ۔ گینڈے۔ دہرن وغیرہ کے سینکڑا کچا ریشم۔ ردی۔ (پنبہ)۔ تیل (کنجد)۔ مانتھی دانت۔ چاول ہر ایک قسم کا سیام میں گنا۔ کیلا۔ انناس۔ ناریل۔ کٹار۔ دریاں منگستین (انگنی یا منگستان)۔ ارند خربوزہ۔ نارنجی انار۔ آم۔ امرود۔ اور دیگر کئی اقسام کے چھوٹے چھوٹے پھل مثلاً لیمو وغیرہ عام ملتے ہیں۔

## میوہ جات

دلائی ساخت کے تمام ریشمی۔ سوئی۔ ادنی۔ پارچات۔ کل دھاتی دلدوری اشیاء مسوے سان

## اشیاء در آمد

شیشہ (کانچ) شراب افیون وغیرہ +

اس ملک میں مفصل ذیل جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔ مانتھی

## جانور

گینڈا۔ شیر۔ چیتا۔ ریچھ۔ جنگلی سانڈ۔ (بھینسا)۔ ہرن۔ سور۔ بندر۔ سانپ اور کئی اقسام کے دیگر جانور بھی۔ سیامی مانتھوں کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔ کئی ہندوستانی راجے یہاں سے مانتھی منگواتے ہیں۔ جنگلوں میں سے ساگوں کے لمبے (گیلیان)۔ کٹے ہوئے درختوں کے بھاری تنے۔ (دھکیل کر دریا کی کناروں وغیرہ پر لانے کے لئے قدرت نے مانتھی

کوار خد سفید و فروری جالوز سمجھ کر سیام کے جنگلات میں بکثرت پیدا کر دیا ہے  
ہندوستان کے ماتھوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر سوار لوگ اُن پر سوار ہوتے  
یا چڑھتے ہیں۔ جس سے ماتھی کو اٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور سوار  
کو بھی جھکوتا (جھوکا) لگتا ہے۔ سیام یا کہ جزیرہ منائے ملایا کے ماتھیوں  
کا یہ حال نہیں۔ جب سوار سوار سی کے لئے اشارہ کرتا ہے۔ تو یہ ماتھی ایک  
اچھلی ٹانگ اٹھا کر زانو (گوڈا) کو خمدار بناتا ہو سوار کا پاؤں دھرنے کے لئے  
ایک قسم کی پٹری بنا دیتا ہے۔ جس سے اداں تو ماتھی کو اٹھنے کی تکلیف نہیں  
کرتی پڑتی اور نہ ہی سوار کو جھوکا یا کہ جھکولا لگتا ہے۔ دیگر بار برداری کے کام  
میں بوجھ کم رفتاری ماتھیوں سے بہت کم اداولی جاتی ہے۔ عام بار برداری  
کا کام چھوڑوں۔ بیل گاڑیوں اور گھوڑوں سے لیا جاتا ہے۔

سیام میں بیل بھی بہت ہوتے ہیں۔ ان بیلوں کا قد بہت چھوٹا ہوتا  
ہے۔ رنگ ہلکا سرخ یا گیرا۔ بینگ چھوٹے۔ یہ بیل نہایت ہی خوبصورت  
ہوتے ہیں۔ زیادہ بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اکثر بھلیوں میں  
جوئے جاتے ہیں۔ غیر ممالک میں بھی جا کر فروخت ہوتے ہیں۔

**آبادی** کوئی بھیک حساب نہیں کر سیام کی کتنی آبادی سے کیونکہ  
آج تک کل سیام کی قاعدہ مردم شماری نہیں ہوئی۔ اب  
اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک دفعہ کل مردم شماری کا باضابطہ  
انتظام ہو جاوے۔ عام خیال میں توڑے لاکھ آبادی قرار دی جاتی ہے۔  
یعنی

خاص سیام لوگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 3 ۵۵۵۵۵۵ (تیس لاکھ)



اہل چین } اور لوگ چین - (مخلوط لوگ)

3000000 (تیس لاکھ)

شان - لاؤ - برہی - 2000000 (بیس لاکھ)

کبودی آن معانی - 500000 (پانچ لاکھ)

طائی اور ہندو - 500000 (پانچ لاکھ)

9000000 (نو لاکھ) جملہ

### متفرق

یورپین - امریکن - عرب -  
پنجابی سکھ و مسلمان وغیرہ -  
پارسی - یہودی -  
نصرانی یا ناف کا سٹ -

1000 (ایک ہزار)

مگر اس میں سی متفقین یورپ کی مختلف رائیں ہیں۔ کوئی کچھ آبادی لکھتا ہے۔ اور کوئی کچھ۔ جن جن یورپین صاحبان نے سیامی آبادی کے بارے میں رائے دی ہے ان کے نام میسرز لالوہرے۔ لونج۔ بورنگ پالے۔ گولکس۔ اور گراہم ہیں۔

لے غلط لیخے وہ لوگ جن کے باپ تو چینی اور یاں سیامی ہیں :

جنوری ۱۹۵۹ء { ۱۲ شعبہ ۱۲ } بنگ کوک { میں مفصلہ ذیل بارہ صوتوں یا  
کشنریوں کی ٹیک ٹیک ٹیک مردم شماری کی گئی تھی۔

(۱) ناکون ستھاماراج + - - - 645,545

(۲) بنگ کاو (آیو تھیا) + - - - 484,236

(۳) ناکون راجس ما۔ (کوراک) - - - 402,068

(۴) راج پوری + - - - 344,402

(۵) پاچن پوری + - - - 282,053

(۶) ناکون چیسسی + - - - 246,734

(۷) ناکون سادون + - - - 228,497

(۸) پت سادو کوک + - - - 196,739

(۹) پوکت + - - - 178,599

(۱۰) چن فرن + - - - 129,901

(۱۱) چنٹا پوری + (چانتا بون) - - - 94,977

(۱۲) چیا بون + - - - 74,281

330 8032 جملہ

۱۵ یہ مقام مہارانی سیتا کی یادگار میں قائم شدہ بتلایا جاتا ہے +

۱۶ شری راجندر جی کی یادگار میں +

ناکون پالی زبان کا لفظ ہے جو کہ سنسکرت کے لفظ نگر یا نگرسی کا بگاڑ

ہے + باقی نام بھی پالی سنسکرت کا بگاڑ ہیں +

مرد۔ (ذکور) 1,624,462

مستورات۔ (اناث) 1,683,570

3308, 032

باقی مفصلہ ذیل صوبوں (مون مخون) کی درست مردم شماری ابھی تک نہیں ہوئی۔ مگر کوشش درپیش ہے \*

- (۱) بنگ کوک \* (۲) باپ \* (۳) عودورن (عودورن) \*  
 (۴) عی سرن \* (۵) بڑا پھا، زو، سلسلے بوری یا کے بوری \*  
 جس کو کہہ جاتے ہیں اور جو پناہ گ کے نزدیک ہے۔ (۶) کلان تن \*  
 (۸) ترنگانو \*

قریباً ۴۵۰ میل ریلوے لائن بالکل تیار ہے۔ جس پر ٹریفک جاری ہے۔ اور کئی ایک چھوٹے ٹکڑے

لے پڑے

بنائے جا رہے ہیں \*

چند لائسنس کے نام یہ ہیں \*

بنگ کوک سے کورائن تک۔ یہ سب سے لمبی لائن ہے۔ طول 65 میل

رپ بوری لائن۔ جو بنگ کوک سے جادے گی \* (شمالی شاخ) \*

بنگ کوک سے دریائے می کوک کے قریب تک \*

سات بوری سے پیا بوری تک \*

لوپ بھدی سے پکنام پوہ تک \*

- پکنام پورہ سے پت سادوک تک \*  
 پت سادوک سے اتار دت تک \*  
 بنگ کوک سے پت ری عو تک \* 36 میل کے قریب (شرقی شاخ) \*  
 پکنام لائن \* (4 میل) \*  
 پچ آباد لائن \* (2 میل) \*  
 تاجپن لائن \* (2 میل) \*  
 یہ چھوٹی پٹری کی شاخیں ہیں \*

## اوپن لائنز

بنگ کوک - کورٹ \* 165 میل

ہاں پھاجی - پکنام پورہ \* 96 "

بنگ کوک - ذی سچا پوری \* 91 "

مذکورہ بالا تمام ریلوے لائنز شاخوں کا چیف ریلوے سٹیشن۔ دہلیڈ کوٹر  
 بنگ کوک ہے۔

پہلے زمانہ میں سرکوں اور عمدہ راستوں  
 کے نہ ہونے کی وجہ سے مسافروں کی تکلیف تھی

## مسٹر کپڑے عام راستے

مگر اب یہ تکلیف بہت کم ہو چکی ہے۔ اور دن بدن نئی سرکیں اور راستے  
 تیار کئے جا رہے ہیں \*

حالات زندگی  
 اہل سیام  
 سیامی رنگ مینہ قد ہوتے ہیں۔ رنگ انکا  
 اکثر یا باوامی۔ آنکھیں گول۔ ناک ٹھوڑی  
 پیپی ہونٹھ بنگالیوں کی طرح۔ چہرہ کشادہ



پیشانی صورتی ابھری ہوتی ہنر خدا ان (ٹھوڑی) چھٹی۔ داڑھی کم اور پتی  
 کیونکہ ہمیشہ موچے اکھاڑتے رہتے ہیں۔ جس سے داڑھی کم نکلتی ہے۔  
 بعض کی موچیں بھی ندارد۔ سر کے بال سیاہ موٹے۔ سر کے چاروں طرف  
 سے بال مونڈ کر حرف چوٹی پر بال رکھتے ہیں۔ سیامی مستورات ہند یا دیگر ممالک  
 کی مستورات کی طرح سر کے بال لمبے نہیں رکھتیں۔ بلکہ کاٹ کر رکھتی ہیں یعنی  
 بالوں کی لمبائی کم کر دی جاتی ہے۔ مگر مردوں کی طرح چاروں طرف (گول طور  
 پر) سے نہیں کاٹتیں۔ بعض اوقات مرد اور عورت کی شکل میں تمیز شکل  
 ہے کیونکہ جب مرد کی حجامت بڑھ جاوے۔ اور درجہ چار ماہ تک نہ کاٹی جاوے  
 تو سب سر کے بال عورتوں کی طرح نظر آجئے لگتے ہیں۔ کیونکہ لمبائی تو دونوں  
 کی یکساں کم ہوتی ہے۔ مگر مرد کے سر کے بالوں کی گول کاٹ پر بال لمبے  
 ہو جانے سے اجنبی شخص کو بڑا ادھو کا لگتا ہے۔ ایک اور عجیب رسم  
 یہ ہے کہ اکثر عورتیں بچہ پیدا ہونے پر اپنا سارا سر صاف کر دیتی ہیں۔  
 (یعنی مونڈ ڈالتی ہیں) اور بعض دفعہ کسی رسنہ دار کی مرگ (موت)  
 پر بھی مستورات کو سر کے سب بال اُسترے کے ذریعہ الگ کر دینے پڑتے  
 ہیں۔ عام طور پر شکل ان کی خلیصورت اور سٹول ہوتی ہے۔ بالوں کے  
 کاٹنے یا کر حجامت کرانے کی نسبت بھی سیامیوں کے عجیب خیالات ہیں  
 چنانچہ آیتور کو حجامت کرانا درازی عمر کی علامت تصور ہوتی ہے۔ سوموار  
 اور بدھ وار کو بال کٹوانا مخوس خیال کیا جاتا ہے۔ منگوار کو صفائی کرانا  
 اقبال ہندی و آسودگی دلاتا ہے۔ ویروار برہمیت، کہ حجامت بنوانے  
 سے دیوتا لوگ رکشا کر لے ہیں۔ شکر کے دن مونڈ منڈھوانے سے

(ج)

ٹیکہ کو اڑ

رامن

نی تھی

رستے

انکا

ٹھوڑی

مادہ

عمدہ و تروتازہ خوراک ملنے کا فال ہے۔ سب سے بڑھ کر سیچر کے روز صفائی  
 کر دانا ہر ایک کام میں کامیابی دلاتا ہے۔ اسلئے سیچر کو اس کام کے لئے  
 خاص طور پر پسند کیا جاتا ہے۔ واہ رے پورا ننگ خیالات۔  
 دانتوں کو عموماً سیاہ رنگ لگا کر سیاہ کر دیا جاتا ہے۔ سفید دانتوں کو  
 کتے (گ) کے دانتوں سے تشبیہ دیا جاتی ہے۔

بعض متمولی اور کاہل الوجود لوگوں میں ہاتھ کے ناخن بڑھا کر رکھنے  
 کی بھی ایک عیب مگر فضول و قبیح رسم دیکھی جاتی ہے۔ یہ عادت یا رسم  
 صرف امیری کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔ لیکن لمبے  
 ناخن رکھنے والے کے ہاتھ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی مزدوری یا کم  
 معمولی سے معمولی کام بھی اپنے ہاتھ یا ہاتھوں سے نہیں کرتا۔ پس امیر  
 ہے۔ ان ناخنوں کے بڑھانے میں سحر کی چربی اور لہسن کا عرق ملا کر  
 ناخنوں پر مالش کی جاتی ہے۔ یہ رسم اہل چین و انام میں بھی عام ہے  
 اور سیامیوں نے آخر الذکر لوگوں سے نقل کی۔ مگر یہ سیامی اہل سیامی لوگ  
 نہیں ہوتے۔ بلکہ اہل چین اور انام کی مخلوط نسل۔ چار اینچ کے لمبے ناخن  
 تو میں نے بچشم خود دیکھے۔ لمبے ناخن اکثر اوقات اس شخص کو جو لمبے ناخن  
 رکھتا ہے کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ لمبے ناخنوں کو  
 دیکھ کر اس شخص کو دولت مند خیال کرتے ہوئے اس کو لوٹنے تک جاتے  
 ہیں۔ بعض شوقین لوگ ان لمبے ناخنوں پر چاندی یا لکھ سونے کے خول  
 بجنسہ دبے چڑھا رکھتے ہیں۔ جیسے کہ سیل کے سینگوں پر خول چڑھائے  
 جاتے ہیں۔

## لباس

مرد لوگ بنگالیوں کی طرح دھوتی باندھتے ہیں۔ اور سرو پاؤں سے ننگے رہتے ہیں۔ بعض لوگ ایک چھوٹا سا کرتا (سوآ) ڈالتے اور بعض ننگے تن رہتے ہیں۔ اور کئی لوگ ہنڈیاں کی طرح دھوتی یا چادر وغیرہ کندھوں پر لٹکائے رکھتے ہیں۔ بعض اچھا انگریزی پوشاک و لوٹ استعمال کرنا فخر تصور کرتے ہیں۔ دھوپ و بھات میں ایک خاص قسم کی گھاس یا کپڑے کی گول اور بڑی ٹوپی سر پر پہنتے یا سر پر دوپٹہ وغیرہ لپیٹ لیتے ہیں۔

مستورات ہمیشہ کرتا ڈالتی ہیں۔ اور ریشمی یا سوتی سارھی (مبھلا جو یا ہوا ہوتا ہے اور اسکو سارونگ کہتے ہیں) زیرین حصہ میں استعمال کرتی ہیں۔ سرو پاؤں سے عموماً ننگی رہتی۔ مگر بعض اوقات سیلر یا کلائی کی کھڑا داں بھی ڈالتی ہیں۔ زیور طلائی (یعنی نار۔ کڑے۔ مندری۔ اور نقری و طلائی کمربند) معہ جواہرات کے بھی زیب تن کئے جاتے ہیں۔ بعض کاؤں میں طلائی مرکبیاں خاص ساخت کی ڈالتی ہیں۔ مگر بہت کم۔

لباس کے بارے میں بھی اہل سیام کا ایک نادر خیال ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک دن کے لئے خاص لباس استعمال کرنا اچھا شگن سمجھا جاتا ہے۔

آہنیوار	سرخ لباس	ویروار	رنگ برنگ (مناظرہ رنگ کا لباس)
سوموار	سفید	شکر	آسمانی رنگ
منگلوار	ہلکا سرخ	سینچر	نیلہ گڑھا رنگی لباس
بدھوار	نمیر دار (رنگ)		
	سبز		

رذکوں اور رذکیوں یا بچوں کے گلے میں تھوید وغیرہ بھی لٹکائے جاتے ہیں تاکہ جن بھوت۔ ڈائن وغیرہ کے سایہ سے محفوظ رہ سکیں :  
چینی اور جاپانی لوگ ننگے غل کرتے ہیں۔ مگر سیامی لوگ ہندوستانیوں کی طرح دھوئی باندھ کر نشان کرتے ہیں۔ ننگا نہانا بہت خراب سمجھا جاتا ہے +

سیامی لوگ ہندوؤں کی طرح ہاتھ۔ منہ اور پاؤں دھو کر چمکائے جاتے ہیں اور کھانا کھانے کے بعد چلو ضرور کرتے ہیں +

**خوراک**  
عام خوراک ان کی چاول۔ مچھلی۔ اور کئی اقسام کی سبزیاں۔ گھی۔ پنیر۔ اور ناریل کا تیل ہے گھر کا ہر ایک شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت کھانا تیار کرنا جانتا ہے لیکن دپار بھی بہت کھاتے ہیں۔ مرد پہلے کھانا نوش کرتے اور استریاں بعد میں۔ دودھ اور گوشت بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ کئی لوگ مچھلی و گوشت کو چھوٹے ٹکے بھی نہیں کیونکہ وہاں پاپ سمجھتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں +

کئی سیامی سادھو بھی مچھلی ہڑپ کر جاتے ہیں۔ مگر جو پکے سادھو (بھرا) ہیں وہ مائٹس۔ مچھلی۔ انڈے۔ وغیرہ کے نزدیک نہیں جاتے عام لوگ دن میں دو دفعہ کھانا کھاتے ہیں۔ ایک سیر کے آٹھ بجے کے قریب اور دوسرا شام کے ۶ بجے۔ دوپہر کو مٹھائی و پھل وغیرہ کھاتے ہیں پان و سپاری چبانے کا دستور بنگالیوں یا برہمنوں کی طرح سیامی لوگوں میں بھی عام ہے۔ گھر پر جو شخص (مہمان یا ملاقاتی) آتا ہے اس کی پان و سپاری



سے خاطر کی جانی لازمی ہے۔ پان ڈکیر ہر ایک گھر میں موجود رہتا ہے۔ اور بلکہ چھوٹی ڈبیاں ہر ایک شخص کی جیب میں رکھی رہتی ضروری معلوم ہوتی ہیں اب سپاری چبانے کی رسم کم ہوتی جاتی ہے۔ اور سیگٹ وچرٹ نوشی کا استعمال بڑھتا جاتا ہے۔ بچوں میں سیگٹ نوشی کا خیال روز بروز ترقی پر ہے۔ اکثر بچے کنول کے شک پتوں میں متبا کو پیٹ کر بیٹھی بنا کر پیتے ہیں یہ عادت برہمیوں اور یورپین لوگوں سے لی گئی ہے۔ شراب و افیون (چندو) نوشی کی عادت ان ریاضی لوگوں میں بہت کم ہے۔ اگر کچھ ہے بھی۔ تو شراب نوشی کا خیال یورپین سے نقل کیا گیا۔ اور افیون کا اہل چین سے۔ سیام میں افیون (چندو) فروخت کر نیکا ٹھیکہ اہل چین کے ہاتھ میں ہے کیونکہ وہ لوگ تو چندو پر جان ندا ہیں۔ تمام جزیرہ نمائے ملائیا میں بھی افیون و گیمبلنگ ناموسز (جو آفانوں) اور پان شاپس (گردی خانوں) کے ٹھیکہ جات چینی تجاروں کے تصرف میں ہیں۔ مگر جائے شکر ہے کہ افیون کی ترکہ کے لئے اب اہل چین میں بل چل رہی گئی ہے۔

جائے رہائش

یا مسکانا

سیام میں دو قسم کے گھر یا مسکانات

نظر آتے ہیں۔ ایک تو خشکی پر۔ اور دوسرے

سطح آب پر (یعنی پانی پر تیرتے ہوئے)۔

یہ مکان اکثر چوبی یا لکڑی کے بنائے جاتے ہیں جن

کی چست گول ڈھلوان یا اسلامی دار۔ اور گھاس۔ کھجور

کے پتوں۔ یا تختوں سے ڈھانپتے ہیں۔ لیکن آجکل

تھرکے پار

کے خشکی

کھیریل بھی ڈالے جاتے ہیں۔ مکالوں کا پہلا چوبی فرش سطح زمین سے چھ  
 فیٹ کے قریب اونچا رکھا جاتا ہے۔ تاکہ مکان رطوبت سے محفوظ رہیں۔ اور  
 بارانی پانی کچھ نقصان نہ کر سکے۔ دیواریں و فرش اکثر بانس کے بھی بنائیتے  
 ہیں۔ یہ اونچائی جو سطح زمین اور فرش مکان کے درمیان ہوتی ہے۔ بڑی  
 کارآمد تصور ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مکالوں کے نیچے مال مویشی وغیرہ باندھتے  
 ہیں۔ نیز ایک گراہا بھی کھود رکھتے ہیں۔ جس میں مکان کے اندر ہی سے  
 کوڑا کرکٹ دیگر غلات وغیرہ پھینک دینے میں بڑی آسانی خیال کرتے  
 ہیں۔ اگر کوئی ندی نالہ نزدیک ہو۔ تو نجاست وغیرہ اُس میں برکھ دینے  
 ہیں۔

## سطح آب پزیرنے والے مکانات

سیام کی زیادہ تر آبادی اسی قسم کے  
 مکانات میں رہتی ہے۔ غالباً نصف  
 سے زیادہ شہر بنگ کوک (پایہ تخت  
 سیام) اپنی کی سطح پر یعنی دریائے

مینام کے دونوں کناروں پر آباد نظر آتا ہے۔ یہ مکانات چوب ساگو ان  
 اور بانس کے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا فرش گیلیوں (لکڑی کے مضبوط  
 لمبے) ایک لمبے مضبوط بانسوں پر تختے مڑھ کر شکل ٹیلہ بنائے جاتے  
 ہیں جن کے چاروں طرف تختے تراہ دئے جاتے ہیں۔ اور ان کو کھجور  
 کے پتوں سے چھتا جاتا ہے۔ تاکہ برسات وغیرہ اندر نہ آ سکے کسی مکان  
 میں گشتی کے چپوں کی طرح چپے لگا رکھتے ہیں۔ کہ تکلیف یا ضرورت کے  
 وقت اُس مکان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکیں۔ یہ مکانات

بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں جنہیں دوکاندار اپنی دکانیں لگا کر رکھتے ہیں۔ ان مکانوں میں کم از کم تین کمرے ہوتے ہیں۔ رہتے دسویں کا کمرہ الگ۔ کھانے دیکھانے کا الگ اور عام کاروبار و بیچنا کا کمرہ الگ۔ بڑے مکانوں کو تو رہے کے (آہنی) زنجیروں سے دریائی کنارے پر مضبوط لکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ رات کی بوقت یا کہ خاصکر طغیانی کے مواقع پر بہ جانے کا خطرہ نہ رہے۔ مگر طغیانی کے موسم میں ان مکانات کی خاص طور پر خبر گیری کی جاتی ہے۔ یہ وہی مکان ہیں جن کی بابت مفتاح الارض میں سیام کے حالات میں لکھا ہوا ہے کہ "مکان کشتیوں کی طرح پانی پر تیرتے پھرتے ہیں۔ ان مکانوں میں رہنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ تمام غلاظت وغیرہ پانی میں ڈال دی جاتی ہے۔۔۔ جس وجہ سے مکان صاف رہتے ہیں اور رہائشی لوگ ان بیماریوں سے جو افراط غلاظت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل بچے رہتے ہیں۔

کئی لوگ دریا ہی سے مچھلیاں پکڑ کر پیٹ بھی بھر لیتے ہیں۔ غریب لوگوں کو خشکی پر رہنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ بہت لوگ کئی پشتوں سے ان ہی مکانوں میں رہتے ہیں۔ وہیں ان کی اولادیں ہوتی ہیں اور وہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ ملک چین میں بھی لاکھوں آدمی کشتیوں میں رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں +

سیامی گروں کے گروں یا حصوں کی تعداد طاق (مفرد) ہوتی ہے کیونکہ جنت تعداد یا شمار کو نحوہ خیال کیا جاتا ہے +  
آجکل مغربی یا یورپین وضع کے مکانات کو بہت پسند کیا

جاتا ہے۔ اور بنگ کوک وغیرہ میں بڑے بڑے عالیشان  
دلائی فیشن کے مکانات (عمارات - بلڈنگز) دیکھنے میں  
آنے ہیں +

## اولاد - یا حالاتِ ایامِ طہ

اولاد یا بچہ پیدا ہونے پر اُسکی ماں (زچہ)  
کے نزدیک آگ کا ڈھیر لگا دیا جاتا ہے۔  
بعض مہول لوگ تو اُس میں خوشبو دار چیزیں  
جلاتے ہیں۔ تاکہ ہوا شدہ ہو جاوے۔ مگر

آجکل یہ رسم زیادہ تر بچڑ چلی ہے۔ کیونکہ صرف آگ کا جلانا ہی ضروری  
سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہون کی بچڑی ہوئی ریتی یا رسم ہے۔ تین چار روز  
تک ٹمر سیدہ سنوارت زچہ کے پاس موجود رکھ کر کئی طرح کی خیرات وغیرہ  
کرتی ہیں تاکہ بچہ جنات کے دُور سے صحت و سلامت رہے۔ کئی لوگ چادروں  
کے تین گوشے (پنڈ) بنا کر گھر کے باہر راستہ وغیرہ (تین مختلف جواہر)  
میں رکھ دیتے ہیں۔ جیسا کہ عموماً پنجاب و ہندوستان میں رواج ہے  
اس سے مطلب یہ ہے کہ جس راستہ سے بھوت وغیرہ آدیں چادروں  
کے پنڈ سے ترپت ہو کر واپس ہو جاویں اور نوازیہ (بچہ) تک نہ پہنچ  
سکیں۔ عموماً اولاد زینہ کے واسطے آنا پڑا کیا جاتا ہے۔ (طکیوں  
(دختروں) کے لئے بہت کم۔ بچہ کے پیدا ہونے کے دوسرے دن اُس  
کے بدن پر پٹنہ (ملہی کا پلستر) لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کے جسم پر  
خواب ہو اور کھیاں وغیرہ کچھ بڑا یا مضراثر پیدا نہ کر سکیں۔ اُس کے  
بعد بچہ کی پرورش کے لئے عینہ ویسی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسی کہ



ہند کے اہل ہندو اپنے بچوں کے لئے کرتے ہیں۔ چار پانچ برس کی عمر تک بچوں کو کپڑا وغیرہ نہیں پہنایا جاتا۔ مگر زیور ضرور ڈالا جاتا ہے۔ بارہ برس کی عمر تک سر پر بالوں کی ایک لمٹ (بودی۔ چوٹی) بدستور رکھی رہتی ہے۔ اسکے اس پاس کے بال اکثر منڈائے جاتے ہیں۔ مگر اس چوٹی کو بارہ برس کے عرصہ تک بالکل نہیں کاٹا جاتا۔ بارہ برس کی عمر میں نے پر جوتشی سے نیک مہورت سداؤ اگر اس چوٹی کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور نئے سرے بال رکھے جاتے ہیں۔ اس رسم کو منڈن سنگار کہتے ہیں۔ اس رسم کی ادائیگی کے موقع پر بڑی خوشیاں و جلسے منائے جاتے ہیں۔ تمام رشتہ دار و دیگر عزیز و اقارب جمع ہو کر خاص خاص پرستش کرتے ہیں۔ پیر رسم بدھی مہنت ادا کر دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ شاہی خاندان کی اس قسم کی توکل دیگر رسومات صرف برہمن لوگ ہی ادا کرتے ہیں۔ بدھی مہنتوں کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جب اس قسم کی کوئی رسم ادا کرنی ہو۔ تو دو تین ماہ پہلے ہی تیاریاں شروع کر دی جاتی ہیں اور بیرونی علاقہ جات کے وزراء وغیرہ سب حاضر ہوتے ہیں اور کئی قسم کے جلسے منائے جاتے ہیں { گھرانے کا سب سے بزرگ آدمی اس چوٹی کو کاٹتا ہے اور اس کے بعد لڑکے کو نہلا کر سفید لباس پہنا دیا جاتا ہے۔ اور اس کو ایک سفید کپڑے کے پردہ میں بٹھا کر اس پر منتروں سے شدھ کئے ہوئے جمل کی چھٹیں ڈالتے بیچے چھڑکتے ہیں کئی متمول لوگ اس میں کیسر (زعفران) بھی ملا دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بیگے ہوئے یا تر سفید کپڑے اتار کر اس کو رنگ برنگ کے

خوب صورت کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ اور دھوپ دوان (ایاموم کی تیلیا  
 جلا کر چار دفعہ اُس لٹکے کے ارد گرد پھرائی جاتی ہیں۔ اور وہاں کھانا۔  
 اخوراک جسمیں مانس۔ مچھلی یا انڈا بالکل نہیں ہوتا (میوہ جات اور  
 پھول ہر ایک قسم کے حاضر رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ اُن کی وائنا (خوشبو)  
 سے دیوتا لوگ نریت (میرا ہوجاویں۔ تھوڑی دیر بعد وہ جلتی ہوئی تیلیا  
 اس طرح سے بھجادی جاتی ہیں۔ کہ جس سے اُن کا دھواں اُس لٹکے کی طرف  
 جاوے۔ کہ جس کا مونڈن سنگار کیا گیا ہے۔ یہ اس واسطے کیا جاتا ہے  
 کہ اب وہ لٹکا گرہست کی اوستھا میں پڑنے لگایا بالفاظ دیو گرہست آشرم  
 اختیار کرنے لگا ہے (میرے خیال میں صریحاً یہ ویدک ریتی کی بجائی ہوئی  
 فارم یا حالت ہے) اس کے بعد تمام رشتہ دار و احباب لٹکے کو حسب  
 حیثیت (رتوفیق) نقدی (نیوندا) تمبول پیش کر کے راگ رنگ میں  
 مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ضیانت اڑانی شروع کر دیتے ہیں۔  
 مگر سب سے اول پُرحی مہنتوں کی سیٹ پوجا کی جاتی ہے۔ اور بعد ازاں  
 دوسرے لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ مونڈن سنگار کے بعد لٹکے  
 یوگھ (جوان) متصور ہوتے ہیں۔ خواہ لٹکا ہو خواہ لٹکی اور اُنہیں  
 شادی رنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے پیشتر ہرگز نہیں ۴  
 جن لوگوں کو عام اخراجات کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی وہ  
 اپنے ایسے لٹکے یا لٹکی کو جس کا مونڈن سنگار کرنا ضروری ہو کسی  
 بُدھی مند میں لے جاتے ہیں۔ جہاں کہ معمولی پرستش کے بعد بدھی  
 مہنت بدست خود مونڈن سنگار لٹکے (فکور) والائیوں (اناث)

ہر دو جنس (اجناس) کا ادا کرنا ضروری ہے

## شادی بیاہ

گوئزڈن سنگار کے بعد لڑکے و لڑکیوں کو شادی کے قابل تصور کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی لڑکیوں (اناث) کی شادی چودہ برس کی عمر سے پیشتر نہیں کی جاتی۔ اور لڑکوں (ذکور) کی بیس سال سے پہلے نہیں کی جاتی۔

شادی سے پہلے ناظر انگلی - کر دانی - نسبت - کا تمام انتظام گھر کے بزرگ مردوں دستورات کے ذریعہ جغنیہ و سیائل میں آتا ہے جیسا کہ ہند کے اہل ہندو میں۔ مگر یاد رہے کہ ہندوستان میں تو دس دس برس تک سنگنی ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ دو دو برس کے لڑکے لڑکیوں کا لڑ کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات حاملہ مستورات اباجمل ہی میں ایک دوسرے سے ناظم کے لئے شراؤ لڑ لیتی ہیں۔ شرم - (اخلاق و تہذیب) اجازت نہیں دیتے کہ اس قسم کے شرمناک معاملہ پر زیادہ توجہ یا مذاحتہ کے ساتھ خندہ سلور خرید کر لی جائے۔ پس فقط "شرم" پر ہی اکتفا کی جاتی ہے (لیکن سیام میں یہ حال نہیں)۔ صرف ایک یا دو ماہ کے اندر اندر ہی نسبت بھی مہجاتی اور شادی بھی یہ کیوں؟ اس سے لڑچڑچکے ہو جاتے۔ یہ وہ آستھا میں ایسی کارروائی کی گئی

سلط اہل ہند کو اس پاک دستور سے خاص سبق اخذ کرنا چاہئے۔ کیونکہ صغر سنی کی شادی لڑکے و لڑکیوں کی زندہ دلی - خوشحالی اور آگے کو کم کر دینے کا خاص سبب ہے

پس زیادہ انتظار کی ضرورت فضول۔ مگر مال سیام میں بھی نسبت کے بارے میں ایک بڑی بھاری وقت ہے وہ یہ کہ منگنی ہونے سے پہلے جوتشی صاحب سے شبہ لگن اور اڑ کے کے باسلوک رہ کر زندگی بسر کرنے کے مہورت دریافت کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ جب تک جوتشی مہاشیہ مہورت سُدھ نہ کر لیں تب تک شادی کا ہونا محال ہے۔ کیونکہ ریامی لوگ بارہ برس کا ایک دور (سنگھٹ۔ چکر۔ جگ) شمار کرتے ہیں اور اس دور کے بارہ سالوں کے بارہ گھر یعنی ایک سال ایک گھر کہلاتا ہے۔ اور ان گھروں (سالوں) کے الگ الگ بارہ نام رکھے ہوئے ہیں۔ موش (چوہا)۔ گائے۔ چیتا۔ خرگوش۔ بڑا اڑدیا (ناگ کلاں)۔ چھوٹا ناگ۔ گھوڑا۔ بکری یا دنبہ۔ بندر۔ مرغ۔ کتا۔ سور۔ پس ان گھروں کے مطابق جس را کے ورا کی کا سمبندھ یا جنم دن اور دیگر حالات زندگی جوتشی صاحب کے زعم میں بھیک بھیک مناسب رکھتے ہوں وہ تو شادی کر لیں۔ اور اگر خدا خواستہ مجوزہ را کے ورا کی کے گھروں (چکر کے گھر) یا جنم دنوں میں اختلاف ہو۔ تو وہ دیگر مناسب در (بیج) تلاش کریں سیام میں بھی جوتشیوں کی ویسی ہی چاندی ہے جس طرح ہندوستان میں جوتشی ہاشٹول یا براہمنوں کی۔ کیوں نہ ہو۔ اصل تو ایک ہی ہے۔ لگن درست نہ اسب ہونے کی صورت میں را کے (دولہ) کے والدین کو را کی کے والدین یا سمبندھیل کی خدمت میں حسب حیثیت نقدی نذر کرنی پڑتی ہے۔ اور اس نقدی کو را کی (دلہن) کی والدہ (ماں) کا حق



پرورش سمجھا جاتا ہے۔ کہ جس نے بڑی تکلیف سے رطکی کی پرورش خبر گیری  
 کی۔ اور علاوہ بریں رطکے (دولہہ) کے والدین کو لاہڑا اور لاہڑی (دولہن)  
 کی رہائش کے لئے۔ ایک الگ مکان بنو دینا پڑتا ہے۔ اور یہ مکان رطکی  
 (دولہن) کے والدین کے گھر (یکے یا پکے گھر) کے احاطہ میں ہی بنایا  
 جاتا ہے۔ جہاں کہ شادی ہونے کے بعد جوڑا اپنی رہائش اختیار کرتا  
 ہے۔ مگر اب اس قسم کی رسومات میں بہت کمی ہو چکی ہے۔ اور دن بدن  
 کمی ہو رہی ہے۔ شادی ہونے سے پہلے رطکا و رطکی آپس میں بات  
 چیت نہیں کر سکتے۔ شادی کے بعد وہ ایک دوسرے سے با آزادی بھلا  
 ہو سکتے ہیں۔ مجھے تو یہ رسم ہند کے اہل ہند کی رسم سے ملتی ہوئی معلوم  
 ہوتی ہے۔ برآت وغیرہ ویسے ہی دلہن کے گھر پر جاتی ہے۔ جیسے  
 کہ ہندوستان میں۔ اولاد ہونے سے پیشتر اس جوڑے (خاندن دیوی)  
 کے کل اخراجات زندگی زوجہ کے والدین اپنے گھر سے کرتے رہتے ہیں  
 اور اس عرصہ میں لاہڑا (نیابیا ما ہوا رطکا) اپنے سسرال کا کاروبار  
 کرتا ہے۔ مگر اولاد ہو جانے پر اولاد کے والدین کو اپنے اخراجات کے  
 رفع کرنے کی خود فکر کرنی پڑتی ہے۔ معمول لوگوں میں ایک سے زیادہ  
 بیویاں (استریاں) بھی رکھنے کا رواج ہے۔ طلاق وغیرہ کی رسم بھی  
 عام ہے۔ مگر خاص خاص خاندانی لوگوں میں طلاق کی رسم نہیں پائی  
 جاتی۔ اور یہ لوگ صرف ایک استری (بیوی) کو رکھنا جائز و واجب  
 قرار دیتے ہیں۔ طلاق سمجھالت میں عورت (زوجہ) اپنا تمام مال و متاع  
 اپنے قبضہ میں کر لیتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بیوی (اولاد) ہوں تو

پہلا (سایہی کا بچہ) تیسرا اور پانچواں بچہ بھی عورت کا حق سمجھے جاتے ہیں \*

## موت اور مرتبہ سنگار

جب کوئی شخص حالت نزع میں یا قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ تو اُس کے اُس پاس والے لوگ اُس کے خیالات کو بدھ دیو کی تسلیم یا اپدیش کیطرت منعطف کرنے یا رگائے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور منہ سے "پرا آراہنی" کا جاپ کرتے جاتے ہیں۔ "پرا آراہنی" بدھ دیو کا ایک نام گزانا ہوا ہے۔ اور یہ جاپ پرانی کے آخری سانس تک بند نہیں کرتے۔ جیو (روح) کے جسم سے الگ ہونے پر گریہ و زاری شروع کر دیتے ہیں۔ متمول یا خوش گزیران لوگوں کی اموات کے وقت کئی بڑھی رویت بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ مردہ کو ہٹا کر اُس کے منہ میں نقدی (چاندی یا سونا) کا ٹکڑا یا ریزہ ڈال دیا جاتا ہے اور بعد ازاں عصاف کیڑے میں پیٹ کر اُسکو ایک لمبے چربی بکس (مٹی یا صندوق) میں لٹا دیا جاتا ہے۔ اس تابوت کا ایک لسانی دالاطرف باطل کھلا ہوتا ہے۔ اور اُس میں خوراک یعنی چاولوں کے پنڈ (گوے یا ٹکڑے) اور کئی اقسام کے پھول و پھل بھی دھروئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات مردہ کو چھ (منہ) کے بل یعنی اٹا لٹا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کی مردہ صورت کسی کو بھیانک معلوم نہ ہو۔ اُس بکس (جنازہ) کو جس میں مردہ لٹا ہوتا ہے اسے "کسی" کہتے ہیں اور اسے سنگاف کر کے باہر نکالا جاتا ہے اور پھر اُسے "کسی" یا "سورخ" کو از سر نو بند کر دیا جاتا ہے۔ دروازہ سے

نہیں نکالتے جس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ چونکہ گھر کے دروازے عام  
لوگوں کے لئے ابھنے اُس گھر کے سب رہائشی لوگوں کے لئے وغیرہ (گھر کا  
ہوتے ہیں۔ اسلئے اگر مردہ کو دروازہ سے باہر نکالا گیا تو وہ دروازہ مردوں  
و بھوتوں کا راستہ بن جاوے گا۔ جنات گھر کے سب لوگوں کو تنگ و  
دکھی کریں گے۔ اور اُس گھر کے بہت لوگ (آدمی) مر چکے ہوں گے  
۱ زمین جُبند نہ جُبند گلی محمد۔ بلہا رہا ہے ایسے اعلیٰ  
خیالات پر۔

افسوس۔ جہالت و ضعیف الاعتقاد ہی تو خود بخود بھانگنے  
کو تیار ہیں۔ مگر ان پر قابض لوگ ان توہمات باطلہ سے الگ  
ہونا کسر شان سمجھتے ہیں ۛ

جنازہ کو گھر کے بیرونی حد میں تین دفعہ پھرایا جاتا ہے (یعنی ایک  
قسم کا پروکٹا) اور اس کے بعد پرائی کو شش نشان بھومی میں لے جا کر  
اگنی میں واہ کروایا جاتا ہے۔ اور راکھ کو ندی میں ڈال دیا جانا اودھم خیال  
کیا جاتا ہے۔ کئی لوگ راکھ کو مٹی یا کھٹے کے برتن میں بند کر کے  
رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور خاص خاص موقعوں (مواقع) پر اُس کی پوجا کر  
تے ہیں جو شخص متعدی بیماریوں مثلاً تپ بخار، چھبکے وغیرہ سے گذر جاتا ہے  
تو اُس کی لاش کو کچھ مدت تک زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور پانچ  
چھ ماہ کے بعد اُس کو زمین سے نکال کر پھر اگنی میں جلا دیا جاتا ہے۔ زیادہ  
رہے کہ لاش کو چوبی بکس میں ڈال کر زمین میں دھرا جاتا ہے جس سے  
مردہ کے جسم کا کوئی حصہ بھی اذہر اذہر نہیں ہو سکتا۔ ۛ

مفلّس۔ لا وارث (اہل سیام) اور بھرموں (قیدی وغیرہ) کی لاشوں کو ایک خاص مندر میں دھردیا جاتا ہے۔ جہاں کہ گدھ (پرنڈ) اور کتے اُن لاشوں کو کھا جاتے ہیں۔ {معلوم رہے کہ اس مطلب کے لئے بہت سے گدھ اور کتے پال رکھے ہوئے ہیں۔ جن کی ڈیوٹی لاشوں کا ہضم کرنا ہے (یہ دستور مہو پارسیوں کے دستور سے ملتا ہے)۔ جوڈیاں یا بھجراتی رہ جاتے ہیں۔ اُن کو چوبی صندوق میں ڈالکر تین دفعہ لکڑیوں کی چتا کے ارد گرد پھیرا جلا دیا جاتا ہے۔ سیامیوں کا بڑا ایک اعتقاد ہے کہ اگر مردہ جلانے کی رسم (ریتی) پورے طور پر ادا نہ کی جاوے۔ تو پرانی (مردہ) کو دوسرے لوگ (پروک) میں بڑی بھاری تکلیف ہوتی ہے۔ شاہی خاندان کے مردوں کا مرثک سفک کار بڑے دھوم دھام سے کیا جاتا ہے۔

## ذرائع معاش

اہل سیام زراعت کو سب سے مقدم ذریعہ معاش خیال کرتے اور اسی لئے چاول کی اتنی زراعت کرتے ہیں۔ کہ جسکی پیداوار علاوہ سیام ویش کے بہت سے دیگر ممالک غنیمت کے باشندوں کی بھی پیٹ پالنا کرتی ہے۔ کیونکہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ کہ سیام سے غلہ چاول بکثرت خارج ہو کر دوسرے ممالک کی منڈیوں میں جا کر فروخت ہوتا ہے۔ اسی سیام (بالائی سیام) کے زیرین حصوں میں دھانج کے کھیت کے کھیت نظر آتے ہیں۔ اور یہ کھیت دریائے میام کی طغیانی سے سیراب و شاداب ہوتے ہیں۔ گو آجکل سیام کے مختلف حصوں میں نہیں کھودنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی یہ



انتظام ابھی تک زراعت کیلئے کافی وافر ثابت نہیں ہوا۔ موسم خزاں میں  
 دریائے گینام کی طغیانیوں (ہٹر۔ سیلاب) پاڈی (دھانج) کے کھیتوں کو زبردست  
 کر دیتی ہیں۔ اور اس سے پانی کھیتوں میں جذب ہو کر زراعتی پیداوار کے  
 لئے بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ ان کھیتوں میں کھاد ڈالنے کی کچھ ضرورت  
 نہیں ہوتی۔ لیکن یاد رہے کہ جزیرہ نمائے ملایا میں بھی دھانج کے کھیتوں  
 میں کھاد بالکل نہیں ڈالتے۔ جس سال طغیانی نہ ہو فصل بہت کم ہوتے ہیں  
 تخم زری عموماً جون اور اکتوبر کے درمیان کی جاتی ہے۔ کیونکہ طغیانی کا موسم  
 بھی دسمبر اور جنوری کے بیچ میں شروع ہو جاتا ہے۔ خاص بنگ کوک  
 میں دریائے گینام کے دونوں کناروں پر کئی ایک رائیس بلز (چاول صاف  
 کرنے کے کارخانے) نظر پڑتی ہیں۔ جن میں شب و روز بذریعہ مشینوں  
 کے چاول صاف کئے جاتے ہیں۔ جو چاول غیر ممالک کو جاتا ہے۔ وہ  
 ان ہی ولایتی بلز میں صاف کیا جاتا ہے۔ اور دیہات وغیرہ میں چربی  
 اور کھلیوں کے ذریعہ بھی صاف کرتے ہیں۔ کھیتوں میں چاولوں کا گاہ  
 (کھلیان) لگانے کے لئے بھینوں (زگاؤ میش۔ سانڈوں) کو استعمال  
 کیا جاتا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں قریباً آٹھ کروڑ ٹنکل (سیامی روپیہ کو ٹنکل ۱۰۰ روپے  
 کہتے ہیں جس کا وزن ہندوستان کے سوا روپیہ کے قریب ہے۔  
 مگر آجکل اس کی قیمت ہندی روپیہ کے قریب شمار ہوتی ہے) کے چاول  
 سیام سے خارج ہوئے۔

اب دوسرے درجہ پر ساگو ان کی پیداوار ہے کہ جس سے سیامیوں  
 کو اچھی آمدنی ہوتی ہے۔ میں اور پرتا چکا ہوں۔ کہ شمالی سیام کے جنگلات

ساگوان کے درختوں سے پُر ہیں۔ جو درخت ککاسے ٹٹے جاتے ہیں۔ اُن کے تنے یا کٹھنٹے (گیدیاں) جنگلوں سے ہاتھیوں کی امداد سے دھکیل کر دیہا کے کنارے پر لائے جاتے ہیں۔ جہاں اُن کے ٹٹے باندھ کر دیہائی راستے سے بنگ کوک کے کناروں پر جمع کئے جاتے ہیں اور خاص بنگ کوک کے ولایتی کارخانوں میں مشینوں کے ذریعہ اُن کو چیر بھار کر ممالک غیر کو روانہ کر دیا جاتا ہے۔ چوب ساگوان بہت مہنگی (گراں) بھجتی ہے۔ یورپ کی مختلف منڈیوں میں فروخت ہو کر جہازی ساخت (جہازوں کی بنادٹ) میں بہت خرچ ہوتی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں قریباً ایک کروڑ ٹن کی قیمت کی چوب ساگوان سیام سے برآمد ہوئی۔

تیسرے درجہ پر کالی مرچ کی پیداوار ہے۔ ۱۹۵۶ء میں قریباً تیرہ لاکھ ٹن کی مالیت مرچ سیام سے خارج ہوئی۔

شمالی سیام اور لائوسٹیس میں ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے ہیں۔ اور اُن سے ریشم نکال کر کئی اقسام کے ریشمی پارچات تیار کرتے ہیں۔ ۱۹۵۶ء میں قریباً لاکھ ٹن کا کچا ریشم سیام دیش سے غیر ممالک کو روانہ کیا گیا۔

شمالی سیام کے مختلف علاقوں میں بانس کے نہایت عمدہ ونفیس برتن یعنی چھوٹے چھوٹے ڈبے۔ گلاس۔ پیالے۔ نقابیاں۔ ڈول اور کئی اقسام کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں جن پر نہایت ہوشیاری سے (ریشم) پالش یا رنگ کا استعمال کیا جاتا ہے (یعنی چڑھایا جاتا ہے) یہ چیزیں وزن میں بہت ہلکی مگر دیکھنے

میں نہایت ہی خوبصورت ہوتی ہیں۔ بلکہ نیا یا اجنبی آدمی تو یہی خیال کرتا ہے۔ کہ کسی میٹن کے سانچے سے ڈھل کر یا بن کر نکلی ہیں۔ دراصل یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ ہنر ہے۔ جس کو اہل سیام و برہمنوں میں عام طور پر رائج دیکھا جاتا ہے۔ رنگوں اور ماندے میں اس قسم کے بانس کے برتن اور کئی پھلوں (میوہ جات) کے نمونہ یا شکل کے کھلونے عام برہمنی دکانات پر برائے فروخت سجائے ہوئے پائے جاتے ہیں ان ہی علاقوں میں دھاتی (پیتل - لوہا - وغیرہ کے بنے ہوئے) جت گھٹے ڈھالے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ ماندے (اپر برہما) کے علاقہ جات میں کئی بڑھی مندروں (بگودوں) میں بڑے بڑے گھڑیاں لینے گھٹنے (جن کا وزن کچھ من تک ہوتا ہے) زمانہ قدیم کے بنے ہوئے نظر پڑتے ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی علاقوں (شیامی سیام - اپر برہما وغیرہ) میں تیار ہوئے ہیں۔

سیامی مستورات بڑی جنتی ہوتی ہیں۔ عموماً سبزی فروشی و دیگر معمولی کار تجارت بھی مستورات کے ہاتھ سے سرانجام ہوتے ہیں۔ اپر برہما یعنی ماندے وغیرہ کی مارکیٹوں میں جا کر دیکھنے سے ایک عجیب نظارہ معلوم ہوتا ہے۔ گورنگون میں بھی یہی حال ہے مگر اپر برہما اس نظارے کا سنہری ہے۔

سیام دلش میں بڑھتی - لوہار - درزی - دھوبی - موچی وغیرہ کے سب پیشے (پیشہ) اہل چین کے ہاتھ میں ہیں۔ دودھ و دہی فروخت کرنے اور مل مولشی رکھنے کا کام اہل مدیس (یعنی تامل لوگوں)

کے قبضہ میں ہے۔ باطنی اور جواہرات فروشی کا پیشہ برہمنی لوگوں میں محدود ہے۔ زرگر کا کام سیلوئی لوگ (اہل سنگا) کرتے ہیں۔ اور دیگر بڑے بڑے تجارتی کام اہل یورپ۔ پارسی اور دیگر بھٹی کے مشغول کے ماتھے میں ہیں۔ گروی خانے۔ جوا خانے اور چندو خانے اہل چین کے ماتھوں میں ہیں۔ درباری یا داجمین کا کام پنجابی اور سندھوئی لوگوں کے دائرہ قوت (طاقت) میں محدود ہے۔ کئی لوگ پولیس میں بھی ہیں۔

گورنمنٹی دفاتر کی ملازمت اہل سیام۔ چائینز و یورپین کے لئے مخصوص ہے۔

## سامان یا ذرائع شغل

سب سے بڑا ذریعہ شغل جو آسے۔ سیلیوں نے عادت بدل چینی سے نقل کی۔ جو آکھینا کوئی جرم تصور نہیں ہوتا۔ مرد۔ عورت و بچے سب کے سب اس فقیر عادت کے عادی پائے جاتے

ہیں۔ مگر تاہم شکر ہے۔ کہ موجودہ شاہ سیام کی تدابیر عملی سے اس شغل میں دن بدن کمی آرہی ہے۔ کیونکہ جیسا اوپر ذکر ہوا جو آخانے بند کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ بریں دیگر ذرائع شغل بہت کچھ ہندی شغلوں سے ملتے ہیں۔ مثلاً کئی قسم کے کیمل۔ ناچ۔ تماشے۔ مدارسی کے کرتب۔ نٹ بازی۔ کنکو بازی۔ گیند بازی۔ کرکٹ بازی۔ شرط بدنا یا لگانا۔ ناموں کی لڑائی دیکھنا۔ شرط باندھ کر دیا میں کشتیاں چلانا وغیرہ وغیرہ۔ سیامی مستورات بھی کشتی چلانے میں اچھی خاصی مہارت رکھتی ہیں۔



ان شغلوں سے بڑھ کر ایک اور شغل جو تفریح طبع کے لئے قدرتی اور  
فردی سمجھا جاتا ہے۔ تھی ایسٹریا استریوں کا ناچ ہے رات کو  
کئی جگہوں میں بڑے بڑے ناچ دیکھے جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے  
راماین و مہا بھارت کے بہت سے واقعات کی بھی لیلایکھائی ہے۔

"Many of the parts are performed  
from the Ramayan and Mahabharata

اردو مطلب ادھر آچکا ہے۔ یعنی مہا بھارت و راماین کی کئی واقعات یا  
حصوں (پارٹ) کی لیلایکھائی ہے۔ کیونکہ سیامی لوگ ان واقعات سے  
خاص انس و دل چسپی رکھتے ہیں۔ یہ لیلاین دو دو ہفتہ تک بدستور کی  
جاتی ہیں۔ یعنی جب تک کہ وہ واقعات پورے طور پر لیلایکھائے نہ ہو  
لیلابند نہیں کھجاتی۔

سیام کا راج خود مختار ہے۔ اوپر کی جگہ  
اس کا واضح طور پر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کل  
سیامی انتظام تین حصوں پر منقسم خیال کیا جاتا ہے  
یعنی (۱) وہ صوبجات جن کا انتظام حکام بنگ کوک

سیامی  
گورنمنٹ

کے تحت میں ہے۔ اور یہ صوبجات عموماً بڑے بڑے قصبہ جات سے  
مراد ہے۔

(۲) مرکزی صوبجات واقع برصغور و برہما۔ لاؤ اور ملا یا سیٹش۔ یہ  
وہ صوبے ہیں جن کا انتظام کئی سیامی گورنمنٹ کے تحت میں ہے۔

(۳) وہ صوبجات جو اصل میں سیام کے ماتحت ہیں۔ مگر ان کا انتظام

ملائی یا لاڈ راجن کے تحت میں ہے۔ یادہ صوبے قریباً خود مختار ہیں  
مگر ان کا تختی تعلق سیام سے پوسٹہ ہے اور جن کو سالانہ کچھ تحائف بطور  
باجگداری تخت سیام کے پیش کرنے پڑتے ہیں۔

کل صوبجات کے نام اور پر درج کئے جا چکے ہیں۔ ان صوبجات  
کے گورنروں کو دیوانی و فوجداری کے محدود اختیارات حاصل ہیں۔  
قتل و دہشتی۔ اور ان جرائم جن کے مرتکب مجرم قابل سزائے موت  
سمجھے جاتے ہیں۔ کے مقدمات بنگ کوک کی عدالت عالیہ میں منتقل ہو کر  
نفسد کئے جاتے ہیں یا فیصل ہوتے ہیں۔ کیونکہ سزائے موت کے احکام  
سوائے عدالت عالیہ و فرانسوئے سیام کے تفقہ صلاح کے صادر نہیں  
ہو سکتے۔

## قوانین

سیام کے قدیم مجموعہ قوانین جس میں ضابطہ دیوانی  
و فوجداری اور نیز امورات متعلقہ دھرم یا مذہب  
شامل ہیں۔ میں اس وقت بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔ کچھ زمانہ یا عرصہ  
ہوا کہ مجرم کے علاوہ اسکے دیگر اقارب و ہمسایگان کو بھی مجرم کے ساتھ  
جرم کے عوض میں بہت بے جا سختی برداشت کرنی پڑتی تھی۔ مگر موجود  
وقت میں اتنی سختی نہیں جتنی کہ پہلے تھی۔ مذہبی امورات کی پابندی ملنی  
ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص مر جاوے۔ اور اُس کا جائیداد اُس  
موتی کی رسوم مرتکب پر سے طور پر ادا کرنے میں پہنچتی یا کو تا ہی کر  
تو موتی کی جائیداد (منقولہ و غیر منقولہ) لینے ترکہ وراثت کا مالک بننے  
کا مستحق نہ سمجھا جاوے۔ موتی کی جائیداد پر قابض ہونے کا وہی شخص

حقدار گردانا جاتا ہے۔ جو کہ متوفی کی مرگ کے بعد مذہبی قانون کے مطابق اُس کی کرباد و کرم کرے +

اس دیش میں پھانسی کا رواج نہیں۔ بلکہ قابلِ مزارے موت (اموات) بھرموں کا ستر لوار وغیرہ سے جدا کیا جاتا ہے۔ اس سزا کی تعمیل کے لئے ایک خاص مندر یا دیوال ہے۔ جس میں کہ مجرم کا سر مذہبی قواعد کے مطابق تن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس کا گوشت گدھوں (نچنڈ) و کتوں کے پیٹ کی خوراک بنتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد باقی ماندہ استخوان پھینے، خنجر وغیرہ کو آگ میں جلایا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق دیگر باتوں کا بیان زیر عنوان "موت اور منہک سنسکار" صریح کیا جا چکا ہے +

امرا و وزراء و لوگوں کی مزارے موت کے لئے ایک اور طریقہ ہے وہ یہ کہ جب کسی امیر یا وزیر کو یہ سزا دینی منظور ہو تو اُس کو زندہ ہی کسی گئی یا ٹاٹ کی مضبوط بوری میں ڈالکر اوپر سے گئی (گونی) اکامٹہ سی دیا جاتا ہے۔ اور پھر اُس کو ایک خاص چیلک جگہ (عام گذر گاہ) میں رکھ کر اوپر سے ہتھوڑے یا مضبوط ڈنڈے وغیرہ مارنے شروع کر دئے جاتے ہیں۔ جس سے وہ شخص گونی کے اندر ہی ختم ہو جاتا ہے اس سزا سے زیادہ تر مطلب یہ ہے کہ مجرم کا خلیں زمین پر نہ گرے +

اگر کہیں قتل کی واردات ہو جاوے تو جائے (مقام) قتل یا جگہ مقتول کی لاش پڑی ہوئی ہے کہ ایک سو بیس گز حلقہ کے اندر جتنے گھر واقع ہوں۔ اُن سب گھروں کے مالکوں کو اُس قتل کا ذمہ وار گردانا جاتا ہے۔ اور اس واردات کے وقوع کے لئے اُن سب لوگوں پر سنگین

(بھاری) جہانے کئے جاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے قتل کی وارداتیں بہت کم ہوتی ہیں +

سیام میں کھوٹے سکے (قلب ضرب کے ٹکڑے وغیرہ) پر چلت ہوئے کی عام شکایت رہتی ہے۔ جب کوئی جھوٹے روپیہ سازی کا مقدمہ پیش ہوتا ہے تو بعد دریافت اُن تمام اشخاص کو جن کا ذرا بھی تعلق اس معاملہ سے ہوتا ہے۔ عبرت ناک سزائیں دی جاتی ہیں۔  
شکا دھونکی کش یا دھونکی پھونکنے والے کے لئے (راست) ہاتھ کی تمام انگلیاں (پنجہ) لوٹ کے (سہتیار) سے کاٹ دی جاتی ہیں۔ روپیہ ساز (یعنی وہ شخص جو سانچہ ڈالتا ہے) کا دہنا ہاتھ الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس شخص کا جو سانچہ یا کھوکھڑا دھات پر شاہی صورت (صورت) کا نقش جاتا ہے۔ سارے کا سارا دہیان بازو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس قسم کی سخت سزاؤں پر بھی لوگ باز نہیں آتے۔ بعض معمولی مقدمات میں مجرم کو پیٹ بھر کچے (خام) چادرل چبانے پڑتے تھے۔ اور بعض میں مجرم کو دریا میں اتنے غوطے دئے جاتے تھے کہ جس سے وہ بالکل بیمار ہو جاتا تھا +

دیوانی مقدمات کے مدعا علیم کو حسب درخواست مدعیان (یعنی جب مدعیان چاہیں) قید کیا جاتا ہے۔ اور مدعا علیہ کے پاؤں میں جولاں (آہنی بیڑیاں) ڈالی جاتی ہیں۔ اور جیل خانہ میں اُن کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے۔ نا واجب طور پر دشا بھوگ کرنے والے (زنا کار) مجرم کے رزاروں (گالوں) پر گرم لوہے سے داغ لگائے جاتے ہیں۔ اور



کسی ایک دیگر اسی قسم کے جراثیم کے پاداش میں مجھ کی پیشانی (مانتھا) کو  
داغ دیا جاتا ہے +

اگر کوئی سیامی سادھو (پھرو) دشنے بھونگ (زنا) کی علت  
میں ماخوذ ہو جاوے۔ تو ایک پبلک (عام) جگہ میں اُسکا سادھو آنہ زرد  
لباس اُتار لیا جاتا ہے۔ اور اُسکو اتنی سزا دے پید (تازیانہ) دی جاتی  
ہے۔ کہ جس سے اُس کا خون اچھی طرح سے بہنا شروع ہو جاتا ہے اور  
اُس کے بعد اُسکو اپنی بقیہ زندگی شاہی ماتھیوں کے لئے روزمرہ گھاس  
کاٹ کر لانے کے کام میں گذارنی پڑتی ہے +

اگر اتفاقیہ طور پر ہی کسی کے گھر کو آگ لگ جاوے تو اُس گھر کے  
مالک کو گرفتار کر کے تین دن تک کل قصبہ میں پھرایا جاتا ہے۔ اور اس  
چکر میں اُسکو بہ آواز بلند اپنی زبان سے متواتر اس قسم کے الفاظ بولنے  
پڑتے ہیں۔ "میرے گھر کو آگ لگ گئی۔ تم ہوشیار رہو اور مجھ سے (یعنی  
میرے اس حال سے) بچنے ہو جاؤ یا عبرت حاصل کرو"۔ اس کے بعد  
اُس شخص کو جیلخانہ میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر غریب ہو تو مدت تک جیل کی  
ہذا خوری کرے۔ اور متمول ہونے کی صورت میں بھاری جرمانہ ادا کر کے  
تید سے خلاصی یار مالی حاصل کرے۔ اس قسم کی سختی سے خلقت نہایت  
ہی خبردار رہتی ہے +

نوٹ ۱۔ یاد رہے کہ موجودہ شاہ سیام کے عہد حکومت میں مذکورہ بالا  
سزاؤں میں بہت ہی کمی ہو گئی ہے۔ اور بہت کچھ انگریزی قوانین کی طرز  
پر سیامی قوانین میں رد و بدل کیا گیا ہے۔ مگر اس پر بھی بعض علاقجات

میں زیادہ تر سختی ضروری و واجب خیال کی جاتی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ سخت  
سلوک کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے۔

۱۸۹۷ء میں ایک لاکھ (قانونی تعلیم کے لئے کالج) بھی  
حارمی کیا گیا ہے۔ جس میں سے اس وقت تک کئی سیامی صاحبان کا  
کامریٹیکٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اس قانونی امتحان کا اعلیٰ مہتمم  
”ہزار ایل مائی نس دی منسٹرافٹ جسٹس“ ہوتا ہے۔ اور تین دیگر  
مہتمم ہوتے ہیں۔

## انصاف یا عدل

عدالت میں مظہر کو سب سے پہلے ایک نادر طرح کی قسم  
دی جاتی ہے۔ جس کا عام مطلب اس طرح پر بتایا جاتا  
ہے۔ ”اگر میں جھوٹے پوئل یا کہ میں نے اس مقدمہ  
میں افہار دینے کے غرض یا لالچ سے کسی فریق سے  
رشوت لی ہو تو مجھے ہمیشہ کے لئے جہاں کہ میں رہوں یا کہ جہاں میں جاؤں  
مصیبت کی زندگی گزارنی پڑے۔ بلکہ میرے ہر ایک سام اور ہر ایک  
جوڑ جمانی سے خون کی دھاریں بہ نکلیں۔ اگر میں سچ کے سوائے کسی  
طرح کا جھوٹے پوئل تو (۱) مجھ پر بجلی گرے (۲) میں کسی متعدی عدالت  
مثلاً ہیٹھ یا بیچک وغیرہ میں مبتلا ہو کر مروں۔ (۳) میں ہمیشہ کے لئے رُک  
(دندرخ) میں رکھا جاؤں وغیرہ وغیرہ“ باوجود اس قسم کی حلف (قسم) دے  
جانے کے بھی پچھلے زمانہ میں گواہوں و چیراسیوں سے بیکر عدالت کرنے  
والوں تک کو رشوت تانی کا انتہا مزاپڑا ہوا تھا کہ کوئی معمولی سے معمولی  
کام متعلقہ عدل و انصاف بغیر رشوت لئے کے سرانجام نہ کیا جاتا تھا۔ مگر

مبارک ہے۔ موجودہ شاہ سیام کا زمانہ کہ آنحضور کے رعب کے رشتہ ستانی  
 کی بری عادت (علت) سیامی عدالتوں سے معدوم ہو رہی ہے \*  
 کچھ عرصہ ہوا کہ عدالت کے مجسٹریٹ یا حاکم ہمارے پرانے ہندی  
 ملازم یا معلوم کی طرح فروش پر ہی تکیہ لگائے تباکو (چٹ وغیرہ) چاء  
 اور پان بیڑی کا سیون کرتے ہوئے (فروش کرتے ہوئے) مقدمات فیصلہ  
 کرتے تھے۔ صرف مجسٹریٹ ہی نہیں بلکہ جیٹا آسی۔ گواہ۔ وکیل و دیگر حاضرین  
 عدالت بازادی تباکو و چائے نوشی اور پان خوری کمرہ عدالت میں کرتے  
 تھے۔ کوئی ممانعت نہ تھی۔ ایک ایک مقدمہ کی ماہ تک فیصلہ نہ کیا جاتا  
 تھا۔ جس سے مجرموں کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ اور کمی بیچارے بے گناہوں  
 کو ملوں تک فیصلہ کی انتظاری میں جیل خانہ کی سیر کرنی پڑتی تھی۔ آخر کار  
 وہ وقت آیا جبکہ موجودہ شاہ نے عدالتوں کے حالات بدلتا کرتے ہوئے  
 کئی ضروری اصلاحوں کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ شاہی حکم  
 سے چند لیڈ وین قانون دان یعنی وکلاء و وکیل (اور چند سیامی وکیل  
 جنہوں نے یورپ میں تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ اس ڈیوٹی کے لئے  
 منتخب ہوئے کہ وہ تمام سیامی عدالتوں کی پڑتال کر کے ضروری اصلاحوں  
 کا مسودہ شاہی حضور میں پیش کریں۔ ان وکیلوں کی کوشش سے کمی  
 بیگناہ جرماتوں سے قید تھے۔ یک لخت رہا کر دئے گئے اور وہ تمام  
 پرانے مقدمات جو عرصہ سے معلق و عہد میں پڑے ہوئے تھے فوراً فیصلہ  
 کر دئے گئے۔ اور اس کے بعد عدالتوں کی کارروائی قریب قریب یورپین  
 سسٹم ہوئی شروع ہو گئی۔ اور جس سے کہ انصاف کی بنا ڈالی گئی۔ موجودہ

منسٹری اور جسٹس کے اعلیٰ منسٹر پرنس راج پوری (از شاہی خاندان)

ہیں +

**ٹیکس**

پیداوار اراضی پر ٹیکس قریباً آٹھ فیصدی ہے۔ مگر اس میں بھی بعض بعض علاقہ جات میں فرق ہے۔ اراضی کا اصلی مالک وہ شخص قرار دیا جاتا ہے جس نے کو پہلی دفعہ جنگلی زمین کو صاف کر کے قابل زراعت بنایا ہو۔ سیوہ جات پر ٹیکس بہت زیادہ ہے۔ بعض علاقوں میں کشتیوں۔ مال مویشی اور مختلف قسم کے اوزاروں پر بھی ٹیکس لیا جاتا ہے۔ افیون۔ شراب۔ جو آ۔ اور ماہی گیری کے بھیکے دئے جاتے ہیں +

پہلے زمانہ میں دستور تھا۔ کہ تمام رعایا یا کہ ساکنین سیام کو سال میں چار ماہ اور بعض دفعہ دو ماہ تک خاص خاص شاہی (سرکاری) خدمات (فوجی۔ محرمی خدمات وغیرہ) ادا کرنی یا بجالانی پڑتی تھیں مگر سیامی سادھو اور خاص خاص وزراء اس فرض یا دستور کی تعمیل سے معشتے یا کہ آزاد تھے۔ اب اس دستور میں کمی معلوم ہوتی ہے۔ اہل چین کو اس دستور سے آزاد رہنے کے لئے قریباً دو ٹیکل یا کہ ایک ڈالر فی کس سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ خاص خاص حالتوں میں اہل سیام بھی اسی قسم کے سالانہ ٹیکس (فیس) کی ادائیگی پر خدمت مذکورہ ہالاسے بری سمجھے جاتے ہیں۔ علاوہ بریں ہر ایک قسم کے نئے تماشہ ٹانگہ اور کئی ایک کھیون پر بھی ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ کوئی شے جو برستہ خشکی ہنگ کوک سے کسی دوسرے مقام کو برائے فروخت





## فوج اور فوجی انتظام

ادپر زبر ٹیکس بیان کیا جا چکا ہے کہ سال بھر  
میں کچھ خاص عرصہ عام رعیت کو شاہی خدمت  
(فوجی دھری وغیرہ) بجالانی ضروری ہیں۔ اس  
نئے مدت سے کئی لوگ تو اس خدمت سے

آزاد ہونے کے لئے سالانہ یا سہ ماہ ٹیکس ادا کرتے رہے ہیں۔ اور جس  
عمل سے اُن کے خاندان پشتوں سے اس ڈیوٹی (فرض) سے آزاد  
رہے۔ اور جن سے مملکت کی حفاظت کے لئے خاص خاص مواقع  
پر کسی قسم کی فوجی خدمت یا امداد کی امید نہ رہی۔ یا کہ نہ ہو سکتی تھی۔ اور  
دوسری جانب کئی لوگ ایسے تھے جو پشتوں سے بدستور ہر ایک سال  
اس قسم کی خدمت کو بخوشی خود یا کہ وجہ نہ ادا کر سکنے ٹیکس پورا کرتے چلے  
آئے۔ جس سے وہ لوگ ایک قسم کی فوجی سپاہ بن گئے۔ علاوہ اس  
کے ایک ایسا تیسرا گروہ بھی موجود تھا جو نہ تو ٹیکس ادا کرتا۔ اور نہ ہی  
شاہی خدمت بجالاتا۔ اس لئے ایسی حالت میں کوئی الگ لشکر  
یا کہ باقاعدہ فوجی لشکر نظر نہ آتا تھا۔ اور اسی باعث سے ضرورت کے  
وقت فوج کے تیار کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی تھی۔ پس اس  
نقص کے دور کرنے کے لئے موجودہ شاہ سیام کو فوجی انتظام میں  
خاص اصلاح کر کے باقاعدہ فوج تیار کرنے کی عملی تجویز سوچیں۔ اور  
۱۹۱۹ء کے فریجے ایک نیا فوجی دستور عمل میں لایا گیا۔ جس سے  
ہر ایک تندرست شخص کو مستقل سیام ویش کا ساکن ہو۔ اور جس کی  
عمر کا اسے چالیس برس کے مہیاں ہو فوجی مردوں کو لازمی قرار دیا

ایک پہلے دو برس تو ایک خاص فوجی افسر کے ماتحت عام سپاہ کے ساتھ ملکر بدستور قواعد پر ٹریننگ لیا اور دو برس کے بعد اپنے معمولی فوجی کاروبار یا پیشہ میں بطور "ریزرو" (Reserve) رہنا اور بجائے رہند و پارنچ سال تک بحساب دو ماہ فی سال فوجی خدمت سرانجام دینا اور جب بحالت ریٹائرڈ (ری زرو) دس سال کی میعاد پوری ہو جائے تو اُس کے بعد سال میں دس یا پندرہ دن (ایام) فوجی خدمت ادا کرنا جب کسی شخص کی عمر چالیس سال ختم ہو جاوے تو بعد اُس کے وہ فوجی خدمت سے آزاد سمجھا جاوے۔ اس فوجی سروس کے سرانجام دینے کے لئے قریباً ہر ایک صوبہ میں انتظام موجود کیا جا رہا ہے۔ جس کے ریکروٹوں (رنگ روٹوں) کو بہت کم تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے۔ نوٹ:- سیامی سا دھو یعنی اپدیشک یا واعظ - عمدہ داران یا ملازمین سول - طالب علم - یتیم - اہل چین اور کئی جنگلی اقوام اس فوجی دستور سے مستثنیٰ ہیں۔

اس دستور سے زیادہ تر یہ منشاء ہے کہ خلقت کے عام کاروبار اور سول ڈیپارٹمنٹ کے کاموں میں کسی طرح کا ہرج نہ ہو۔ اور فوجی انتظام بھی خاطر خواہ رہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ سول اور فوجی جیسے الگ الگ باقاعدہ کام کریں۔ قریباً ہر ایک صوبہ (موجودہ) تقوں - مون تون (جس طرح کہ ملکی یا سول انتظام کے لحاظ سے چیف سیشن سمجھا جاتا ہے) اسی طرح وہ صوبہ فوجی انتظام کے لحاظ سے بھی بڑا انتظام تصور ہوتا ہے۔ مگر سب فوجی انتظام کا ہیڈ کوارٹر بنگ کوک

ہے \*  
 مذکورہ بالا نیا دستور اس وقت تک سرکل ہائے کوراکٹ - ناکون سوال  
 پت سالوٹک - رات بوری - اور صوبہ ہائے ناکون جیسی - اور کرنل گنگو  
 میں رائج ہو چکا ہے - لیکن باقی صوبوں میں اس وقت تک پُرانا دستور  
 رائج ہے - وہ یہ کہ ہر ایک تندرست شخص کو اٹھارہ برس سے لیکر  
 پچاس برس کی عمر تک کے درمیان پہلے تو تین برس عام سپاہیانہ  
 طور پر باقاعدہ فوجی سروس (جنگی ملازمت) کرنا - اور بحالت درجہ  
 ریزرو یا پندرہ برس کے عرصہ میں فی سال تین ماہ فوجی خدمت ادا کرنا  
 اور درجہ ریزرو دینے یعنی پچاس سے ساٹھ سال کی عمر کے درمیان حسب  
 ضرورت یا جب شاہی حکم ہو - تب ہی فوجی خدمت میں کمر بستہ ہو جانا  
 لیکن اس پر مزید (جدید) دستور بہت ہی مفید و ہرول عزیز ثابت ہو چکا  
 ہے - اس لئے دوسرے صوبہ ہائے میں بھی اسکا رواج دینے کے لئے  
 کوشش کیا جا رہی ہے - تمام سپاہ وغیرہ کی مشاہرہ (تنخواہ) میں ابھی  
 ترقی کی گئی ہے - اور ہر ایک صوبہ میں فوجی سکول کھولنے لگے ہیں  
 رائل انجینئرز کالجین - آرمی ٹرانسپورٹ - اور ایفیلو کالجین (بالی عن  
 پلٹن) بھی ہر ایک صوبہ میں قائم کئے جانے کی تجاویز درپیش ہیں \*  
 صوبہ بنگ کوک فوجی ہیڈ کوارٹر ہے - اور جہاں مفضل ذیل افواج یا  
 رجمنٹ مقیم ہیں \*

(۱) رائل بادڈی گارڈ \*

(۲) فرسٹ انفنٹری رجمنٹ \*



(3) سیکنڈ انفنٹری رجمنٹ \*

(4) تھرڈ " "

(5) فرسٹ کیولری رجمنٹ \*

(6) آرٹلری ڈیوژن (توپ خانہ) \*

(7) فرسٹ رائفل انجینئرز بٹالین \*

(8) بٹالین آف ملٹری کیڈٹس \*

دوسرے ملٹری یا فوجی صوبہ ہائے میں سے ہر ایک میں دو یا تین انفنٹری رجمنٹ - ایک آرٹلری رجمنٹ - ایک ٹرنیپورٹ تروپس - (تربہ ہائے) بٹالین مقیم ہیں - علاوہ ان کے بعض بڑے صوبوں میں ایک کیولری رجمنٹ اور ایک رائفل انجینئرز بٹالین زائد طور پر رہتی ہیں کل فوج کی تعداد اکیس ہزار کے قریب ہے جس میں سے ایک ہزار کے قریب آفیسر اور باقی سپاہ - بحری فوج الگ ہنز بجٹی دی کنگ (شاہ سیام) اس کل فوج کے سو پریم آفیسر اور فیڈرل مارشل ہیں - دی عہدہ صاحب کا فوجی رتبہ جنرل و چیف انسپکٹر آف ہنز بجٹی (مہجیٹن) لیڈ فورسز (بری اخراج) ہے - ایک اور رائفل پرس (شاہ سیام کے فرزند ارجبند) جنہوں نے یورپ میں فوجی تعلیم حاصل کی ہے - کمانڈر انچیف ہیں - تمام فوجی محکمہ جات میں کل اعلیٰ عہدوں پر ایسے سیامی اصحاب مامور ہیں جنہوں نے یا تو یورپ میں ملٹری تعلیم پائی ہے - یا رائفل ملٹری کا میجنگ کوک میں - مگر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا اعلیٰ انتظام یورپین کے تحت میں ہے \*

رائل ملٹری کالج بنگ کوک نے فوجی آفیسر تیار کرنے میں بڑا کام کیا ہے۔ ہر سال قریب چالیس پچاس آفیسر تعلیمی کورس ختم کر کے فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ ایک نیا ملٹری کالج تعمیر کیا گیا۔ لیکن ابھی اسکی تمام تعمیر ختم نہیں ہوئی۔ اس کالج میں چھ سو طلبہ کی رہائش کے لئے اندازاً لگایا گیا ہے۔ قصہ کوتاہ سیام کھل موجودہ فوجی انتظام غلط خواہ اور یورپین انتظام کی تقلید معلوم ہوتا ہے۔ پہلے زمانہ میں لڑائی وغیرہ کے موقع پر سیامی سپاہ ہاتھیوں سے بہت کچھ کام لیتی تھی۔ مگر اب اتنا کام ہاتھیوں سے نہیں لیا جاتا۔

**جنگی بحری طاقت** | گو جنگی بحری طاقت تقوڑی ہے۔ مگر یہ طاقت ہر ایک لحاظ سے بہت ہی

اعلیٰ اور تیز رفتاری ہوتی ہے۔ ہائیس کے قریب جہاز ہیں۔ علاوہ ان کے کئی چھوٹے اگن بوٹ وغیرہ بھی ہیں۔ سب بڑی جہاز کا نام ہیاچری *Yaha Chakri* ہے۔ اسکی لمبائی 78 فٹ ہے۔ تین ہزار ٹن بوجھ اٹھانے والا۔

اس سے دوسرے درجہ والے جہاز کا نام "ماکٹ راجا ماکٹ" ہے۔ سات سو ٹن کا۔ لمبائی 75 فٹ۔

ایک بحری آرسل ڈوک (گودی جہاز ان) ہے۔ اسکی لمبائی تین سو فٹ کے قریب ہے جس میں جہازوں کی مرمت وغیرہ ہو سکتی ہے۔  
 ۴۵۰۰ میں ایک "رائل نیول اکیڈمی" (بحری سکول) بھی کھولا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک انجینئرنگ سکول ہے۔ اس بحری سکول

۱۹۵۵-۵۶ء میں ڈیڑھ سو کے قریب سیامی طلباء موجود تھے۔  
 بحری سروس کے لئے پانچ ہزار آدمی تو ہر وقت تیار رہتے ہیں  
 قریباً بیس ہزار آدمی ریٹائرڈ ہیں۔ بحری انٹرنیٹری انداز ٹیسری میں  
 پندرہ ہزار آدمی ہیں +

## سیامی سکے یا ضرب۔

گو اس کے بارے میں آگے چلکر اسی  
 کتاب میں مفصل فہرست دی جا دیگی۔  
 مگر یہاں صرف یہ بتلایا جاتا ہے کہ پہلے  
 زمانہ میں سیام دیش میں ہند کی طرح کوڑیوں

کوڑیاں سمندری کوڑی { کاچلین (رواج بھی تھا۔ مگر موجودہ  
 شاہ سیام کے والد بزرگوار کے عہد میں کوڑیوں کا رواج بند کر دیا گیا  
 تھا۔ اور ان کی بجائے سیسہ (دھات) یا سکے کی چھوٹے چھوٹے  
 ٹکڑے بطور ضرب رائج کر دیے گئے تھے۔ مگر بعد میں وہ بھی متروک  
 کئے گئے۔ اور ۱۸۷۵ء میں تانجے کا پیسہ جاری کیا گیا۔ بمبارہ ستمبر ۱۹۵۲ء  
 میں کرنسی ڈیپارٹمنٹ کھولا گیا۔ اور کاغذی نوٹ جاری کئے گئے۔ سیامی  
 نوٹ پانچ مختلف رقوم قیمت کے ہیں۔ یعنی پانچ۔ دس۔ بیس  
 سو۔ اور ہزار ٹکل کے۔ ایک ٹکسالی بھی ہے۔ پہلے کسی زمانہ میں  
 سونے کی ضرب (طلاتی ٹکل وغیرہ) بھی سیام میں پرچلت تھی۔ لیکن  
 کچھ عرصہ ہوا۔ بند کر دی گئی۔ مگر اب پھر سونے کی ضرب کو رواج دینے  
 کے لئے تجویز ہو رہی ہے۔

کل سیام دیش میں سرکاری طور پر اصلی ضرب یا سکے ٹکل رواج ہے

ڈالر (انجی) ابھی عام بازاروں میں پرچلت ہے۔ اور عام دوکاندار لوگ منظور کرتے ہیں۔ شمالی سیام یعنی علاقہ چنگ می میں ہندی (سہنڈا) کا روپیہ جاری ہے۔ اور سیام کے جنوبی صوبوں میں جو جزیرہ نما علاقہ سے ملحق ہیں۔ ڈالر انجی (کا روایج ہے) \*

## تجارت

قریباً کل کی کل تجارت یوروپین اور چینی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ ممالک غیر کی تجارت کاسٹر (وسطی) بنگ کوک ہے۔ فارن ٹریڈ (غیر تجارت) سنگا پور۔ بانگکاک اور بمبئی پورٹوں (بندرگاہوں) سے پیوستہ ہے۔ شمالی سیام کی تجارت برہما اور بعض چینی علاقوں مثلاً یین نان (ہن نان) وغیرہ سے ملی ہوئی ہے۔

ساٹھ کے قریب رائس ملا (چاول صاف کرنے کے کارخانے) خاص بنگ کوک اور اس کے نواح میں واقع ہیں۔ کئی دفعہ کئی کارخانے آگ سے تباہ ہوئے۔

## سیامی تعلیم

پہلے زمانہ میں سیامی بچوں کی تعلیم مطلقاً سیامی سادھوؤں (پچا لوگوں) کے سپرد تھی۔ آٹھ اور دس برس کے درمیان کے بچوں (لوگوں) کو سیامی سندھوں میں برائے حصول سکھشا (تعلیم) سادھوؤں کے حوالے کیا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں بچوں کا فرض ہوتا تھا کہ اپنے گرد لوگوں کی ہر طرح پر خدمت و تعظیم کریں۔ اور علاوہ اسکے بچوں کے والدین بھی اپنے بچوں کے گروؤں (معلموں) کی خاطر۔ مہارت



میں کسی طرح کا کوئی فوقیتہ فرو گذاشت نہ کرتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی گڑو کا بھی  
 فرض ہوتا تھا۔ کہ اپنے شش (اہل سیام سیاکتے ہیں) کو سیامی علم میں  
 ماہر کرتا ہوا۔ علم ادب سے بھی اُسکو بہرہ ور کر دیتے۔ اس تعلیم کا نشانہ یہاں  
 تک ہی ہوتا تھا۔ کہ طالب علم ہر ایک طرح کی لکھت پڑھت سیامی زبان میں  
 کرتے۔ اور مذہبی امورات میں بھی خبردار ہو جاتے۔ پڑھائی کی کتابوں کے  
 بڑے جڑ پائی زبان کی قدیم پشتوں کے انتخابتہ ہوتے تھے۔ مگر اب کچھ  
 عرصے ایک باقاعدہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (محکمہ یا سرشتر تعلیم) جاری  
 کیا گیا ہے جس کی کوشش ہے کہ ایک سکول یورپین طرز پر جاری ہو گئے  
 ہیں۔ ۱۹۵۵-۵۶ء میں خاص بنگ کوک کے علاقہ میں لوورگریڈ (چھوٹے یا کم  
 درجے کے) کے سکول یا مدرسے ساٹھ کے قریب تھے۔ اور ان میں ساڑھے  
 سات سو کے قریب طالب علم تعلیم پاتے تھے۔ مائیرگریڈ یعنی بڑے درجہ  
 کے سکول چھ اور طلباء قریباً آٹھ سو۔ پینشل (خاص) سکول چھ جن میں طلباء  
 قریب پانچ سو کے۔ علاوہ ان کے چار گرلز سکولز (لڑکیوں کے مدرسے)  
 جن میں قریب ساڑھے تین سو کے لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی تھیں۔  
 ۱۹۵۳ء میں ایک پراونشل ٹریننگ کالج قائم کیا گیا۔ علاوہ اس کے  
 ایک ٹریننگ کالج فار ٹیچرز بھی ہے۔ جس میں معلم یا ٹیچر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں  
 اس میں انگریزی وغیرہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔  
 ہر سال گورنمنٹ کی طلباء کو گورنمنٹی اخراجات پر یورپ کو براہ حصول  
 تعلیم بھیجتی ہے۔

۱۹۵۵-۵۶ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر سترہ صوبوں کے

بھی مندروں وغیرہ میں پڑانے دستور کے مطابق بدھی مہنتوں کے زیرِ نگرانی  
تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد مفصلہ ذیل تھی۔  
واٹ (یعنی سندھ جن میں تعلیم دی جاتی ہے) دس ہزار۔  
بدھی مہنت (پیرا) - گرو یا سادھو - - اکھائی ہزار۔  
مبتدی یا نو آموز طالب علم - - - - - اڑتیس یا اکیس ہزار۔  
سیا - (محسب یا) - - - - - اکثر ہزار سات سو - 7700  
سنا - اس طالب علم یا آن طلباء کو کہتے ہیں جو مندروں میں گرو مہنت  
کے زیرِ نگرانی رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یعنی مندروں سے باہر نہیں جاتا  
اور وہیں رہ کر گرو کی سیوا کرتے ہوئے پڑھائی میں مشغول رہتے ہیں۔ کئی  
سیامی سادھو سنسکرت اچھی جانتے ہیں۔ کیونکہ پانی زبان سنسکرت کا  
جی تو بگاڑ ہے +

عام مبتدیلوں دسویں کو بحالت حصول تعلیم زرد لباس مانند سادھو  
کے استعمال کرنا پڑتا ہے +

۱۸۹۶ء سے بنگلہ کوک میں ایک قانونی کالج قائم ہے۔ علاوہ  
اسکے ایک رائل میڈیکل کالج بھی ہے جس کے سپرنٹنڈنٹ ایک انگریز  
صاحب ہیں +

خاص بنگلہ کوک میں پانچ رومن کیتھولک چرچ (گرجا - گرجے) ہیں  
ان گرجوں کے ساتھ سکول بھی ہیں۔ اور امریکن مشن کے تین چرچ  
ان کے ساتھ بھی سکول اور ہسپتال موجود ہیں۔ امریکن مشن کا بنگلہ کوک  
کرپشن ہائی سکول "جس میں رٹ کے (مرد) تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بڑا

مشہور ہے۔ ایک اور گز سکول بھی ہے جس کا نام "ہریٹ مشن ہوس سکول" ہے۔ اس میں لڑکیاں پڑھتی ہیں۔

کئی سیامی مستورات (عورتیں) لکھنا و پڑھنا جانتی ہیں۔ ابتدائے میں ان کو لڑکوں کی نسبت

## تعلیم نسواں

بہت کم تعلیم دی جاتی تھی۔ اور یہ تعلیم بھی زیادہ تر گھروں ہی میں لڑکیوں کو حاصل کرنی پڑتی تھی۔ کیونکہ ان کو مندروں میں بہت کم بھیجا جاتا تھا۔ بلکہ ایک لحاظ سے تو ان کو مندروں میں تعلیم حاصل کرنا منع تھا۔ اب سیامی گورنمنٹ کی طرف سے بھی زنانہ تعلیم کے لئے خاص پر بندھ کیا گیا ہے۔ اور ان کے لئے الگ بورڈنگ ہوس بھی تیار کئے گئے ہیں۔ علاوہ بریں مشن کے گز سکول بھی اس کام کے لئے مفید ثابت ہوئے ہیں۔ مختصر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ دن بدن ہر ایک قسم کی علمی ترقی کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے۔

علم طب کی سیامی کتابیں پالی کتب کا ترجمہ ہیں۔ اور کچھ جگہ کہا جا چکا ہے۔ کہ پالی علم سنسکرت کا بگاڑ ہے۔ پس ان کا تعلق قدرتی ہے۔ ان

## میڈیکل سائنس یا علم طب۔

جی کتب میں سے سیامی خیال متعلقہ علم طب اس طرح پر ظاہر ہوتا ہے کہ لینے تمام سلسلہ قدرت (کائنات۔ موجودات) چار عنصر (اربع عناصر) کا مرکب یا جوڑ ہے۔ یعنی مٹی (خاک)۔ پانی (آب)۔ ہوا (باد) اور آگ (تش) کا۔ تمام انسانی اور حیوانی اجسام (جناوٹ) کا مدار یا بنیاد

ہی چار عنصروں کی باہم ملاپ (اخلاط) پر مشتمل ہے کہ جانوروں کے جسم ان ہی اربعہ عناصر سے بنتے ہیں۔ خاک اور پانی کا وجود یا کہ موجودگی تو گوشت، خون اور استخوان سے صاف ظاہر ہے یا یہ کہ بالنس۔ لہو اور ہڈیوں میں مٹی اور پانی کا جز صاف طور پر دیکھنے میں آتا ہے۔ مگر مشاہدہ و تجربہ بتلاتا ہے کہ ان ہر دو عناصر کا بڑا بھاری جز گوشت اور حرارت (حرارت عریزی) میں برابر موجود ہے۔ اور کام کرتا ہوا دیکھا جاتا ہے کہ سب اجسام بنائے جاتے ہیں۔ چھبیس اقسام کی جان پانی کی بارہ اقسام۔ ہوا (باد) کی چھ۔ اور آگ کی چار اقسام۔

انسانی جسم (بدن) میں تو چھ قسم کی ہوا (باد) برابر موجود ہے۔ پہلی قسم کی ہوا سر سے پاؤں تک دورہ کرتی ہے۔ اور دوسری پاؤں سے سرتک۔ تیسری مقلدہ یا پیٹ کے حلقہ میں گردش کرتی ہے۔ چوتھی نبض (پاکت کی نبض یا ناڑی) کے اندر کام کرتی ہے۔ پانچویں کھچھروں میں مضبوطی ہے۔ چھٹی (چھبیس) انٹرالیوں میں کام کرتی ہے۔ چار اقسام کی ہواؤں میں سے ڈر (جز زیادہ تر لطیف یا سوکھنم ہیں) تو ہمیشہ انسانی جسم کی بناوٹ کو باقاعدہ (مستند) رکھنے میں بڑی ضروری و مفید۔ بلکہ ضروریات سمجھی جاتی ہیں۔ اور ان ہی کے ذریعے جسم درست رہ کر کام کر سکتا ہے۔ ان کے ماضیہ وغیرہ درست رہتا ہے۔ باقی دو مضر تصور کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ایک تو بخار (بیماری) کا گھر ہے اور دوسری بڑا پٹے میں جسم کو گٹھائے والی یا کمزور کر دینے والی ہے جسم (بدن) تیسری چیز (حصول) کے مرکب یا یہ جسم



میں مختلف تیس جیسے ہیں۔ اور سادہ جسم چھ یا نوین بیماریوں سے گھرا رہتا ہے جس قسم کی بد پرہیزی وغیرہ کی جادوے۔ اُس سے اُسی بیماری کے جزد میں پیشی ہو جاتی ہے کہ جس سے بد پرہیزی والا جز (عقور) قوت پزیر رکھتا ہے۔ آگ (حرارت غریزی) میں اُسی قسم کی زیادتی باعث بد پرہیزی ہو جالے کے مختلف اقسام کا بخار ہو جاتا ہے۔ جسم میں پانی کی مقدار زیادہ ہو جانے سے بیماری جالتھہر (استسقاء) یعنی وہ بیماری جس سے پانی زیادہ لگتی ہے) اور اُسی قسم کی دیگر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ باقی تمام ایسی بیماریاں جن کا باعث یا سبب معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ جو اُن کی زیادتی سے منسوب کی جاتی ہیں۔

کئی بیماریوں سے شفا یا سبب ہونے کے لئے جیتر منتر بھی کئے جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کئی لوگ بیماری ٹالنے کے لئے بیمار کا بت۔ منی یاد آئے کا بنا کر اُس کے سامنے کئی عجیب عجیب جادو دلوٹنے کر کے بہت سی امشیا جلا دیتے ہیں۔ اور اس قسم کی رسومات ادا کر کے اُس بت کو جگہ وغیرہ میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ مثلاً صبر طلب ہے کہ اہل ہند کی طرح بیماری سے شفا یا سبب ہونے کے لئے دوائی وغیرہ استعمال کرنے کے بجائے بہت سی فضول رسومات کو ادا کیا جاتا ہے۔ جن میں سے بیماری ہرگز دور نہیں ہو سکتی۔

کئی سیامی حکیم جڑی بوٹیوں وغیرہ سے دوا یاں (ادویہ) تیار کرنے کا چھوٹا علم رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض حکیم بہت سیامی اور تجربہ کار ہوتے ہیں۔ کسی بہت بیمار کا علاج کرنے کے لئے حکیم اکثر بیمار یا اُس

کے لواحقین سے اپنی فیس یا اجرت کا پہلے ہی فیصلہ کر لیتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ فیصلہ یا عہد و پیمان تحریری کیا جاتا ہے جس میں یہ تحریر ہوتا ہے کہ اگر بیمار شفا یاب ہو جاوے۔ تو حکیم اجرت لینے کا مستحق ٹھہرے۔ ورنہ نہیں۔ جب حکیم علاج معالجہ شروع کرنے لگتا ہے۔ تو سب سے پہلے دوسری بتیاں یا می ساخت کی بیمار کے گھر والوں سے طلب کرتا ہے۔ اور یہ بتیاں حکیم صاحب بدست خود دوائی کے دیتا "گو خوش کرنے کے لئے جلا دیتا ہے۔ اور علاوہ اسکے دوائی کے اخراجات کے لئے حسب حیثیت پیشگی قیمت طلب کر لی جاتی ہے حکیم دو چار روز تک بدستور علاج معالجہ کے لئے روزانہ بیمار کے پاس جلتا رہتا ہے۔ اگر اسکو بیمار کی حالت رو بہ سخت معلوم ہو۔ تو جانا جاری رکھتا ہے ورنہ بحالت دیگر یعنی جبکہ ثابت ہو جاوے۔ کہ بیمار کا تندرست ہونا محال ہے تو اس کے پاس جانا چھوڑ دیتا ہے کہ شاید بیمار اسکی موجودگی میں ختم ہو جاوے۔ اور جس سے ندامت اٹھانی پڑے۔ ان دیسی حکیموں کو جراحی کا تجربہ بہت کم ہے۔ پہلے یا می لوگ ٹیکہ (ویکسینیشن) لگوانے سے عار کرتے تھے۔ مگر اب عام لوگ بخوشی اپنے بچوں کو ٹیکہ لگواتے ہیں۔ اب کئی یا می صاحبان ولایت سے ڈاکٹری کا امتحان پاس کر کے ملک کی خدمت میں مشغول ہیں۔ اور علاوہ اسکے بنگ کوک کامیڈیکل کالج بھی ہر سال کئی ڈاکٹر تیار کرتا ہے۔

دوبین انگریزی کتب میں بعض یا می نیم حکیموں کے ایک خاص نسخہ کی بابت کہ جس سے ان حکم کے خیال کے مطابق تپ دق دیگر سخت

بنجار وغیرہ دور ہو سکتے ہیں۔ کچھ لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ اور جس سے اس نسخہ کی تشبیح اس طرح پر کی گئی ہے۔ یعنی ایک حصہ گینڈے کا بینگ ایک حصہ مافقی دانت۔ اور ایک ایک حصہ چیتے۔ گھڑیاں (ہنگ ایک دریائی جانور ہے) دریمچ کے دانتوں کا۔ ایک حصہ جس میں گدھ۔ جنگلی کڑے (زاغ و شنی) اور راج ہنس کی ہڈیاں (ہر سہ برابر وزن یا مقدار میں ملی ہوئی ایک حصہ ہو۔) ایک حصہ جس میں تین برابر وزن کی جڑ ہو۔ یعنی ایک جڑ جنگلی جھینے (سانڈ) کے دانت کی۔ دوسری بارہ سینگ کے دانت کی۔ اور تیسری چوب مندل یا چوب چندن کی جڑ۔ ان تمام اشیاء کو ایک صاف پتھر کی بل پر باریک کوٹ کر بعد اس کے تازے و صاف پانی میں اس سب پاؤ ڈر (میدہ) یعنی پسپی ہوئی دوائی کو حل کر لیا جاوے۔ اسکا نصف تو چاٹ جاوے۔ یعنی پیٹ کے حوالے کرے۔ اور اودھا تمام جسم پر کل (مالش کرنا) لیا جاوے پس اس عمل سے بنجار بالکل دور ہو جاوے گا۔ یہ ایک حکمی نسخہ ہے۔ اگر کوئی ہندی حکیم چاہے تو آزمایوے ۛ

گو اس کتاب کے ورق ورق سے اہل سیام کے مذہبی عقاید کی بونچکتی ہے۔ مگر یہاں بھی مختصراً اس کے بارے میں کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا

## سیامی مذہب و عقائد

ہے۔ اسلئے چند سطور تحریر کی جاتی ہیں ۛ

سیام کا راج مت (شاہی مذہب) بدھ ہے۔ مگر عام لوگ اس

دھرم کے ٹیک ٹیک پابند نہیں۔ کیونکہ اے پرچند جگہ پر بنایا جا چکا ہے  
 کہ اہل سیام جنوں (جنات) بھوتوں - اور چڑیلوں کے پکے قابل (معتقد)  
 ہیں۔ یہ ہونے اُن کے سایہ سے محفوظ رہنا سکے۔ کئی اقسام کی فضول  
 رسومات ادا کرنے میں بھست ہوئے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ جنات انسان  
 پر ہر ایک قسم کا غلبہ و باد رکھتے ہیں۔ اور انسانوں کو ہر ایک قسم کا کشت  
 دینا جنات (جن - بھوت) کے بائیں ہاتھ کا کتب ہے۔ اسی لئے  
 گنڈے - تعویذ وغیرہ جسم میں لٹکانے ہیں۔ کیونکہ سیامیوں کے خیال  
 میں گنڈے - تعویذ - منتر جنت میں اتنی طاقت ہے کہ جس سے آدمی  
 سے کھٹی اور کھٹی سے کیراٹی (چیسوٹی) اور کیراٹی سے ہاتھی - اور ہاتھی  
 سے گوسفند (بیل - دیا) اور گوسفند سے شیر اور شیر سے تنہال (گڈا)  
 بن سکتا ہے۔ قربان جانیے - اس بھتوری خیال پر - یہی نہیں -  
 بلکہ جس شخص نے کوئی تعویذ یا گنڈا (دھاگا - گٹ وغیرہ) باندھا ہو -  
 شہر - بھیر یا - سانپ وغیرہ اُس شخص کے نزدیک نہیں آسکتے -  
 بلکہ تنوار یا کہ بندوق کی گولی تک اُس شخص کے جسم پر کارگر نہیں ہو  
 سکتی - اسی پر اکتفا نہیں - بلکہ بخار اور دیگر بیماریاں اُس کو ستا نہیں سکتی  
 محض اسی خیال سے بعض اہل سیام گنڈے - تعویذ وغیرہ زیب تن لگے  
 بازو یا کہ کمر کے گرد لٹکانا نہیں کرتے - کیونکہ گرجانیکا خطرہ ہے پس  
 ان تعویذوں کے اصلی منتر جناتوں کو اپنے جسم پر گودا لیتے ہیں  
 کہ جس عمل سے وہ منتر جنت ہمیشہ اُن کے ساتھ رہیں - اور دے لوگ  
 ہر ایک طرح کی آفات سے بری رہیں +



اسی پر خاتمہ نہیں۔ بلکہ شاد دل اور گہوڑی کامنوس سایہ اور راہ و گیتو  
کا خوف بھی اہل صیام کے دلوں پر خاص جذبہ رکھتے ہیں۔ پس ایسی صورت  
میں ان کی مدد کرے تو کون۔ ہاں۔ ربلی لوگ (خال گو) اور بعض پڑھی لکھی  
دہراہمن صاحبان ایسی حالت میں خاص مددگار و رفیق تصور کئے جاتے  
ہیں۔ کیونکہ ان کی صلاح و مہورت سے ضعیف الاعتقادوں کا خوف کم  
ہو جاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ یار لوگوں (ربلی لوگ یا نجومی لوگ وغیرہ)  
کی چاندی ہو جاتی ہے۔ زمین میں مل جاتا اور نجم ریزی کرنا بھی بغیر مہورت  
نہ مانے کے شروع نہیں کئے جاتے۔ سفر میں جانے کے لئے بھی شگن  
منا وغیرہ ضروری ہے۔

القصہ نمبر ایک کام کے لئے مہورت کا سدھانا لازمی خیال کیا جاتا ہے  
اے کہاں وہ کرم (عملی فعل) کی فضیلت کا اعلیٰ خیال جو زمانہ قدیم میں

نوٹ ۱۔ جن دھوت کو سیاہی زبان میں "نات" کہتے ہیں۔ یورپین محققین  
اس لفظ کو سنسکرت کے لفظ ناتھ (بھنے ناکہ) براہگہ وغیرہ کا بگاڑ  
بتلاتے ہیں۔ اور یہ بالکل قطعیات ہے۔ کیونکہ سنسکرت سے پالی میں  
بدل کر تھ کی جگہ ت مشہور ہوا +

ماتے شوٹ اتریا بگرام اریا دت ہی اسی ضعیف الاعتقاد ہی کے بگاڑ  
ہو گیا۔ وہ بکے براہمن اب کہاں گئے۔ جو مکاری۔ ریاکاری۔ اور دہک  
اس قسم کے اندھکار کو صفحہ ہستی سے محو کرنا اپنا پر دم دھرم اعلیٰ  
فضل سمجھتے تھے۔

بدھ آرم اور ہندو آرم کی جان سمجھا جاتا تھا۔ نہیں نہیں۔ بلکہ ابھی تک یہی  
 پکا اور نہ چھوٹنے والا یعنی دائمی خیال ہر دو فرقین کے دلوں پر کام کر رہا ہے  
 اور کہاں یہ موجودہ ضعیف الاعتقاد ہی۔ گرہ پرستی۔ عنصر پرستی۔ اور جنات  
 پرستی کہ جس داهیات اور فضول خیال نے صرف اہل سیام یا اہل ہند ہی کو  
 نہیں بلکہ تمام صفحہ پرستی کے ساکنین کو کسی نہ کسی پیرائے میں اپنا غلام بنا  
 رکھا ہے۔

## برہمن آرم یا کہ سیام کا قدیم دھرم

اس کتاب کے شروع میں اور دیگر  
 مواقع پر بتایا گیا ہے کہ کمبو دیاسیا  
 اور ان کے تعلقات مثلاً جزیرہ ہند  
 ملایا وغیرہ کا اصلی اور قدیم دھرم یا ان

دیگر راج دھرم۔ برہمن آرم تھا، چنانچہ موجودہ شاہ سیام گو بدھ دھرم  
 سے پیوستہ ہیں۔ مگر دراصل ان کا جنم برہمن منس (خاندان) سے تعلق رکھتا  
 ہے۔ موجودہ دم تک سیام کے تمام قومی تیوہاروں اور دیگر رسومات مثلاً  
 تخم ریزی۔ فصلوں کی پیداوار اور کاٹ وغیرہ وغیرہ ان کی ادائیگی رسم صرن  
 منہنوں کے ذریعے سرانجام ہوتی ہے۔ اس سے بڑھ کر قابلِ وقاحت  
 بات یہ ہے کہ تمام شاہی عدالتی رسومات (شاہی خاندان کے بچوں کے  
 مولد منسکار۔ راج ٹنگ براہ منسکار وغیرہ وغیرہ) برہمن لوگ ہی  
 ادا کرتے ہیں۔ بدھی ہنوتوں کا ان میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔

اہل سیام بھی ہندوؤں کی طرح کل ٹیگ (جنگ) کے قائل ہیں۔ اور  
 ان کا بڑا پکا اعتقاد ہے کہ اس ٹیگ میں ہنوتوں (بہی نوع انسان) کے قد

اور آٹو (عمر) دن بدن کم ہوتے جاویں گے۔ اور ایک وقت ایسا آویگا۔  
 جبکہ انسان کا قد چرے (موش) کے برابر ہو جاوے گا۔ اور ایسا ہونے  
 کے تقوڑے عرصہ بعد پر کے (قیامت) آجاوے گی +  
 پس ان واقعات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تک بہتر  
 کامیابیوں کے دلوں پر کام کر رہا ہے +

### بدھ ازم

ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں۔ کہ بدھ ازم (بدھی  
 دھرم) کب و کیا اور اُس کے تعلقات (سیام وغیرہ)  
 میں کب داخل یا رائج ہوا۔ مگر انگریزی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید  
 ۳۵۰ء کے قریب قریب ایسا ہوا۔ مگر بدھ ازم کا زیادہ تر غلبہ ان علاقہ جات  
 میں ۱۱۵۰ء اور ۱۳۵۰ء کے مابین ہوا۔ بدھ ازم اور اُس کے بانی مہاتما  
 بدھ دیو کی نسبت پہلے بخوبی واقف ہے۔ مگر تاہم اتنا جتنا دینا مناسب  
 معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھ دیو کا جنم (پیدائش) قصبہ کپلاواستو میں ہوا تھا۔  
 یہ مقام اُس وقت شہر بنارس (کاشی) کے جانب شمال سو میل کے فاصلے  
 پر واقع تھا۔ بدھ دیو کے پتا (والد و ام) شرمبان راجہ سدھو دانا فرقہ  
 ساکیا کے حاکم تھے۔ مہاتما بدھ دیو کا اصلی نام گوتم یا گوتم تھا۔ مگر بعد میں  
 سدھارتھا مشہور ہوا۔ اور بلحاظ خاندان ساکیا کے آپ کا اسم مبارک ساکیا مہی  
 بھی مشہور ہے۔ آنجناب کی ولادت کا ٹھیک ٹھیک سن معلوم نہیں ہو سکتا  
 مگر اغلباً سنہ عیسوی سے پانچو سو برس پہلے آپ کا جنم ہوا مانا جاتا ہے  
 آپ نے راج چھوڑ کر فقیری کیوں اختیار کی۔ اسکی وجہ دیر لگ بتلایا جاتا  
 ہے۔ جسکی بابت یہاں مفصل لکھنا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ مگر صرف اتنا

کہا جادو یگا۔ کہ بحالت دیراگ اور نگاتا چنپتن (چن تن - دھیان سوچ  
غور و غرض) کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ

- (۱) ہستی (زندگی) مصیبت یا دکھ ہے +
- (۲) ہستی کی خواہش (ترشا) دکھ کا مول (بنا - اصل - جڑ) ہے +
- (۳) ہستی کی خواہش کا عدم (دور کرنا - نیست کرنا) دکھ کا عدم ہے۔
- (۴) دکھ کے عدم یا نیست کرنے کا ادوائے (ذریعہ - مارگ) صرف  
ان اٹھ غیبیوں کو عملی طور پر جیون (زندگی) میں دھارنا ہی ہے + یعنی  
ان خوبیوں کو تکمیل تک پہنچانے میں زندگی صرف کر دینی چاہئے۔ بغیر ان  
کی تکمیل گمے دکھ کا ناش ہونا ناممکن ہے۔ وہ خوبیاں یہ ہیں +

- (۱) سچا یا راست اعتقاد (ایشواس - ایمان) +
- (۲) سچا یا راست مضبوط ارادہ - (استقلال) +
- (۳) راست یا سچ گفتاری - (ہانی سے سچ بولنا) +
- (۴) راست یا سچا کرم (عمل - فعل - کام) +
- (۵) ٹھیک یا سچی گلدان (معاش وغیرہ یا وہ مناسب طریقہ جس سے زندگی  
کی قدرتی ضروریات رفع کرنی ضروری ہیں) +
- (۶) سچا یا راست متین (کوشش) +
- (۷) سچا یا راست خیال (سوچ - فکر) +
- (۸) راست تصور - (دھیان) +

بہا تما بدھ کے آخری الفاظ یا جو کچھ کہ آپ نے اس دنیا سے کوچ کرتے  
سے (وقت) زبان مبارک سے اپنے ششوں (مردیوں) کو فرمایا -



پہنچے۔ اپنا اندھکار یا اگیان دور کرنے کے لئے خود چچی روشنی یا گیان کے  
 متلاشی بنتے ہوئے اُس سچی روشنی یا گیان کو اپنے قبضہ میں لانا اپنا فرض  
 سمجھو۔ کسی دوسرے کی شفاعت یا سفارش کی پروا دمت کرو۔ مگر اپنی  
 ہمت پر پورا اعتماد رکھو۔ اور ہو۔ یہ کیا عجیب اپدیش ہے کرم (عمل)  
 کی فضیلت کے بارے میں۔ مگر کسی کم سمجھ لوگ ان الفاظ سے یہ مطلب  
 نکالتے ہیں۔ کہ یہ اپدیش دہرین (ناتسکین) کی طرف لے جانے والا  
 ہے۔ مگر اس قسم کے لوگوں کا یہ خیال محض فضول و وہمی خیال ہے۔ بزور  
 کہا جاسکتا ہے۔ کہ ان الفاظ میں وہ برقیانہ طاقت و کشش بھرے ہوئے  
 ہیں۔ کہ جس سے ایک بے تعصب و منصف مزاج شخص اپنی زندگی کو  
 اعلیٰ بنانے کے لئے اپنی ہمت پر کافی بھروسہ رکھتا ہو۔ شبہ خیالات  
 راست اقوال اور نیک افعال کا سہارا لیتا ہو۔ اتمام نبی نوع انسان کے  
 واسطے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اگر خدائی ہستی سے منکر  
 ہو۔ تو ایشور کی سرود یا کیتا کا دل و جان سے قائل ہو سکتا ہے۔ جب سے  
 دنیا کے بعض فرقوں کے اندر مختلف تائشوں یا تائنیوں کے موبہوم سفارش  
 و شفاعت کا خیال کام کرنے لگا۔ تب سے دہرین کے خیالات کا آغاز  
 ہوا۔ کیونکہ خدا کے منصف ہونیکا خیال کم ہوتا گیا۔ اور شفاعت کے  
 میزان کا پلڑا بھاری ہوتا گیا۔ اور انصاف کی جگہ بے انصافی کا قدم جما  
 ہمارے خیال میں جو شخص کرم کی فضیلت سے منکر ہے۔ وہ خدا کی ہستی  
 سے ضرور منکر ہے۔ شیخ سعدی صاحب نے سچ کہا ہے۔ شعر  
 حقا کہ با عقوبت و درخ برابر است رفتن بپا سعادت ہی ہمایہ و بہشت

اس شعر سے بھی تو کرم (اعلیٰ افعال کرنے کی عادت) کی فضیلت کی  
خوشبو چلتی ہے \*

(۱) کسی جان کا ہنسن مت

سرو۔ یعنی کسی جاندار کو بھی

مت مارو۔ (مت کا لٹو وغیرہ)

(۲) چوری مت کرو

بڑھو دھرم کے پند و

نصائح یا عام ہدایات

(۳) بے جاوشا بہوگ (زنا کاری) مت کرو \*

(۴) جھوٹے مت بولو \*

(۵) مدھ بیجے کسی قسم کا نشہ بھی مت استعمال کرو \*

(۶) ناچ۔ ناٹک اور ناواجب تماشوں میں مت جاؤ \*

(۷) عطر۔ پھیل اور فضول خوشبو یا استعمال مت کرو \*

(۸) ہمیشہ نیچے دیکھ کر چلو \*

بڑھی سادھوؤں کے لئے علاوہ مندرجہ بالا ہدایات کے مفصلہ

ذیل ہدایتیں بھی ضروری ہیں \*

(۹) حقے المقدور ایک وقت کھانا (خوراک) کھاؤ \*

(۱۰) رنگین اور شاندار چارپائیوں یا لپٹگوں اور نرم نرم بستروں

یا گدیوں پر مت لیٹو۔ (مراد سونے یا نیند کرنے سے ہے) \*

(۱۱) سونے اور چاندی (مراد نقدی) کو مت چھوؤ \*

(۱۲) تنگ راستہ میں مت چلو \*

(۱۳) گھاس وغیرہ پر مت پھرو یا مت چلو \*

یہی ذرا لح زندانہ پید (مکتبی) کو پانے کے لئے کافی ہیں +  
 لوٹ :- اگر انسان ان ہدایات پر بدل دجان عمل درآد کرے۔ تو دنیا  
 میں اتنی آشتاتی کیوں پھیلے۔ افسوس! بدھی اصول تو کچھ کہتے ہیں۔ اور  
 آجکل کے بدھی مرید بالکل اُن کے برعکس چلتے ہیں۔ پس اصولوں کا قصور  
 نہیں۔ اگر قصور ہے۔ تو اُن کا۔ جو ان اصولوں کو زبان سے مانتے ہیں  
 مگر عملی طور پر اُن کے پابند نہیں۔ آہ + بدھی ہدایت صاف حکم صادر  
 فرما رہی ہے۔ کہ کسی صان کو مست مارو۔ لیکن آج بدھی مریدوں کا  
 بے قصور و بے زبانہ خالوزوں کے مارنے (کاٹے) بغیر پیٹ تک بھی  
 نہیں بھرتا۔ عیض صد حیف +

بدھی دھرم ذات پات کا لحاظ دور کرنا  
 بتلاتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص بنام پانی  
 جو ذات کا حجام ہوا ہے بڑا اعلیٰ  
 بدھی مہنت ہو گزرا ہے۔ علاوہ اسکے

بدھی سادھو  
 فقیر یا پھرا

کئی اور بیچ قوم کے اشخاص بھی بدھی مہنت ہو گزرے ہیں۔ اور بتلایا گیا  
 ہے۔ کہ داٹوں (سیامی درس گاہ یا مندر) کے مبتدو سیا (طالب علم  
 یا برہم چارمی) ہر ایک کو بحالت حصول تعلیم زرد سادھو آنا لباس پہننا  
 پڑتا ہے۔ خواہ کسی عرصہ تک ہو۔ (یا درہے کہ یہ اوستھا برہم چریہ کے نام  
 سے موسم کی جاتی ہے)۔ اور یہ لباس اس خیال سے دھارن کرنا پڑتا  
 ہے۔ کہ بغیر ایسا کرنے کے منش دوسرے جنم میں کسی حیوان مطلق کی یونی  
 (جونی یا جنم) میں جا پڑے گا + ان ہی طالب علموں (سیا) میں سے

جن کو مزوانہ پید (سکتی) حاصل کرنے کی خواہش و انگیزہ ہو جاتی ہے  
وہ سادھو ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سادھو ہو جانا چاہے۔ تو  
اُس کے لئے آٹھ چیزیں ضروری ہیں۔ اور یہ چیزیں اُس کے احباب یا  
اقارب میں سے کوئی نہ کوئی اُس (سادھو ہونے والا) کے مندر یا پیش  
کرتا ہے۔ تین ٹیکڑے (پارچاٹ) (زرد کپڑے کے برائے لباس) \*  
ایک بید یا بانس کا بنا ہوا ڈول یا کھڑا برائے ڈالنے خوراک۔ وغیرہ  
ڈول سادھو کو گلے میں ڈال کر بھکتا مانگنی پڑتی ہے۔ ایک سوتی ہلکا سا کپڑا  
ایک استرا برائے حجامت۔ کیونکہ سادھو لوگ سر ڈال لھیں۔ وغیرہ سب  
چٹ کر کے رکھتے ہیں۔ ایک سوتی آہنی برائے ٹانگھنے لباس کے \* ایک  
پانی صاف کرنے یا چھانسنے کی چیز۔ سادھو ڈول کو بغیر چھانسنے کے پانی پینا  
درست نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے کہ کوئی پانی کا جرم (کیڑا) وغیرہ اُس کے  
اندر موجود ہوتا ہو۔ سادھو کی غفلت سے مرنہ جادو سے۔ ہر ایک سادھو کے  
پاس ایک بڑا مہکا سا کھجور کے تیل کا گول پنکھا موجود رہنا ضروری ہے۔  
اس کے رکھنے کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ کہیں چلتے پھرتے سادھو کے خیالات  
منتشر نہ ہو جاویں۔ بلکہ جوں ہی اُس کے خیالات کہیں ادھر ادھر ہوئے۔  
اور پنکھا مارتے گر پڑا۔ تو پنکھے کو اٹھانے چھٹ وہی خیالات پھر اُچھڑ  
ہوئے۔ سادھو کو اپنی نگاہ ہمیشہ زمین کی طرف رکھنی ضروری ہے۔ اور اپنے  
سامنے دور تک نظر دوڑانی منع ہے۔ بلکہ قریب پانچ گز کی دوری (فاصلہ)  
تک نظر کو محدود رکھے کسی شخص یا طالب علم کے سادھو ہونے سے پیشتر  
اُس واٹ (مندر) کے سب سے بڑے مہنت کو اطلاع دیجاتی ہے۔ اور وہ



مہنت اُنکو سادھو بنانے کے لئے ایک خاص دن مقرر کرتا ہے۔ اُس روز شخص  
 مذکور کے سب سمبندھی (مرد و عورت) مندر میں آ موجود ہوتے ہیں۔ لیکن مندر  
 میں داخل ہونے سے پیشتر تین دفعہ اُس مندر کے ارد گرد پر دو کھٹا دینا ضروری  
 ہے۔ اور اس پر دو کھٹے کے بعد وہ لوگ مندر میں بیٹھ جاتے ہیں۔ مرد  
 الگ اور استریاں الگ۔ اور کچھ دیر تک پان و سپاری چباتے اور چاء  
 نوش کرتے رہتے ہیں۔ مندر کے سادھوؤں کی پیگنت بھی ایک دوسرے  
 کے بالمقابل قطاروں میں جم کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور بڑا مہنت اُن کے  
 درمیان میں یا ایک سرے پر آسن جما کر براجمان ہو جاتا ہے۔

ایک سادھو جو اُمیدوار (جس نے سادھو بننا ہوتا ہے) کا واقف  
 ہوتا ہے۔ اُمیدوار کو بڑے مہنت کے حضور میں پیش کرتا ہوا گزارش  
 ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص سادھو ہو سکا خواہشمند ہے۔ اتنا کہنے پر اُمیدوار  
 ہاتھ جوڑ کر تین بار پیشانی کے بل بڑے مہنت کے آگے ڈنڈوت (پرنام)  
 کرنا ہوا زبان سے بولتا یا گویا ہوتا ہے۔ ”کہ اے صاحب کرامات  
 میں آپ کو اپنا مادی سمجھتا ہوں“۔ اس پر بڑا مہنت کئی ایک سوال  
 اُس سے کرتا ہے۔ یعنی (۱) کیا تم بالکل اروگیہ (اروگ۔ تندرست  
 یا بغیر بیماری کے) ہو۔ (۲) کیا تم کسی کے قرضدار ہو۔ (۳) کیا تم  
 کسی کے غلام ہو۔ (۴) کیا تم اپنے والدین کی رضامندی سے سادھو  
 ہوئے ہو۔ (۵) کیا تمہاری آئیو (عمر) بیس برس سے زائد ہے۔  
 (۶) کیا تمہارے پاس سادھو آنہ لباس اور دیگر ضروری سامان موجود  
 ہیں۔ اس پر اُمیدوار پھر پر نام کرتا ہوا تین بار مہنت کے سامنے سر

جھمکتا ہے۔ اور سوالات مذکورہ صدر کا واجبی جواب دیتا ہے۔ اگر اُس کی عرض منظور ہو جاوے تو اُس کا نام سادھوؤں کی فہرست میں درج کر لیا جاتا ہے۔ اور اُس کو نیا سادھو آنہ لباس پہنا کر بکٹ مانگنے والا ڈول اُس کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے۔ اور پتکھا اُس کے ماتھے میں اس حالت میں وہ نیا سادھو پھر ایک دفعہ اپنے گرو (بہنت) کے سامنے ڈنڈوت کرتا ہو زبان سے یہ جملے بولتا ہے (۱) میں بدھ دیو کی شن لیتا ہوں (۲) میں بدھ دھرم کا آشر (سہارا) لیتا ہوں (۳) میں بدھی سادھوؤں کے حلقہ میں داخل ہو کر پناہ گزین ہوتا ہوں اُس کے بعد وہ یعنی نیا سادھو قسم (خلف) کھاتا ہے۔ کہ وہ زندگی بھر مذکورہ بالا بدھ دھرم کی ہدایات کے مطابق ہر ایک عمل کریگا۔ اس پر بڑا بہنت اُس کو آشر بادی دیتا ہو کئی ایک ضروری حالات سے اُس کو آگاہ کرتا ہے۔ اس کا ردائی کے خاتمہ پر نئے سادھو کے اقارب احباب اُس (نئے سادھو) کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہوئے کئی اقسام کے پھول پھل وغیرہ بطور نذرانہ (چڑھاوا) اُس کے پیش کرتے ہیں۔ اور اُس کا ادب بجالاتے ہوئے گھروں کو واپس ہوتے ہیں۔

سادھو لوگوں کو دوپہر کے بعد کثیف غذا (چاول۔ سبزی وغیرہ) کھانا منع ہے۔ لیکن وہ لوگ چائے نوش کر سکتے ہیں۔ دیان سپاری چبا سکتے ہیں۔ اور علاوہ اسکے تبا کو وغیرہ کا بھی حسب ضرورت دم لگا سکتے

نوٹ:- پھرا کے معنی پاک۔ پوتر۔ مقدس۔ بزرگ۔ عظیم وغیرہ ہیں +

ہیں۔ مگر یاد رہے کہ بہت سادھو تبا کو یا چڑت (یگرٹ) کو چھو تے  
تک بھی نہیں +

صبح کی وقت سادھو لوگ گرمیوں کے گھروں پر بکشا ناٹھنے جاتے  
ہیں۔ دروازے کے باہر جا کر چپ چاپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر  
کوئی کچھ دیدیوے تو آخیر باد کہہ کر چل دیتے ہیں۔ اگر کچھ نہ ملے تو بغیر کسی  
شکایت یا حرف بولنے کے دوسرے دروازے پر جا حاضر ہوتے ہیں۔  
خاص بنگ کوک وغیرہ میں سادھو لوگ کشتیوں پر بیٹھ کر خود کشتی چلاتے  
ہوئے دریا کے آپار ہو کر دریا پر تیرنے والے گھروں سے بھکشا مانگ  
لاتے ہیں +

کئی طالب علم جب واسٹ سے تعلیم حاصل کر کے گرمست (آشرم)  
میں داخل ہوتے ہیں۔ تو وہ اپنا سادھو آنے زرد لباس مندر ہی میں کسی  
کے حوالے کر دیتے ہیں +

اگر کسی سادھو کا دیہانت ہونے کو ہوتا ہے تو اسکا معمولی سادھو  
لباس اتار لیا جاتا ہے۔ اور اسکو اور لباس پہنایا جاتا ہے۔ کئی اشخاص  
کچھ مدت تک سادھو رہ کر پھر گرمست میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسے  
اشخاص دوبارہ سادھو ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کو پھر وہی رسومات از سر نو  
ادا کرنی پڑتی ہیں۔ کئی سیامی سادھو علم طب میں بھی اچھی قابلیت رکھتے  
ہیں +

سیام میں کئی عمر رسیدہ بیوہ عورتیں بھی سادھنیاں (ابجد صوتیا)  
بن جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں ان کو سیر کے بال منڈوا دینے پڑتے ہیں۔

اور سفید لباس رکھنا پڑتا ہے۔ سر ہمیشہ روڈا رکھتی ہیں۔ یہ سادھنیاں۔  
آپدیش وغیرہ کا کچھ کام نہیں کرتیں۔ بلکہ مندروں سے اپنا پیٹ پالتی  
ہیں \*

برہما اور ملک چین میں بھی کئی سادھنیاں نظر پڑتی ہیں۔ بعض سیامی  
سادھو اس وقت تک اپنے ہاتھوں سے پانی کی کتا میں لکھ کر پبلک کے  
حوالے کرتے ہیں \*

نوٹ :- افسوس! لوگ بدھی اصولوں کی پیروی کی بجائے بدھی متزویں  
کو پوجنے لگ گئے جو بدھ دیو کے حکم کے بالکل خلاف ہے \*

سیام اور برہما (بلکہ سیلون - چین وغیرہ) بدھی  
مندروں کا گھر ہیں۔ جگہ - جگہ عالیشان مندروں  
سے بڑھ کر دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن صاحبان  
رنگوں (دارالخلافہ برہما) کا بڑا پھیلا (بدھی مندر)

بدھی مسجد

یا مندر

دیکھا ہے ان کو اُسکی لاگت و سجاوٹ کا حال بخوبی معلوم ہے۔ سیام میں  
اور خصوصاً بنگ کوک میں بھی کئی ایسے عالیشان مندر دیکھنے میں آتے  
ہیں۔ کہ جن پر کسی زمانہ میں زکریہ صرف کیا گیا تھا۔ بدھی لوگوں کا عام خیال  
رہا ہے۔ کہ زیادہ تر (بہت) مندر بنانے سے کمتری ملجاتی ہے۔ اور مندر  
دوسرے جنم میں نہیں آتا۔ لیکن اب دن بدن اس خیال میں کمی آرہی ہے  
مگر پرانے مندروں کی مرمت میں اس وقت تک خاص توجہ دی جاتی ہے  
بعض بعض مندر بڑے وسیع موقوفوں پر بنے ہوئے ہیں۔ جن کے ارد گرد پرا  
بڑے درخت عجیب بہار دکھلاتے ہیں۔ کئی مندروں کے باہر سنہ اینٹوں



کی دیواریں بطور تفصیل کے چنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ان مندروں کے دریاں  
 حصے عموماً مستطیل شکل کے ہوتے ہیں جن کے چوڑی اور پختہ (سنگین)  
 کام سے نہایت ہی عمدہ کاریگری کی شان نظر آتی ہے۔ بیرونی حصوں میں  
 بڑے بڑے دالان (برآمدے) بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان برآمدوں میں  
 سے کئی ایک کی چھتیں (سقف ہائے) تو پختہ ستونوں کے سہارے قائم  
 ہوتی ہیں۔ اور کئی ایک میں چوب سا گوان کے نہایت ہی مضبوط۔ طویل  
 اور بڑے پیٹ (گولائی) کے ایسے سہارے (ستون) دیکھے جاتے  
 ہیں کہ جن کی پایداری اور خوبصورتی کا اندازہ لگانا نہایت مشکل ہوتا ہے  
 ان مندروں کے اندرونی دروازے درپچھے اور دیواریں مختلف طرح  
 کی خوبصورت چیزوں (مثلاً چونیاں۔ معمولی قیمت کے پتھر یعنی یاقت  
 وغیرہ اور زبریں یا طلائی پتیاں) سے ایسے آراستہ نظر آتے ہیں  
 کہ گویا آج ان کو مزین کیا گیا ہے۔ ان مندروں کے عین وسطی مقام  
 میں بدھ دیو کی ایک بڑی مورتی دھیان اور ستھا میں آسن جمائے ستھا پات  
 کی ہوتی ہے۔ کہ جس کا رخ ٹھیک مندر کے بڑے دروازے کے سامنے  
 ہوتا ہے۔ جس سے کہ باہر سے درشن ہو سکتے ہیں۔ اور اس بڑی مورتی  
 کے آس پاس اور بہت سی مختلف دیوتاؤں کی مورتیاں دھری ہوئی  
 دیکھی جاتی ہیں۔ مقام آیوتھیا (سیام کا قدیم پایہ تخت) کے ایک قدیم  
 مندر میں قریب بیس ہزار کے مورتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ ان مورتیوں  
 کی بیرونی ساخت میں بے انداز طلائی پتیاں خرچ ہوئی ہوئی معلوم  
 ہوتی ہیں۔ بعض کی آنکھیں نہایت ہی آبدار مورتی جڑے ہوئے ہیں

بعض مندروں میں بدھ دیو کے سپن اوستھا (خوابیدہ) - یاسوئی ہوتی  
 حالت کی مورتیاں دیکھی جاتی ہیں۔ سیامی مندروں کی ان مورتیوں  
 سے ایک مورتی کی لمبائی ساٹھ گز کے قریب بتائی جاتی ہے۔ پاؤں  
 پانچ گز لمبے۔ میں نے پہلے پہل اس قسم کی ایک مورتی زنجون کے بڑے  
 پھیا (گکوڈا) میں دیکھی تھی۔ جسکو دیکھ کر میں حیران تھا۔ کہ اتنی لمبی  
 مورتی۔ مگر وہ مورتی تو صرف بیس گز کے قریب لمبی تھی۔ یہ مورتیاں کیا  
 ہیں۔ گویا اینٹوں کے بت چنے ہیں۔ پہلے اینٹوں کی چنائی کر کے بت  
 (مورتی) کا ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس پر سیمنٹ یا  
 چونے و سرخی کا پلستر کر کے وارنش یا پالش کر دیا جاتا ہے۔ یہ پالش  
 اس صفائی اور حکمت سے لگایا جاتا ہے۔ کہ دیکھنے والے کی عقل  
 دنگ رہ جاتی ہے۔ اور پھر اس پالش شدہ مورتی (بت) کو طلالی  
 پتروں سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ خاص بنگ کوک میں کئی قسم کی مورتیاں  
 اور پتھر کے بت تیار کرنے کی خاص دوکانیں یا کارخانے ہیں۔ جب  
 تک کہ بت کے چہرہ (نقش) پر آنکھیں نہیں جمادیا جاتی۔ تب تک  
 وہ بت مقدس اور قابل پرستش نہیں سمجھا جاتا۔ ان بدھی مندروں  
 میں علاوہ ہاتھ بدھ کی مورتیوں کے ہزاروں قسم کی دیگر چھوٹی چھوٹی  
 مورتیاں رکھی ہوتی ہیں۔ ان میں سے کئی مورتیوں کے ہاتھوں میں تیرو  
 کمان پکڑے ہوتے ہیں۔ اور کئی ایک کے ہاتھ میں سنگھ اور چکر  
 وغیرہ۔ ان مندروں میں نقدی۔ برتن۔ پھول۔ پھل اور خوراک تک  
 چڑھا دیا جاتا ہے۔ جس سے بدھی مہنتوں کے پیٹ پلٹے ہیں۔

اور بچت کو مندروں کی ضروری مرست میں لگایا جاتا ہے ۔

بڑے بڑے بدھی مندروں کے آس پاس بدھی سادھوؤں کے اکھاڑے ( رہائش کے مکان ) نظر آتے ہیں ۔ یہ مکان چوبی اور سطح زمین سے چھ فیٹ اونچے پختہ برجیوں یا کہ چوبی پوسٹوں پر بنائے جاتے ہیں ۔ تاکہ رطوبت سے محفوظ رہیں ۔ اور علاوہ اس کے یہ مکان ایک منزلہ ہوتے ہیں ۔ کیونکہ بدھی سادھوؤں کا خیال ہے ۔ کہ دوسری یا کہ تیسری چھت پر رہنے والوں کے پاؤں پچلے فرش پر نواں کرنے والوں کے سر کی طرف ہوتے ہیں ۔ ( مراد اونچائی یا کہ بلندی سے ہے ) اور اس قسم کا عمل سادھوؤں کے لئے نا واجب ہے ۔ اس لئے مکان عموماً بارکوں کی طرح ایک چھت والے ہی بنائے جاتے ہیں ۔ ہر ایک اکھاڑے کے متعلق ایک گھنٹہ گھر یا گھنٹہ برج ضروری ہے ۔ یہ برج چوبی اور شہ منزلہ ہوتے ہیں ۔ ہر ایک منزل میں ایک گھڑیال ( گھنٹہ آہنی جو بہت وزنی ہوتا ہے ) لٹکا رہتا ہے ۔ اور جب سادھوؤں کی پوجا کا وقت قریب آتا ہے ۔ گھڑیالوں کو زور سے بجوانا ( ٹھکانا ) شروع کیا جاتا ہے ۔ تاکہ سب سادھو پوجا کے لئے حاضر ہو جاویں ۔ ان گھڑیالوں

میں برہمی زبان میں اس قسم کے اکھاڑوں ( مکانات ) کو ” پنگی چاؤ “ کہتے ہیں ۔ پنگی بمعنی سادھو ۔ اور چاؤ ( چو ) کے معنی جائے بسرام یا رہائش ۔ سیامی زبان میں ان مکانوں کو داکٹ کہا جاتا ہے ۔ اور کسی لوگ روگ پھیل رہے ہوتے ہیں ۔

کو آسانی رنگ (ملکانیلا) سے رنگدار کر کے اُن پر طلائی بند چڑھائے جلتے

ہیں \*

## پھرا چادی داگا باس یاد بھی مینار

تمام پیام برہما اور سیلون (لنکا)  
میں جگہ بجگہ یہ مینار جن کو داگا باس کہتے  
ہیں۔ نظر آتے ہیں۔ داگا باس سنسکرت  
کے الفاظ "دھا تو گریا" سے لئے گئے ہیں  
داگا باس صرف اُن میناروں۔ لاٹوں  
یا کمزاروں کو کہتے ہیں۔ کہ جو زمانہ قدیم

میں بدھ دیو کی یادگار میں بنائے گئے تھے۔ بعض بعض میناروں  
کی نسبت عجیب عجیب روایات سننے میں آتی ہیں۔ کہ فلانی مینار یا کہ  
لاٹ کے نیچے بدھ دیو کے سر کا بال گاڑا ہوا ہے۔ اور فلاںے کی بیچی  
مہاتما مدوح کا دانت مدفون ہے (جیسا کہ علاقہ سیلون (لنکا) کے  
مقام کانڈی میں ایک اسی قسم کی یادگار قائم ہے)۔ اور فلانی لاٹ  
بدھ دیو کے نقش پا پر نصب کی گئی تھی۔ یہ درگا باس اینٹوں یا پتھروں  
کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی بنیاد (کرسی) بڑی وسیع مدور (گول)  
شکل میں ہوتی ہوئی درجہ بدرجہ بلندی پر پہنچتی ہوئی کم ہو جاتی ہے۔

خاکہ ان کی چوٹی بہت ہی کم پیٹ میں لچکل گاؤں رہ جاتی ہے۔  
بعض کے درمیانی حصوں میں نہایت ہی عمدہ قسم کی چھوٹی چھوٹی اینٹوں  
کی سیڑھیاں یا پٹریاں بنائی جاتی ہیں۔ جو کہ ان دو گاہا سبیلوں کو  
پستر کرنے کے وقت کام دیتی ہیں۔ کل درگا باسوں کی چوٹیوں پر

فلانی  
پر نہیں  
(لوٹا گیا)  
داگا باس  
مگر دور  
پہلی چلا  
قابل دیا  
میں منتظر  
پیدا یا  
مقت  
پہلا  
چوہا  
مقام  
پر بدھ  
عالیشان  
لوگ  
ہمال  
یہ مقام  
بھی ایک  
سیا



حداثی سس لٹے جاتے ہیں۔ عموماً ہر سال بڑے بڑے داگا۔ باسوں  
 پر پید ہو کر تا ہے۔ میں نے پہلی دفعہ اپر برہما کے مقام یاہ اٹانگ  
 (پوٹانگ) میں اپنے ایک عزیز مہتر کے ہمراہ ایک بہت ہی بڑے  
 داگا باس کا درشن کیا تھا۔ اس وقت اس کا درشن مجھے اجنبی معلوم ہوا  
 مگر دوسرے مقامات میں اسی قسم کے داگا باس دیکھنے پر میری  
 پہلی حیرانی جاتی رہی۔ بنک کوک کے شاہی مندر کا درسیانی داگا باس بھی  
 قابلِ دید ہے۔ لفظ داگا باس علاقہ سیلون یعنی لنکا (بدھی گوردوارہ)  
 میں استعمال ہوتا ہے۔ سیام میں پھر اچادی بولتے ہیں۔ غیر بانوں میں  
 پودا یا پگودا کہتے ہیں ۰

مقام ایوہیا سے چودہ میل کے فاصلے پر کوہ پھرا بات (سیامی میں  
 پھرا کے معنی مقدس۔ بات یا بات کے معنی پاؤں یا کوہ کا نشان  
 جو پاؤں یا پتھر کا لگا رہے) پر ایک بڑی بھاری بدھی زیارت گاہ یا  
 مقام تیرتھ واقع ہے۔ اہل سیام کا عقیدہ ہے کہ اس پہاڑ (کوہ)  
 پر بدھیوں کے پاؤں کا نشان (نقش یا) موجود ہے۔ اس مقام پر ایک  
 عالیشان عمارت اور ایک بدھی داگا باس موجود ہیں۔ دور دور سے بڑے بڑے  
 لوگ (خلقت) اسیدل چل کر شگے پاؤں اس پہاڑ پر چڑھ کر تیرتھ یا ترا کرنا  
 ہمال اوتھ (انتم) خیال کرتے ہیں۔ چڑھاؤ کے کاغذ لگانا مشکل ہے  
 یہ مقام قابلِ دید ہے۔ شہابی سیام کے دار الخلافہ شہر چنگ می کے نزدیک  
 بھی ایک ایسی قسم کا مقام تیرتھ پایا جاتا ہے ۰

سیام میں عام لوگ سفید مٹی کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ سفید

ہاتھی کو مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ مگردن بدن اس رسم میں کمی ہو رہی ہے۔ پہلے برہما میں بھی یہی حال تھا۔

سیام کے گاؤں گاؤں میں مسافروں کے آرام کے لئے مسافر خانے موجود ہیں۔

## مسافر خانے

سیامی زبان میں ان کو سالہ (سالہ - شلہ) کہتے ہیں۔ سالوں کا بنانا بڑبڑ (نواب) تصور ہوتا ہے۔ یہ مکان بھی سطح زمین سے اونچے اور چوبیڑ پر تھے ہیں۔ بعض تو چاروں طرف سے کھلے۔ بعض دو طرف سے بند اور دو طرف سے کھلے ہوتے ہیں۔ ان مسافر خانوں میں پینے کے واسطے پانی کے دو گھڑے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور کئی مسافر خانوں کے ساتھ ہی کھوئی (کنواں - چاہ) بھی ہوتی ہے۔ کسی زمانہ میں دھرماتما لوگ مسافروں کو چاول بھی کھانے کے لئے دیتے تھے مگر آجکل ایسا حال نہیں کیونکہ کئی مسافروں کی خرابی اس پاک رسم کی بندش کے واسطے کافی ثابت ہوئی ہے۔

اب برہما میں بھی بجنسہ یہی حال ہے۔ بلکہ مسافروں کی سپاس بھجانے کے لئے ہر ایک گلی - کوچہ - یاگ - سڑک کے موڑوں اور ناکوں پر دستوں کے سہارے پانی کے دو گھڑے ہر وقت پڑے رہتے ہیں۔ چوڑے پیوے - آرام کرے - اور چلا جاوے۔ ملک چین کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اسی طرح چارے کے مٹ بھرے (سرو) ہونے سڑکوں کے موڑوں پر مسافروں کی سپاس بھجانے کے لئے پڑے ہوئے اپنی آنکھ سے دیکھے۔ نہایت ہی عمدہ رسم ہے۔

ہند کے بعض مقامات میں مسافروں کو مانگنے پر بھی پانی نہیں ملتا۔  
 اے کھوپڑی اور چھوٹ چھات تمہارا ستیاناس ہو۔

## سیامی کُتب مقدس

اہل سیام کی کُتب مقدس بھی یہی ہیں۔ جن کو  
 تمام بدھی حلقہ (بدھی کے پیرو) اپنا دھرم ستر  
 قرار دیتا ہے۔ وہ کتب مقدس تری پٹاکا (اصل  
 پٹیکا) کہلاتی ہیں جن کے نام دنیا پٹاکا (دنی

یا پٹاکا)۔ سوترا پٹاکا۔ ابھی دھرم پٹاکا ہیں۔ جو کہ پالی زبان میں  
 تحریر ہیں۔ عقائد ان کے کئی سیامی سادھو راجن کو بھی بڑی عزت کی  
 نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں۔ اب کے قریب پچاس برس پہلے  
 کل سیامی کتابیں دستی لکھی جاتی تھیں۔ کیونکہ چھاپہ (پریس) موجود نہ تھا  
 گو اس وقت تک کئی سادھو لوگ دستی لکھی ہوئی کتابوں کو بہت پسند  
 کرتے ہیں۔ مگر عام خلقت چھاپہ کو ترجیح دیتی ہے۔

پہلے زمانہ میں تحریری کام میں کاغذ کی نسبت بھوج پتر۔ تارو کے  
 پتر اور کئی قسم کے درختوں کی چھال کو ترجیح دی جاتی تھی۔ کیونکہ انھیں  
 کاغذ کی نسبت زیادہ دیر پا ہوتے ہیں۔ اور ان کو گھسن یا دیمک  
 نہیں لگتے۔

(۱) ٹھنڈ پنگ چا۔ یا۔ لوچنگ چا  
 جس کے اردو معنی سمجھولا یا  
 ہنڈولا ہیں۔ یہ رسم اُس موقع  
 پر ادا کی جاتی ہے۔ جب کہ چادلوں

## خاص سومات تہوار سیامی

کا فصل کاٹ کر انباروں پر غنہ خانوں میں بھر دینے کی تیاری ہوتی ہے۔  
 اس کا مطلب اُس نہال شکستی کا شکریہ (دھن باد) ادا کر دینا ہوتا ہے  
 کہ جس کی عنایت سے غلہ صحیح و سلامت تیار ہوا۔ یہ رسم براہمنوں کے  
 ذریعے ادا کی جاتی ہے۔ پیچھے شاہی محل کے نزدیک شاہی مندر میں بڑا  
 لوگ ایک قسم کا جھولا (جھوٹا) لٹخے کی چیز یا پتھر والا (تیار کرتے ہیں)۔ اور  
 خاص مقررہ دن کو محکمہ زراعت یا کہ مالہ کے افسر اعلیٰ (سیامی وزیر)  
 کو اُس جھولے میں جھلا کہ خاص رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ جو دروز تک  
 بدستور جاری رہتی ہیں۔ اور اس میں کل شاہی خاندان کے لوگ اور  
 وزرا شامل ہوتے ہیں۔ یہ رسم سال بھر میں دو دفعہ پوری کرنی ضروری  
 ہوتی ہے۔ یکے کے بعد دوسرے کیسے اور اکیس اور اکیس دسمبر  
 کو یہ رسومات ادا ہوتی ہیں \*

کھاؤ و اسنا

اور عک و اسنا

لفظ داسنا پالی ہے۔ اور اسے شکر کے لفظ  
 دیشنا (یعنی برسات۔ بارش۔ سال۔ برس)  
 کا لگاڑ ہے چونکہ بڑھی حکم کے بموجب پہلی  
 سادھوؤں کو برسات کے چھینے میں باہر

دوسرے مقامات میں پھر ناسع ہے۔ اور اپنے مندروں میں رہتا ہے  
 اسلئے یہ دستور یا رسم بڑھی روزہ یا برت کہلاتا ہے۔ یہ برت تمام قوم  
 سیام اور نیز بڑے بڑے شاہی حکام کو بھی رکھنا ضروری ہوتا ہے۔  
 اس عہد برت یا روزہ میں کئی اقسام کی نفس کش کے ساتھ دھن کے  
 جانتے ہیں۔ اور پر کہیں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ وسیعہ تخت سیام جب



روایت سے وابستہ آئے۔ تو ماہ اگست میں اس برت کے پورا کرنے میں مشغول ہوتے۔ یہ برت عموماً ماہ اگست اور ستمبر کے مابین واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس برت کی ٹھیک ٹھیک پابندی دوسرے جنم میں خوشحالی کا باعث ہوتی ہے۔ اس برت کا آغاز کھاروا سا کہلاتا ہے اور آخر عوکہ داسا۔ ۱۹۵۵ء میں یہ برت چند جرنالی کو شروع ہوا۔ اور تین اکتوبر کو ختم۔

اس تیوہار کا سرکاری نام کرن دی  
پہرا پرائیٹ ہے۔ لوی کے  
مئے تیرانا۔ پانی میں بہانا  
وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور کاٹھونگ

(۱) لونی کر کاٹھونگ  
یا لونی کاٹھونگ

یا کر کاٹھونگ کے سننے روشنی۔ چراغ۔ وغیرہ۔ پرائیٹ یا پادیمو  
پالی زبان کے الفاظ۔ اور سستہ کرت کے لفظ دیپ (یعنی چراغ  
لمپ وغیرہ) کا بگڑا ہے۔ ۱۹۵۵ء میں یہ رسم پہلی۔ دوسری تیسری  
اکتوبر تیس ویکس اکتوبر اور یکم نومبر کو پوری کی گئی۔ اس تیوہار  
کو دریائی روشنی کا تیوہار یا دیپ والا کہنا چاہئے۔ کیونکہ اس تیوہار  
پر رات کے وقت عام بیامی لوگ قسم قسم کے کاغذی چراغ۔ بتیاں  
اور کاغذی کشتیاں بنا کر اور دھوپ (لوبان) جلا کر دریا میں بہاتے  
ہیں۔ دریا کے کنارے پر پلنے بھی چھوڑتے ہیں۔ اس کا مطلب دریائی دیوا

مل مجھے خیال آتا ہے کہ یہ رسم بیابان کے بہت سے حصوں اور خاص کر

(چند پیر) کو خوش کرینکا ہوتا ہے۔ کیونکہ دریا کے ذریعے اُن کے فصلات کو پانی ملتا۔ اُن کے اپنی پیاس بجھتی (بجھتی) اور کل تجارت کشتیوں و اگن بوٹوں پر دنیا ہی کے ذریعے سرانجام ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ بھی مطلب ہوتا ہے۔ کہ دریا کی طغیانی سے بے خطر رہیں۔ شاہی خاندان کے لوگ اس رسم کی ادائیگی میں خاص حصہ لیتے ہیں۔ یعنی اگن بوٹوں کو جھنڈیوں اور چراغوں (لوہوں) سے مزین کر کے دریا میں سیر کرتے اور کئی اقسام کے پھل۔ پھول وغیرہ دریا میں بہاتے ہیں۔ +

(۴) پھر ابات { اس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی یہ دہی تیوہا ہے۔ جب کہ کوہ بھرات (ایو تھیا سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) کی یا ترا سے تعلق رکھتا ہے۔ رات آٹھ۔ نو فروری ۱۹۵۶ء کو یہ تیوہا منایا گیا۔ +

(۵) "لو نام" یا "لو نام پھر اچھی پخت سچا" (ستیا)۔

{ پانی۔ آب } { پانی دودھا بننے } { راست سچا } +  
یہ رسم سالانہ دودھا ادا کی جاتی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ستائیس مارچ اور پندرہ ستمبر کو ادا کی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام سیامی مذہب رک

(بقیہ نٹ صفحہ ۱۱۹) + ڈیرہ جات و سندھ کے علاقوں میں بھی بڑی شان سے پوری کی جاتی ہے۔ اور ناریل وغیرہ دریا میں بہائے جاتے ہیں۔ تاکہ چند پیر خوش رہیں +

حاکمان - وزرا - و دیگر ذی اقتدار لوگ (واہل کاران) کی خدمت  
 کی غیر خواہی و روز افزوں ترقی یا کہ عظمت کے ثبوت میں خاص سومات  
 اور اگر کے وفاداری کا چرنامہ (جل) پیدا پڑتا ہے۔ یہ رسم شاہی من  
 میں خاص شان و شوکت سے منائی جاتی ہے۔ اس روز سب سیامی  
 سادھو بھی مندروں میں ملکر خاص مذہبی پوجا وغیرہ کرے ہوا  
 ہے۔ یہ رسم ارضیات میں چاند (غلہ) کی تخم  
 بیزی کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسکا ہتھورا

وغیرہ براتین لوگ ہی سودھتے ہیں۔ کیونکہ یہ رسم اس کے بغیر نہیں  
 ہوتے۔ ایک خاص جگہ میں حکمہ زراعت کا اعلیٰ انیسر سیامی اپنے  
 دست مبارک سے ایک گھنٹہ کے لئے معھوی طور پر براہمن پوجاریوں  
 (پجاری لوگ) کے حکم کے بموجب بلکہ تھاے رکھتا ہے۔ اور دو  
 میل اس بل کو اس خاص جگہ پر پھینچتے ہیں۔ ان سیلوں کو براہمن لوگ  
 اچھی طرح سے سجاتے ہیں۔ اور بل بھی خوبصورت ہوتا ہے۔ (ملک چین  
 میں بھی یہی رواج ہے) ماہ اپریل کے قریب یہ رسم انجام دی جاتی  
 ہے۔

(۷) **گروٹ تھائی** { عام سیامی نیا سمت - تیوہار عوام  
 مارچ کے آخر میں بڑی کروڑوں  
 منایا جاتا ہے۔ کل سیامی باشندے خاص طور پر اس تیوہار کو مناتے  
 ہیں۔ اس تیوہار پر سرکاری توپیں بھی چھوڑی (داعی) جاتی ہیں۔  
 تینہار تین روز تک بدستور جاری رکھا جاتا ہے۔

ملاکھی لوگ اسکو گروٹ تھائی کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ گروٹ تھائی کیلئے گروٹ تھائی

۸) **کروٹ چین** { اہل چین کا (چینی) پیاسہ۔ اس پر بھی عام پیاسی لوگ خوشی مناتے ہیں۔ یہ سمیت

عربی (۱۰) اور (۱۱) میں شروع ہوتا ہے +

(۹) پیاسی سرکاری سال ہمیشہ یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے آغاز پر پستی خاص جلسے منائے جاتے ہیں +

(۱۰) **سونگ کران** { یہ تیوہار آن دنوں (ایام) میں منایا جاتا ہے۔ جبکہ سورج (آفتاب) راسی میں

(راس) کے گھر سے راسی بیت (بیش) میں داخل ہوتا ہے۔ اصل میں یہ تیوہار پیاسی کا خوشی یا سدا مٹی یا سمیت سمجھا جاتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں یہ تیوہار تیرہ سے گولہ اپریل تک منایا گیا +

(۱۱) **کان ساکھا بوجا** { نظم پوجا بگاڑ ہے۔ "بوجا" کا یہ ایک قسم کی سالانہ پوجا ہے۔

جس کو ساکھا (دی ساکھا) کہتے ہیں + اور یہ پوجا مہانما بدھ کے جنم دن کے متعلق ہے۔ یہ پوجا عموماً آن ایام میں نیجاتی ہے جبکہ چاند ساکھا (دشا ساکھا) نکشتر میں داخل ہوتا ہے۔ اس تیوہار پر پیاسی لوگ اپنے گھروں کو اچھی طرح منور کرتے اور عام پٹن دان (خیرات) کرتے ہوئے خوب آئند مناتے ہیں۔ یہ تیوہار عموماً ماہ مئی کے شروع میں منایا جاتا ہے +

(۱۲) **ٹھوٹ کا مہین** { یہ سالانہ رسم (تیوہار یا فرض) بھی برابر ایک ماہ تک بڑا



کرد فرسے تمام سیام دبیش اور خاصکر بنگ کوک میں منایا جاتا ہے۔  
 یہ وہ رسم یا فرض ہے۔ جس کے پورن کرنے کے لئے شاہ سیام کو اپنے  
 دست مبارک سے سیامی سادھوؤں کو سالانہ لباس (پوشاکیں) پیش  
 کرنی پڑتی ہیں۔ گوکل سیام میں ہیشمار بدھی مندر ہیں۔ لیکن بڑے بڑے  
 مندروں میں شاہ سیام خود تشریف لے جا کر اس فرض کو خوشی سے  
 نبھاتے ہیں۔ اور باقی مندروں میں شاہی خاندان کے ممبر اور خاص  
 وزرا اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ اس فرض کے ادا کرنے کی غرض  
 سے بعض مقامات کو جو دریائی کناروں پر واقع ہیں۔ شاہ ممدوح  
 بذریعہ اگن بوٹ تشریف لے جاتے ہیں۔ ایسے مواقع پر شاہی اگن  
 بوٹ کے سببانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا جاتا۔ اور اس شاہی  
 اگن بوٹ کے پیچھے چاس ساٹھ اور بوٹ و کئی کشتیاں جن میں شاہی  
 عملدار دیگر خلقت سوار ہوتے ہیں۔ دریا پر چلتے ہوئے ایک عجیب  
 بہار دکھاتے ہیں۔ کئی مقامات کو پہنچنے کے لئے شاہ سیام خشکی کے  
 راستے تشریف لے جاتے ہیں۔ سب سے بڑے مندر کے دروازہ پر  
 جب آنحضور پہنچتے ہیں تو باہر سے سادھو آنے لباس کا ایک جواڑا اچھی  
 طرح سے سجا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھ کر مندر میں داخل ہو کر  
 ایک میز (ٹبل) پر جو خاص اُسی مطلب کے لئے رکھا ہوتا ہے۔ دھر  
 دیتے ہیں۔ اور باقی سب جوڑے (لباس) الگ دھر دئے جاتے  
 ہیں۔ یہ لباس زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اُس میز پر پھولوں سے  
 سجائی ہوئی سرنے کی (طلائی) پانچ صراحیان۔ پانچ طلائی تھالیاں

(۱) بھوسے بھوسے چادروں سے پر۔ پانچ طلائی بتی دان جن  
 میں مومی بتیاں رکھی جوتی ہیں۔ اور پانچ دھوپ (روبان) کی بتیاں  
 بعد ہوتی ہیں۔ شاد موصوف اپنے ماتھے سے مومی اور لوہائی بتیوں  
 کو روشن کرتے ہیں۔ اور اسکے بعد بدھ دیو کی مورتی کے آگے مندر  
 کرتے ہوئے کتب مقدس کے سامنے سر جھکاتے ہوئے سادھو دل  
 کی منڈلی کو پر نام کرتے ہیں۔ اس پر بڑا منہت شاء پانچ بدھی حکام  
 کی۔ (۱) پوٹال (ہمیشہ) پالن کرنے کا وعدہ لیتا یا کرتا ہے۔ (۲) کہ وہ  
 شاہ (بلادج) کسی جاندار کی جان نہ لیو گیگا۔ (۳) وہ کسی پر ظلم نہ کریگا  
 اور کسی عورت کے ساتھ بڑا اس (عورت) کی اور اس کے متعلقین  
 کی مرضی (رضامندی) اور اجازت کے تعلق پیدا نہ کریگا۔ (۴) جھوٹ  
 نہ بولیگا۔ کسی انسان کے ساتھ دھوکا (دھوکا) نہ کریگا۔ بد زبان نہ بولیگا  
 (۵) نشہ وغیرہ سے پر سیز کریگا۔ خاص خاص حالتوں میں دو تین اور  
 شرائط بھی کیجاتی ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا پانچ لازمی ہیں۔ اسکے بعد شاہ  
 سیام اپنے ماتھے سے چڑھاوا وغیرہ چڑھاتے ہوئے سادھو دل کو  
 لباس تقسیم کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس پر پھر لوگ (سادھو  
 پالی زبان میں سادھو) سادھو بولتے ہیں۔ پالی میں سادھو  
 کے معنی شاباش۔ مبارک وغیرہ کے ہیں۔ اس کے بعد بڑا منہت  
 شاہ کی تشریف آوری اور تقسیم لباس کے لئے شکر یہ ادا کرتا ہے۔  
 اس رسم (فرض) کے خاتمہ پر شاہ سیام مندر سے واپس آ جاتے  
 ہیں۔ اور ان کے باہر آنے پر بدھی سادھو ان کی (یعنی شاہ کی)

عمر دمازی اور اقبال کے لئے بڑھدو کی مورقی کے سامنے دست بدست  
ہوتے ہیں۔ موجودہ شاہ کے والد بزرگوار شریمان ہامونگ کٹی  
اُن سادھوؤں کو جو پالی زبان میں خاص مہارت رکھتے ہوتے تھے  
زاید لباس وغیرہ عطا کرتے تھے۔ یہ رسم (رض) عموماً ماہ اکتوبر میں  
ادا کی جاتی ہے + نیز ماہ اکتوبر کے آخر میں پھوکھاؤ کھونگ سیٹے  
ہاتھ بڑھ کی ایک یادگار کا تیوار بھی منایا جاتا ہے۔ کشتیوں کی  
دور بھی اسی مہینے میں کی جاتی ہے۔

شاہ سیام کا جنم دن میں واکیس ستمبر کو منایا جاتا ہے۔  
اور آپ کی تخت نشینی کا تیوار نومبر میں +  
علاوہ مذکورہ بالا رسومات و تیواروں کے سورج گرہن و چاند گرہن  
کے موقعوں پر بھی کئی قسم کی پوجا کی جاتی ہے +

## بنگ کوک

بنگ کوک کے معنی تجارتی وسط یا درمیانی حصہ (سنٹر) کے  
ہیں۔ یعنی بنگ (بنج) کے معنی بیوپار یا تجارت۔ کوک بمعنی وسط  
درمیان یا میٹ۔ بنگ اور کوک کے الفاظ سے سنسکرتی جو شوشکتی ہے  
بنگ کوک وہی مقام ہے جو ۱۷۶۷ء سے پایہ تخت سیام کہلاتا ہے۔ یہ  
عالمی شان شہر دریائے مینام کے دامن سے تیس میل کے فاصلے پر دریائے  
مکوک کے دونوں کناروں پر میلوں تک آباد نظر آتا ہے۔ ۱۷۶۷ء سے پیشتر

یہ مقام ایک معمولی گاؤں تھا + اول ہی اول جب بنگ کوک صدر مقام  
مقرر ہوا۔ تو اُس وقت زیادہ تر آبادی موجودہ شہر کے غربی جانب لائی  
کنارے پر قائم ہوئی۔ مگر ۱۷۸۵ء میں دریا کے شرقی کنارے پر  
بنگ کوک کی بنیاد لی گئی۔ اور تب سے اس شہر نے تجارتی امور وغیرہ  
میں نمایاں ترقی کی۔ دریائے بینام کے دہانہ کے قریب بجانب مغرب  
ایک ریتلا اور کچھ کاحلقہ (سخت روک) میل دو میل تک پھیلا ہوا  
ہے۔ اور ایک خاص موقع پر اس میں ایک ٹیلہ (چٹان) سا نظر  
آتا ہے۔ لہر کے آنے پر تو اُس حلقہ کا کوئی نشان معلوم نہیں ہوتا۔ مگر  
لہر کے اُترنے پر کئی جگہ پر اُس کے نشان معلوم ہوتے ہیں۔ غرضیکہ بھاری  
جہازوں کو اس مقام کے قریب دریا میں داخل ہونے کی بڑی تکلیف  
ہوتی ہے۔ مگر ۱۹۵۱ء سے اُس موقع کی حالت کو بہت کچھ درست کیا گیا  
ہے۔ اور یہاں لائیٹ ہوس (وہ مقام جہاں کہ روشنی کی بتی نصب ہوتی  
ہے) بھی بنائے گئے ہیں۔ تاکہ اندھیرے میں جہازوں کو اُس مقام  
کا پتہ رہے۔ اس تنگ حلقہ سے گذر کر جہاز کسکاروں کو دریا کے  
دو طرف پر گھنے درختوں کا جنگل نظر آتے ہیں۔ شہر بنگ کوک کے نزدیک  
پہنچنے سے کئی مندوں کے سنہری کلس نظر آنے سے جہاز کے سفر  
کی تکلیف بھول جاتی ہے۔ شہر میں داخل ہو کر کئی عالیشان عمارتیں  
دیکھنے میں آتی ہیں۔ کسی وقت یہ شہر فصیلوں سے گھرا ہوا تھا۔ اور  
ان فصیلوں میں بڑے بڑے گیٹ (دروازے) قائم تھے۔ مگر اب  
کچھ حصہ فصیلوں کا اور کئی ایک دروازے مثلاً پتو سام ریٹ اور



پتہ بھی گرا دئے گئے ہیں۔ (پتہ سڑک کے معنی بڑے دروازے یا گیٹ کے ہیں)۔ شاہی محلات و عمارات۔ سرکاری دفاتر اور فوجی بارکیں بھی ایک پختہ تفصیل سے محیط ہیں۔ جس کا احاطہ قریباً ایک میل ہے + سینکڑوں نئی اور ولایتی فیشن کی عمارتیں دن بدن بنتی جاتی ہیں۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں بجلی کی روشنی رات کے اندھیرے کو دور کرتی ہے۔ شہر کے درمیان میں کسی جگہ دریائی نالے بہتے ہیں جن کے دونوں کناروں پر پُرانے فیشن کے اور نئی طرز کے سینکڑوں مکانات دیکھے جاتے ہیں۔ تمام غلاظت وغیرہ ان ہی نالوں میں بہا دی جاتی ہے۔ دریا کے شرقی کنارے پر بڑی بڑی تجارتی کوسٹیاں۔ مال گودام اور مال اتارنے کے گھاٹ۔ نیز چادلوں کے صاف کرنے اور لکڑی چیرنے کی فیکٹریاں (کارخانے) واقع ہیں۔ ممالک غیر کی کونسلوں کے عمارات کسٹم ہوس (محصول خانہ) اور چارٹرڈ بینک بھی اسی کنارے پر بہا دکھائی دیتے ہیں۔ دریا پر تیرنے والے مکانات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ شہر کے دو تین چھوٹے میں بجلی کی طاقت سے چلنے والی ٹاموے (گھاڑی) بھی ہیں۔ ان میں سے ایک تو مقام بنگ کو لم سے لے کر بڑے بازار سے ہوتی ہوئی شہر کے شاہی محلات تک دن بھر چلتی رہتی ہے۔ یہ فاصلہ قریباً چھ میل ہے۔ اور شہر بنگ کوک کا طول بھی قریباً اتنا ہی بتایا جاتا ہے۔ مگر دریا کے شرقی کنارے کی آبادی کا رقبہ بارہ مربع میل کے قریب ظاہر کیا جاتا ہے۔ اہل سیام

۱۔ اصل نغظ پر اتو ہے +

ذات پات یا کچی۔ کچی کا فضول دہم نہیں رکھتے۔ اس لئے تمام شہر میں جگہ جگہ کھانے پینے کا سامان با افراط نظر آتا ہے \*

آب و ہوا { دریا کا پانی عموماً میلہ کچیلدار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے کناروں پر جائے ضرورت وغیرہ بنائی ہوئی ہیں۔

اور تمام شہر کی غلاطت بھی اسی میں جڑ دیکھ جاتی ہے۔ اس لئے بغیر مٹا یا فلٹر کرنے کے پینے کے کام میں بہت کم آ سکتا ہے۔ بہت لوگ مٹون۔ پیپون وغیرہ میں پانی بھر کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور پھٹکڑی وغیرہ سے صاف کر کے پینے کے استعمال میں لاتے ہیں۔ مگر بہت سی آبادی بارانی پانی کو پینے کے کام میں لاتی ہے۔ برسات عموماً چڑتی رہتی ہے۔ پس لوگ بڑے بڑے پیپے (بریل) برساتی پانی سے بھر رکھتے ہیں۔ بعض بعض جگہ کنوئیں (چاہ) بھی ہیں۔ مگر اب اس وقت تکلیف کو بہت کچھ دور کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں میں آرٹیزین ویلز بنا دئے گئے ہیں۔ اور جن سے مقطر پانی شہر میں بھی بہم پہنچایا جاتا ہے۔  
ہوا خوشگوار ہے \*

قابل دید  
مقامات  
شاہی عمارات۔ شاہی باغات۔ شاہی عجائب خانہ۔  
شاہی مندر اور کئی دوسرے پُرانے مندر جن میں  
پُرانے زمانے کی مورتیاں اور دیگر سیامی شگای  
کے عجائبات دیکھنے میں آتے ہیں۔ کئی یورپین  
کوٹھیاں بھی قابل دید ہیں \*

بنک۔ (۱) ٹانگ۔ ٹانگ شنگھائی بینکنگ کارپوریشن \*

۲) اچارٹرڈ بینک آف انڈیا - آسٹریلیا اینڈ جاپان (جو بینک ٹی بی  
انڈیا جاپان - *Banque de l'Inde de la Chine*.  
ان تین بینکوں کے نوٹ بھی چلتے ہیں۔ (۴) مرکٹ ٹریڈ بینک آف انڈیا  
لیٹیڈ کی شاخ جس کے ایجنٹ میسرز ونڈسور اینڈ کمپنی ہیں۔ (۵) نیشنل  
بنک آف جاپان لیٹیڈ کی شاخ جس کی ایجنسی میسرز کلارک اینڈ کمپنی  
کے زیر اہتمام ہے۔ (۶) دی انٹرنیشنل بینکنگ کارپوریشن جسکی  
ایجنسی دی اراکان کمپنی لیٹیڈ کے متعلق ہے۔ یہ سب بینک بینک کوک  
میں ہیں +

خاص بنگ کوک میں ہر ایک ولایت کا آدمی دیکھا جاسکتا ہے۔  
 بنگ کوک کی بندرگاہ میں آسٹریں - برٹش - دانش - ڈچ - فرینچ  
 جرمن - ناروے گی عن - سویڈش جہازان برائے تجارت موجود دیکھے  
 جاسکتے ہیں +

بنگ کوک سے ساٹھ میل - یا کہ مذکورہ بالا ریٹ اور کچھ ریل کے تنگ  
 حلقے سے بیس میل کے فاصلے پر جزیرہ و بندر گاہ - کوہ سی چانگ بھی  
 قابل دید ہے +

سیام کا قومی یا شاہی جھنڈا (نیشنل فلیگ) بنگ کوک میں  
 نصب ہے - اس فلیگ کا رنگ سُرخ اور اس پر سفید ہاتھی کی صورت  
 (نقش) ہے +

## آیو تھیا

اصل لفظ آیو دھیا ہے - اور اُسکا پانی بگاڑ آیو تھیا ہے - یہ مقام  
 قدیم آریاؤں نے مہاراجہ راجندر جی کی یادگار میں قائم کیا آباد کیا  
 تھا - مدت دراز تک آریں سیام میں رہا - کسی وقت یہ شہر خوشحالی  
 کا گھر ہو گیا رہے + ۱۷۶۶ء کے آغاز تک یہ شہر کل سیام - کبودیا  
 ملایا - کا دارالخلافہ تھا + مگر اسی سال میں برہمی لوگوں نے یورش کر کے  
 اس کے قدرتی نظارے کو برباد کر دیا - اور تب سے بنگ کوک پایہ تخت  
 سیام بنا - سو لہویں صدی (۱۶۵۰ء) میں اس شہر کا گردیا محیط



نہیل کے قریب تھا۔ شہر آیوختیا دریا کے منام پر واقع اور جنگ کوک  
 سے جانب شمال ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ فاصلہ اب ریل گاڑی  
 کے ذریعے طے ہوتا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے یہ شہر اب بھی مشہور ہے  
 ہر سال ماہ اپریل کے قریب آیوختیا میں ہاتھیوں کا ایک باڑا بنایا جاتا  
 ہے۔ اور نزدیک نزدیک کے جنگلوں سے جنگلی ہاتھی گھیر کر اس باڑے  
 میں بند کئے جاتے ہیں۔ ایک خاص مقررہ دن کو شاہ سیام مع تمام عملہ  
 اور دیگر بے شمار خلقت کے اس باڑے کے ہاتھیوں کا تماشا دیکھنے  
 کے لئے جا موجود ہوتے ہیں۔ بلکہ جو تماشا بین باڑے کے زیادہ نزدیک  
 جا کر تماشا دیکھتے ہیں۔ اُن کو مقررہ فیس دے کر ٹکٹ لینا پڑتا ہے۔  
 اس موقع پر جو ہاتھی شاہ سیام شاہی خدمت کے لئے پسند کرتے  
 ہیں۔ اُن کو تو باڑے میں بند رکھا جاتا ہے۔ اور باقی تمام ہاتھیوں  
 کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو پھر جنگلوں میں بھاگ جاتے ہیں۔ جو ہاتھی بند  
 رکھے جاتے ہیں۔ اُن کو سدھاکر فوجی کام وغیرہ میں لایا جاتا ہے۔ یہ  
 تماشا قابل دید ہوتا ہے۔ آیوختیا کی قدیم عمارات میں سے ایک خاص  
 مندر جس کا سنہری گلس زمین سے ڈیڑھ سو گز کے قریب اونچا ہے  
 دیکھنے کے لائق ہے۔ کئی قدیم عالیشان عمارتوں کے کھنڈرات بھی انسانی  
 عقل کو حیرت دلاتے ہیں۔

## چانٹابون

چانٹابون بھی شرقی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے۔ اور بلحاظ تجارت

بنگ کوک سے دوسرے نمبر پر شمار ہوتا ہے۔ یہاں جہاز بنانے کا کارخانہ  
 (گودی) ہے۔ یہاں کی زیادہ تر آبادی چینی و برہمی ہے۔ اس کے نواحی  
 پہاڑیوں میں جواہرات و سونا پایا جاتا ہے۔ اس مقام کی کالی مریچ اور  
 کوئی (قبوہ) بہت ہی مشہور و اجناس نکاس (پرآمد) ہیں۔ مدت تک  
 یہ شہر فرنیچ تخت میں رہا۔ مگر آٹھ جنوری ۱۹۵۶ء سے شاہ سیام کے  
 تخت میں ہو گیا۔

## چنگ مئی

چنگ مئی شمالی سیام کا دارالخلافہ اور پہاڑی علاقہ میں واقع ہے۔ اس  
 کے نواح میں اس وقت تک بڑے گھنے جنگل موجود ہیں۔ زمین میں ساگوں  
 کے درخت بکثرت ہوتے ہیں۔ یہ جگہ بڑی سرسبز ہے۔ کئی بدھ متی پگڈنڈے  
 اس علاقہ میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنگ مئی بڑی بھاری تجارتی  
 منڈی ہے۔ جہاں کہ سیامی، برہمی اور چینی پیداوار کا تبادلہ ہوتا ہے۔  
 بنگ کوک سے چنگ مئی تک ریل بنج جانے سے تجارتی سلسلہ بہت  
 بڑھ جاویگا۔ کیونکہ چنگ مئی برہمائی کے حدود پر واقع ہے۔ یہاں کی  
 آبادی باؤن ہزار کے قریب بتلائی جاتی ہے۔ یہاں ہندی روپیہ  
 چلتا ہے۔

## کوراث

یہ مقام بنگ کوک سے ۱۵۵ میل کے فاصلے پر بجانب شمال مشرق واقع ہے۔ کوراث ایک تجارتی مقام ہے۔ کیونکہ شمالی لاؤ اور کبودیا کے جنوب مشرقی علاقوں کی تجارت زیادہ تر کوراث سے تعلق رکھتی ہے کوراث اور بنگ کوک کے درمیان ریلوے جاری ہے :

## پیچا پوری

یہ شہر بنگ کوک سے بجانب جنوب مغرب پہاڑیوں کے درمیان میں واقع ہے۔ اور کسی وقت شاہی رہائش کا مقام ہو گا رہا ہے۔ بنگ کوک اور پیچا پوری کے درمیان ریلوے کام جاری ہے۔ یہاں ایک عالی شان بدھ مندر ہے۔ جس میں بدھ دیوی کی ایک ایسی مورتی موجود ہے جس کی لمبائی پچاس گز کے قریب ہے۔ علاوہ اسکے یہاں پہاڑ کے کھوہ اگھا غار میں ایک مندر ہے۔ جس میں ہشمار بدھ مورتیاں رکھی ہیں۔ اور اسی لئے یورپین لوگ اس مندر کو مورتیوں (بتوں) کی گچھا (غار) کہتے ہیں +

## سنگورا

سنگورا جزیرہ نما ملایا کے شرقی ساحل پر واقع اور ایک مشہور شہر ہے گویہ مقام حدود ملایا میں ہے۔ مگر سیامی راج کے تحت میں ہے۔ ایک سیامی

حاکم یہاں کا ناظم مقرّر ہے۔ یہ علاقہ ٹین کی کاؤن سے پُر اور سیام کے صوبہ  
کڑا (کڑا یا کڑا پنڈنگ) سے ملحق ہے +

## کبودیا

اگر اس خطے کے شروع ہی میں کبودیا (جس کو کبوج بھی کہتے ہیں) کے متعلق  
کچھ حل بیان ہو چکا ہے۔ مگر یہاں تھوڑا سا زاید حال لکھنا ضروری معلوم  
ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر شروع کیا جاتا ہے +

کبودیا (کبوج)۔ یہ ریاست جزیرہ نماء ہند چینی میں سیام ویش کے  
جنوب مشرق میں واقع ہے۔ زمانہ سابق میں اسکو سلطنت کھر کے نام  
سے پکارا جاتا ہے۔ آریا لوگوں نے اسکو آباد کیا تھا۔ مدت تک آیین تخت  
میں رہا۔ بعد میں بدھ لوگوں کے زیر حکومت ہوا۔ ۱۸۶۰ء کے قریب سے  
گورنمنٹ فرنچ کی حفاظت میں ہے۔ اسکا رقبہ قریباً ۲۵۵۰ مربع میل  
ہے۔ ریاست کا بڑا حصہ بالکل خوشگوار اور میدان کی صورت میں نظر  
پڑتا ہے۔ ایک بڑا دریا بنام می کونگ اس ریاست کی سرسری و شاہی  
کے لئے اتنا ہی شہور ہے جتنا کہ دریائے نیل ملک مصر اور اس کے علاقہ جات  
کے لئے۔ اس ریاست میں چاول۔ لوبیا۔ کالی سرج۔ الائچی۔ گلاب  
نیل۔ کپاس۔ کنی۔ گنا (جس کی کھانڈ یا شکر تیار ہوتی ہے) حبّا کو۔ جوہ  
آجوس و سنوبر بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ سیسہ۔ لوہا۔ چاندی۔ سونا  
وغیرہ بھی اس دھرتی میں عام ملتے ہیں۔ یہاں ایک بڑی جمیل جس کا  
ادھر ذکر ہو چکا ہے۔ بنام تاسے سپ یا تاسے سب (اصل نقطہ تیلے ہے)



بجانب غرب واقع ہے۔ خشک موسم میں سینکڑوں جنگلی ہاتھی اس کے کناروں پر سنگلاچار مناتے نظر آتے ہیں۔ پہاڑیوں کے دامن میں گیند بھی عام پائے جاتے ہیں۔ کبوتر یا بکے یا بکے (چھوٹے گھوڑے) انہایت خوبصورت و طاقتور ہوتے ہیں۔ اور سیام ویش کے عام علاقوں میں بڑی قدر سے فرخت ہوتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی شکل و شبہت قدرتی طور پر یہ جلتی ہے۔ کہ وہ کسی بہادر اور ایماندار قوم کی نسل سے ہیں۔ مگر ان کے موجودہ طریقہ زندگی سے ایسے ایسے آثار پستی نمایاں ہیں جو کہ کسی عروج سے گری ہوئی قوم کی حالت میں پائے جانے لازمی ہیں۔ برکے بال چھوٹے مگر چرچی دار۔ عموماً وہ قوتی پہنتے ہیں +

اس علاقہ کو خاندان کورقوں کے لوگوں نے آباد کیا تھا۔ یورپ میں تحقیقات بتاتی ہے۔ کہ وادی گنگا سے نقل مکان کردہ لوگوں نے اس کو آباد کیا تھا کسی وقت یہ سلطنت نہایت زبردست اور دانائی حکمت و شائستگی کے جواہرات سے مالا مال ہو گزری ہے۔ برہما۔ سیام و ملایا اس کے ماتحت تھے۔ انگریزی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہویں صدی (۱۵۰۰ء) کے قریب سیلون (سنگا) کے راجہ بنام پراکرا باہا ہونے پانچ سو جہازوں کا بیڑا اور بے انداز فوج راجہ کبودیا کے ساتھ لڑائی کرنے کو روانہ کئے اور اس جنگ عظیم میں راجہ کبودیا کام آیا۔ اور اس کو شکست ہوئی اس جنگ کا سبب یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ راجہ کبودیا نے راجہ ویکا کے ایلچی کی ہشک کی تھی اس زمانہ سے بدھ ازم کا عروج اس ملک میں شروع ہوا +

**قدیمی کھنڈرات :-** اس ریاست کے اڑکھ چالیس مقامات

میں جو اس وقت اُجڑے پڑے ہیں۔ راج محلوں۔ قلعوں۔ مندروں اور تیلوں  
 کی فصیلوں کے کھنڈرات موجود پائے جاتے ہیں۔ جن کی بناوٹ سے اُن کے  
 سماں کی اعلیٰ و سترس تعمیر کے نشانات از خود دیکھ پڑتے ہیں۔ کئی جگہ  
 نہایت عمدہ مصنوعی جمیلیں اور تھکر کے پختہ پیل و سیڑھیاں بھی نظر پڑتی  
 ہیں۔ مذکورہ بالا بڑی جمیل کے اُتر (شمال) کی طرف پندرہ میل کے فاصلہ  
 پر اس ریاست کا قدیمی دارالخلافہ شہر انگ کور واقع ہے۔ انگ یعنی  
 حصہ۔ اور کور مخفف کور وون کا۔ یعنی کور وون کا حصہ۔ جس کے نواح  
 میں عجیب عجیب کھنڈرات ملتے ہیں۔ شہر انگ کور کا قدیمی نام اندر پرتھو  
 ہے اس شہر کی چوگوشہ (مربع) شکل بنائی گئی تھی۔ یعنی اس کے  
 چاروں طرف دس گز بلندی کی سیدھی فصیلیں تھیں۔ جن کا احاطہ زمیں  
 کے قریب تھان فصیلوں میں پانچ عالیشان دروازے (گیٹ) رکھے تھے۔  
 فصیلوں کی حدود کے باہر ایک بڑی کٹادہ خندق تھی۔ شہر انگ کور  
 سے پانچ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک بڑا مندر نظر آتا ہے۔  
 جو دنیا کے عجائبات میں سے شمار ہوتا ہے۔ اس مندر میں 532 پتھر  
 کے پختہ ستون ہیں۔ ان ستونوں اور فرش کے پتھروں میں جوڑ تک بھی  
 معلوم نہیں پڑتے۔ اس مندر کی تعمیر دیکھنے والے کی عقل کو حیرانی  
 میں ڈالتی ہے۔ کہ کس کاریگری سے اس کو بنایا گیا تھا۔ اس میں کئی ایک  
 ہندو دیوتاؤں (خاصہ مکروشنو) و بدھی مہاتماؤں کی مورتیاں (مبت)  
 بھی ملتے ہیں۔ یہ مندر بھی ایک چوک۔ فیصل سے محیط ہے۔ جس کا  
 احاطہ زمیں کے قریب ہے۔ فصیل کے چاروں طرف ایک کٹادہ خندق

ہے۔ اس ریاست کے موجودہ راجہ کا اسم مبارک نر منجی سوم دت  
 پر یہ دھابا عوب باراج ہے۔ یا یہ تخت مقام جنوم پنہ میں واقع ہے  
 آبادی ریاست پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ سلسلہ تار برتی نے  
 اس علاقہ کو مقام ناوالی (Nawal) علاقہ برہما سے ملا یا ہوا ہے  
 کہو دیا کا موجودہ مذہب بدھ ہے۔

## فرینچ کو چین چائنا

کہو دیا کے ساتھ لگتا ہوا علاقہ کو چین چائنا کہلاتا ہے۔ اور یہ علاقہ  
 کہو دیا کی جانب جنوب واقع ہے۔ کو چین چائنا کا رقبہ قریباً ۵۵۰۰۰  
 مربع میل ہے۔ اور کل آبادی بیس لاکھ کے قریب ہے۔ یہ کل علاقہ دیہات  
 کیونگ سے سیرا ہوتا ہے۔ اور تجارت کے لئے مشہور ہے۔  
 دارالخلافہ کا نام شہر سیگون *Sigon* ہے جو دریائے سیگون (جو دریائے  
 میونگ کی شاخ ہے) پر سمندر سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔  
 یہ مقام نہایت خوبصورت صاف ستھرا اور قابل دید ہے۔ کئی عالیشان  
 عمارت دیکھنے میں آتی ہیں۔ یہاں کا حاکم اعلیٰ ایک فرانسیسی لفٹننٹ گورنر  
 ہے۔ سیگون کی آبادی ۵۵۰۰۰ کے قریب ہے جس میں زیادہ تر آنامی  
 لوگ ہیں۔ سیگون میں ایک بڑا جہازی کارخانہ (ڈوک یا گودی جہاز)  
 بھی ہے فرینچ اخبار موسومہ *Journal officiel*  
 جو رنل افیشی ایل سیگون سے ہفتہ میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔  
 ایک بینک بنام *Banque de l'Indo Chine*

مشہور ہے۔ علاقہ کچھین چائینا ۱۸۶۹ء سے اہل فرانس کے تحت میں ہے  
جنہوں نے سنہ مذکور میں شاہ انام سے لیکر اپنے قبضہ میں کر لیا۔  
یہاں کی اجناس برآمد چاول۔ کالی سرچ۔ تیل ناریل۔ سیاری ردی  
تباکو۔ جوار۔ گنا۔ شہتوت۔ نیل۔ زعفران۔ سکونا اور کئی ایک  
دیگر اشیاء وغیرہ ہیں +

## فرنیچ اندو چائینا

ٹانگن۔ ہانزی۔ ہائی پھونگ۔ صوبہ ہائے ڈوٹانگن۔ انام۔ ہیو  
اور صوبہ ہائے ڈی لا انام کے مجموعے کا نام فرنیچ اندو چائینا ہے +  
اہل انام کے مذہبی عقائد۔ چینی و کبودین مذہبی عقائد کی کھچڑی ہیں انامی  
لوگ بھی جن۔ بھوت وغیرہ کے قائل ہیں +

پچیس ہزار کے قریب فرنیچ سپاہ ان علاقہ جات میں مقیم ہے۔  
آبادی کا ٹیک مساب نہیں۔ صرف انام ہی کی کل آبادی قریب دو کروڑ  
بتائی جاتی ہے۔ لیکن سب انام فرنیچ تحت میں نہیں ہے۔ فرنیچ کے  
ماتحت حصہ انام کی آبادی پچاس لاکھ کے قریب ہے۔ ان سب علاقہ جات  
کی فرانسیسی تحت کی آبادی ایک کروڑ پچھتر لاکھ کے قریب ہے +

آر۔ ڈی۔ ایس



# باب دوم

جز پہلی نمبر

آغازِ حالاتِ زبانِ سیامی

بج

دوئی  
یک

ہیو

ہیں نامی

ہے

دکڑ

کے

ماتحتات

۴

# باب دوم

(۱) پہلے باب میں ہمیں ذکر کیا گیا تھا۔ کہ کسودیا کے زوال کے بعد اللہ تعالیٰ کی پیام کی زبان ایسی مقرر ہوئی۔ جس میں سنسکرت و پالی کے بگاڑ میں تھائی کا بگاڑ بھی شامل کر دیا گیا۔ اور جس سے کہ سیامی زبان ایک عجیب قسم کی کچڑی بن گئی، پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل ہند کی واقفیت کے لئے سیامی زبان کے چند الفاظ بھی اردو زبان میں درج کئے جاویں۔ تاکہ مذکورہ بالا بیان کی تائید کے علاوہ پڑھنے والے کا شک بھی مٹ جا سکے۔ خاص محنت و خاص ذرائع سے اس زبان کے تھوڑے سے حصے کو قلم بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ مجھے اس زبان میں کوئی اعلیٰ درجہ کا دسترس نہیں (۲) اگرچہ لغات کا بہت سا حصہ یا کہ قریباً کل کے کل وہ الفاظ جو کہ لغات میں درج کئے گئے ہیں۔ اس باب دوم کے پہلے حصہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ اور جس وجہ سے کہ کتاب کی ضخامت بھی کس قدر بڑھ گئی ہے۔ مگر ایسا ہونا لازمی خیال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر کسی غیر زبان کے الفاظ کے اظہار یا تحریر میں ہمیں زیر زبر یا پیش وغیرہ رہ جاوے۔ جو کہ انسانی لکھائی میں ضروری ہے۔ تو مطلب بالکل غرق ہو جاتا ہے۔ محض اس نقص کو دور کرنے کے لئے الفاظ دوہرائے گئے ہیں۔ کہ اگر پڑھنے والے کو کسی لغات کے کسی

لفظ میں شک ہو۔ تو پہلے حصّہ میں دیکھ لے۔ اور پہلے حصّہ کا شک لغات  
سے دور کرے +

(۳) بول چال کے فقرات میں عام اور مولیٰ زبان کے الفاظ درج  
ہیں +

خادم

آر۔ ڈی۔ ایس۔



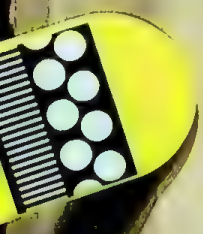
بعد از این  
بگاریں  
یک عجب  
واقفیت  
جادیں  
مٹ جاوے  
حصّہ تو قلم  
سترس نہیں  
جو کہ لغات  
جا چکے  
مگرایا  
اظہار یا  
مالی میں  
نو دور کرنے  
کے کسی

# چند الفاظ و فقرات جو متواتر روانہ ہوں حال میں تیر

اردو	سیامی
نہیں	نکلاؤ ۛ مے چائی ۛ سیمی ۛ
ہاں	چاہ یا ۛ کہو راپ ۛ
یہ	نی ۛ عی ۛ
وہ	وَن ۛ کہونگ وَن ۛ نو ۛ
یہاں آؤ	مانی ۛ مانی سی ۛ
جلدی آؤ	باریوریو ۛ (مارے عورے عو)
چلے جاؤ	پائے ۛ پائے بیا تو ۛ ڈوں پائے ۛ
فرا چلے جاؤ ۛ فرا جادو	ریپ پائے ۛ
جلدی کرد ۛ جلد ہو	تقام ر یو ۛ ہر یو ۛ کہا و سی ۛ (رستے عو) ۛ
اس کو اٹھاؤ ۛ (یہ اٹھاؤ)	جوک بی ۛ
اسکو بجاؤ ۛ (یہ بجاؤ)	عادن پائے بی ۛ عادن بی پائے سیاسی ۛ
اُسکو لے آؤ ۛ (وہ لے آؤ)	عادن ناما ۛ عادن نامانی سی ۛ
پرواہ نہیں ۛ (مضائق نہیں)	پن رائے ۛ پے پن رائے ۛ پے پن رائے ڈوک نا ۛ
مجھے دو	مائیں کو ۛ مائیں جن ۛ مائیں چھن ۛ
مجھے کچھ اور دو	مائیں کو ایک ۛ مائیں جن ایک ۛ مائیں چھن ایک ۛ
میں نہیں مانگتا ۛ (میں نہیں چاہتا)	کو میاؤں ۛ چن بی عادن ۛ چھن بی آؤں ۛ



سیامی	اردو
کرمی عاؤن عیک * چن بی عاؤن عیک * چن رمی عاؤن عیک *	میں اور نہیں مانگتا، اس اور نہیں چاہتا
کے آؤن راستے کے عاؤن راستے؟ عاؤن راستے تن چا عاؤن راستے؟	{ آپ کیا چاہتے ہیں
پلاؤ *	کچھ نہیں *
پھولیں ڈی لولا چائی ڈائے لا * (مچھے عا) کھونگ من چن چھوپ * کھونگ من چن چوپ *	بس یہ کافی ہے * میں وہ پسند کرتا ہوں *
چن سے چوپ * چن سے چھوپ *	میں وہ پسند نہیں کرتا *
بیک روٹ *	گاڑی بلاؤ *
ٹائے وون روٹ * پائے روٹ *	گاڑی چلاؤ *
روانگ ڈیڈی * روانگ ڈی ڈی * روانگ سی *	خبردار ہو * (موتیاد ہو)
پڈی عو * یوٹ * یوٹ لائے * (لے)	کھڑ جاؤ * کھڑو *
ڈی عو چائی * کھوئی کون * کھوئی کون *	ذرا صبر کرو * ذرا کھڑو *
کھوپ چائے *	اچکی مہربانی *
تھام ریلوربو * (رے عو) *	بہت جلدی بناؤ *
لاؤٹ بی عاؤن * ایک ہی آواز میں پڑھنا چاہتے * لاؤٹ بی زبان میں مانگنے اور چاہنے کو عاؤن "یا آؤن عین" کہتے اور مانگنے یا نہ چاہنے کو "نائیں" یا "ان عین" کہتے ہیں۔ پس عاؤن اور عاؤن عین اور مان عاؤن مانگنے سے ہیں *	



## سیامی

## اردو

پڈی عولے رو + کھوئی راپ توپ +	جواب کا انتظار کرو +
ے مئے رو + جہائے رو + مئے می توپ ڈوک +	جواب نہیں ہے +
کھپ پائے + کلاپ پائے +	والپس جاؤ +
ہائیں کم نپ کھوئن + ہائیں کم نپ کھوئن +	اسکو میرا سلام کہو +
کم نپ + آدائے +	سلام + بندگی + رام رام + گلابی
ہنگائے کن + ہنگائے کن +	کیا حال ہے + کیا خبر ہے +
ہین آرائے + ہین آرائے +	کیا معاملہ ہے + کیا بات ہے +
آرائے نی + نی آرائے +	یہ کیا ہے +
آرائے نن + نن آرائے +	وہ کیا ہے +
کھرائے یوئی نن +	کون ہے + وہ کون ہے +
پھسٹھائے نی چھو آرائے + پھسٹھائے نی ریک	سیامی میں اس کا کیا نام
آرائے +	ہے +
کے رو پھسا انگ کرت + نن پھوٹ انگریس پن رو +	آپ انگریزی جانتے ہو +
سکھیت + دیک + نن پھوٹ پن ہنگامیک نوئی +	بہت تھوڑی ہے (کچھ کچھ)
نن سلے تکی ٹنگ +	چارغ میں تیل ڈال دو +
چٹ تکی ٹنگ +	چارغ جلد دو +
ڈاپ تکی ٹنگ +	چارغ بجھا دو +

یہ باتیں سن کر کے لفظ "سیا" یا "سیا شا" کا رنگاڑ پھٹا پر چلت ہوا +  
تھائے کی بجائے عام لوگ تھائی بولتے ہیں پھسٹھائی نی چھو آرائے +

اردو	سیامی
اگ جلا دو *	کوفائی چرت فائی *
اگ بجھا دو *	ڈرپ فائی *
ایک رگشا بلاؤ *	ریک روٹ چیک *
پانی بھر لاؤ *	بھاناں نام *
پانی پینے کے لئے دو *	کھو نام * مائیں نام *
پانی پیو *	رکن نام *
کھانا کھاؤ *	رکن کھاؤ * رکن امان *
آہستہ آہستہ جاؤ *	پائے باؤ باؤ - ڈون چھا *
سوجاؤ *	نون سی *
اٹھو *	جگ کھون * نگ کھن *
کام بند کرو	یوٹ کان تو * یوٹ نگان تو *
کام کرو *	پے تمام کان * پے تمام نگان *
کیا یہ سچ ہے؟ کیا وہ سچ ہے؟	چنگ رونا *
یہ سچ ہے یا وہ سچ ہے؟	چنگ سی * چنگ پنی * پین ناع *
بھوٹ ہے * وہ بھوٹ ہے	نئے چنگ * سے ناع *
کیا یہ ٹھیک ہے؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟	ٹنگ لارڈ * ٹھوک لارڈ *
<p>رک کا بھنے رکتہ * نکر پڑا لفظ جن رکشا ہے - جن بھنے آدمی اور رکش</p> <p>کے - بھنے رکتہ بھنے آدمی کے کھینچنے والی گاڑی یا رکتہ *</p> <p>بھنی زبان میں اس گاڑی یا رکتہ کو لانگ چھا کہتے ہیں - لانگ بھنے آدمی - اور چھپ بھنے گاڑی *</p>	

اردو

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

{ ۲۱

۲۲

{ ۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

سیاحی

اردو

یہ غلط ہے وہ غلط ہے،  
یہ ٹھیک ہے وہ ٹھیک ہے،  
مے تنگ + مے تنوک +  
تنگ + یولا + تنوک لے عولا +

گنتی

ایک (اکان) + تنگ + تنگ + تنگ +

سونگ +

سام +

سی +

مان + کا +

ہک + ہوک +

چیت + چیٹ +

پیٹ + پیٹ +

کاؤ +

پپ + پپ +

پپ بیٹ + پپ ایٹ +

پپ سونگ +

پپ سام +

پپ سی +

پپ مان +

دو ۲

تین ۳

چار ۴

پانچ ۵

چھ ۶

سات ۷

آٹھ ۸

نہ ۹

دس ۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵



سیامی	اُردو	سیامی	اُردو
جی سپ سام *	۲۳	سپ مہک *	۱۶
جی سپ سی *	۲۴	سپ چیت *	۱۷
جی سپ ہاں *	۲۵	سپ پیٹ *	۱۸
جی سپ مہک *	۲۶	سپ کاؤ *	۱۹
جی سپ چیت *	۲۷	جی سپ * ٹری سپ *	۲۰
جی سپ پیٹ *	۲۸	جی سپ پیٹ * جی سپ ایٹ *	۲۱
جی سپ کاؤ *	۲۹	ٹری سپ پیٹ * ٹری سپ ایٹ *	
سام سپ *	۳۰	جی سپ سونگ *	۲۲

باقی اسی طرح بریلنے سی سپ ۴۰ (۴۵) ہاں سپ ۵۰ (۵۵) مہک  
 سپ ۶۰ (۶۵) چیت سپ ۷۰ (۷۵) پیٹ سپ ۸۰ (۸۵) کاؤ  
 سپ ۹۰ (۹۵) سب کے آگے ننگ \* سونگ \* سام \* سی \* ہاں \*  
 مہک \* پیت \* پیٹ \* کاؤ \* زیادہ کر کے کاؤ سپ کاؤ ۹۹ (۹۹)  
 پر پہنچے \*

نوٹ :- سیامی گنتی یا شمار چینی گنتی سے بہت کچھ ہنتی ہے \* اس کی وجہ  
 ان دونوں ملکوں کی قرابت ہے \* سیام دلش کسی وقت آریہ رت (انڈیا) کا  
 ایک حصہ تھا \* لیکن آج کل کی جاگیر فیکل تقسیم کے لحاظ سے سیام ایک غیر ملک  
 شمار ہوتا ہے۔ مگر وہ ملکی حصہ کہ جس کی حدود میں سیام دلش واقع ہے اس  
 وقت تک رنڈو چائینا کہلاتا ہے۔ خیر اس سے کچھ زیادہ مطلب نہیں ہے  
 (ہندوؤں کی جگہ یا انڈیا کا علاقہ) چین

## چینی گنتی و سلسلہ تک درج کرتا ہوں

اردو	چینی	اردو	چینی
۱	چت - رات - ریت	۶	لک - لک
۲	تنگ - جی	۷	چیت
۳	سام	۸	چ - پوہے
۴	سی	۹	کاؤ
۵	گ	۱۰	سپ

اس سے سیامی و چینی گنتی کا ملاپ مماثل عیاں ہے

سیامی	اردو
روئے تنگ + روئے تنگ	۱۰۰ (۱۰۰) سینکڑہ
سونگ روئے	۲۰۰ (۲۰۰)
سام روئے	۳۰۰ (۳۰۰)
سی روئے	۴۰۰ (۴۰۰)
ٹان روئے	۵۰۰ (۵۰۰)
ٹک روئے	۶۰۰ (۶۰۰)
چیت روئے	۷۰۰ (۷۰۰)
پیٹ روئے	۸۰۰ (۸۰۰)
کاؤ روئے	۹۰۰ (۹۰۰)
پن تنگ + پن تنگ + پنٹ پان تنگ	۱۰۰۰ (۱۰۰۰) ہزار
بان تنگ	

(نوٹ: ایک سو)

## سیامی

آرود

۱۰۰۰۰ (۱۵۰۰۰) { مَن تَنگ + مَن تَنگ + فوٹ مَن تَنگ  
مَن تَنگ +

سیامی	آرود	سیامی	آرود
تی سب سونگ +	بارھواں	تی تَنگ + تی تَنگ +	پہلا +
تی سب سام +	تیرھواں	تی سونگ +	دوسرا +
تی سب سی +	چوڑھواں	تی سام +	تیسرا +
تی سب ان +	پندرھواں	تی سیسی +	چوتھا +
تی سب مگ +	سولھواں	تی ناں +	پانچواں +
تی سب پیت +	تھاڑھواں	تی مگ +	چھٹا +
تی سب پیٹ +	اٹھارھواں	تی پیت +	ساتواں +
تی سب کاو +	انیسواں	تی پیت + تی پیٹ +	آٹھواں +
تی جی سب + تی تری سب +	بیسواں	تی کاو +	ناواں +
تی جی سب بیٹ + تی جی		تی سب +	دسواں +
سب ایٹ + تی تری سب	اکیسواں	تی سب بیٹ + تی سب	سیسواں +
بیٹ + تی تری سب ایٹ +		ایٹ +	
تی سام سب +	تیسواں	عیٹ +	

نوٹ :- اصل میں یہ لفظ پن ریگ ہے مگر نئے شخص کو بجائے پن کے  
پان استعمال کرنا چاہئے کیونکہ پن کی تھوڑی پوری ظاہر نہیں ہو سکتی +  
لے لک اہستہ لکڑیوں برفا نہایت بہتر ہوگا +

ٹ پان تَنگ

## سیامی

## اُردو

تی سی سپ

چالیسواں

تی نان سپ

پچاسواں

باقی اسی طرح پر سمجھنا چاہئے

## سیامی دِن

ا	دُن آرت	دُن آرت	آیتوار
ب	دُن چن	دُن چان	سوموار
	دُن انگ گھن	دُن انگ کھن	منگلوار
پ	دُن پُٹ	دُن پُٹ	بدھوار
ت	دُن پراہت	دُن پراہت	دیروار (جمعرات)
ٹ	دُن شوک	دُن شوک	شکر دار (جمعہ)
ث	دُن سا	دُن سا	سینچوار
			نُٹ -

یہ سنکرت کے لفظ تھہ یا تھت کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے  
 چن اختصار چند مان کا ہے  
 پُٹ لفظ بدھ کا بگاڑ ہے  
 پراہت سے پراہت بنایا ہوا ہے  
 { شکر دار ساؤ شکر و سینچر کا بگاڑ ہیں }

یہ اردو کے اصل نام کے انگریزی ہیں



ہفتہ (Week) کے نئے سیامی زبان میں لفظ آہستہ یا آہستہ استعمال ہوتا ہے \*

## انگریزی مہینوں کے سیامی نام

اردو	سیامی	پنجاب	راہیں
جنوری *	کمہاکھوم * ماکاراکھوم *	۱	مکر
فروری *	کمہچھاپھن * کمپاپھن * کمپاپھن *	۸	کنبہ
مارچ *	میناکھوم * میناکھوم *	۳۱	مین
اپریل *	سسایوں * مسایوں *	۳۵	میش
مئی *	پھری ساجھاکھوم * پریس پاکھوم *	۱	درش
جون *	پریس پاکھوم *	۳۵	میتھن
جولائی *	میتھونایوں * میتھونایوں * میٹونایوں *	۳۱	کرک
اگست *	کاراکاداکھوم * کرک آداکھوم *	۳۱	سنگھ
ستمبر *	سینگھاکھوم *	۳۵	کنیا
اکتوبر *	کنیالیوں * کنیالیوں *	۳۱	تلا
نومبر *	تلاکھوم *	۳۵	بریک
دسمبر *	پریس چکیالیوں * پریس چکیالیوں *	۳۱	دھن
	تن واکھوم * تن واکھوم * تن واکھوم *		
	دھن واکھوم *		

یاد رکھو اعلیٰ نام سائنس

مذکورہ بالا مہینوں کے نام بارہ مہینوں (چکرول) کے لگاڑ ہیں۔  
 جن مہینوں کے نام کا آخری لفظ کھوم ہے۔ انہیں سے ہر ایک کی تعداد  
 ۳۱ دن اور جن کا آخری لفظ یون ہے۔ ان کی تعداد فی ماہ ۳۰ دن ہے  
 چونکہ قمری ۲۸ دن کا ہے۔ اس لئے اس ماہ کا نام کھوم اور یون سے بالکل  
 نرالا ہے۔ یہ مہینے عام طور پر عوام میں بہت کم پرچلت ہیں۔ مگر سرکاری  
 کارروائی میں یہی مہینے استعمال کئے جاتے ہیں + چونکہ سیامی سال جو مہینے  
 چاند کے حساب پر (قمری) شمار ہوتے تھے۔ اور اب بھی عام خلقت میں  
 ویسے ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ لہذا مہینوں دسالوں کی شمار میں بڑا  
 فرق پڑنے کی وجہ سے مہینوں دسال کے ایام کی تعداد مقرر کی جانی ضروری  
 معلوم ہوئی۔ پس یکم اپریل ۱۸۸۹ء سے مندرجہ بالا مہینوں کی ترتیب  
 انگریزی۔ مہینوں کے مطابق قرار دی گئی + اور سرکاری کاغذات میں عام  
 طور پر عمل میں لائی شروع ہو گئی + ہر ایک سیامی سرکاری سال کا آغاز یکم اپریل  
 (پہلی سالون) سے ہوتا ہے اور خاتمہ ۳۱۔ مارچ (مینا کھوم) کو +

## نام ان قمری مہینوں کے ذیل میں درج ہیں

جو عام طور پر کل سیامی دس میں مروج ہیں

دو عن آئے + دو عن آئے + پہلا مہینہ +  
 دو عن ثری + دو عن جی + دوسرا +

دُومَن سام \* دُومَن سہم \*  
 دُومَن سی \* دُومَن مان \*  
 دُومَن ہک \* دُومَن چیت \*  
 دُومَن پیٹ \* دُومَن پیت \*  
 دُومَن کاو \* دُومَن سپ \*  
 دُومَن پیٹ \* دُومَن سپ عیٹ \*  
 دُومَن سپ ہگ \*  
 لوٹ :- دُومَن بمعنی مہینا - ماہ \*

چونکہ قمری مہینہ تقریباً  $\frac{1}{2}$  ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ اس لئے سیامی  
 لوگ چھ مہینے جو طاق یا مفرد ہوتے ہیں یعنی پہلا - تیسرا - پانچواں  
 ساتواں - ناناواں و گیارھواں اسیس دن کے خیال کرتے ہیں  
 اور باقی چھ لینے جنت تیس تیس دن کے ۵ اس طرح سے سال ۳۵۴  
 دن کا ہوتا ہے \* پس سیامی لوگ اس کمی کو پورا کرنے یا کہ سال کو ۳۵۵ دن  
 کا بنانے کے لئے اُنہیں سال کے عرصہ میں سات ماہ ایذا دیتے ہیں۔ یہ بیزادی  
 عمر کا کسی ایک خاص سال میں خاص شمار کے ذریعہ ایک ماہ کا زیادہ کیا  
 جانا ہوتا ہے \* یہ آٹھواں قمری ماہ ہوتا ہے۔ اسی سبب اُس سال کا  
 آٹھواں مہینہ ڈبل (دوگن) ہوتا ہے \* یعنی اُس سال میں آٹھویں مہینے

دو ہوتے ہیں۔ اور وہ سال تیرہ ماس کا کہلاتا ہے چینی سالوں میں بھی عموماً ایسا  
 ہی حال واقع ہوتا ہے) انہیں سے پہلے آٹھواں مہینہ ”پورب آہ سہت“  
 (پورب آہ سہت) یا پت او یا سہت کہلاتا ہے۔ اور دوسرا آٹھواں اتارہ  
 سہت یا ت یا سہت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سیامی لوگوں کے مہینے  
 سال دو قسم وغیرہ بلحاظ سالانہ گردش (حرکت) زمین (سورج کے گھوم) وقوع  
 پذیر ہوتے ہیں۔ تاریخ وغیرہ کے ظاہر کرنے کے لئے اُس دن کے ساتھ لفظ  
 بدی (کا ہنگ کا عن) (وسمی کا ہنگ راعام) استعمال کیا جاتا ہے +  
 اور تازہ نموں کے شمار میں بجائے دن کے ”کھام“ کا عام استعمال کرتے ہیں۔  
 کیونکہ مہینے کے دنوں کی تعداد مسلسل (سلسلہ دار) ایسے ۹، ۲۰ یا ۳۱ تک  
 شمار نہیں کی جاتی۔ بلکہ مہینہ کا نصف (پیدا کیش یا کیمپ) ایسے ۵ انگ شمار  
 کر کے دوسرا نصف پھر ایسے چوداں یا کہ پندرہاں تک (دوسرا کیش) گنا  
 جاتا ہے۔ یعنی ایک مہینے کے دو پکشنوں کی الگ الگ گنتی کی جاتی ہے۔  
 یاد رہے کہ اہل سیام انگریزی طریق پر دن کا شمار آدھی رات یعنی ۱۲ بجے  
 (P. M. ۱۲) کے بعد (M. ۱) سے نہیں کرتے۔ بلکہ طلوع آفتاب  
 سے دن کو شمار کرتے ہیں۔ اس لئے طلوع وغروب آفتاب کا درمیانی عرصہ  
 دن کہلاتا ہے۔ اور اسکو سیامی زبان میں دن دن کہتے ہیں + دن یعنی  
 دن Wan کے گھنٹہ یا گھنٹوں کو سیامی میں مونگ - (Hong) Mon  
 کہا جاتا ہے۔ اس لئے مارو مونگ کا ایک دن کہلاتا ہے + بعض لوگ  
 مونگ کے بجائے قی بھی استعمال کرتے ہیں + لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے  
 کہ طلوع آفتاب سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک جو درمیانی وقت یا کہ گھنٹے



کے قریب ہوتے ہیں۔ اس کے بھی مختلف تقسیم مختلف نام ہوتے ہیں جو ذیل کے نقشہ سے معلوم ہونگے :

وقت دن	سیامی نام
طلوع آفتاب سے ۱ بجے تک	چاؤ *
۱ بجے سے ۲ بجے تک	تی عینک * تی عنگ * بعض لوگ صرف تی بھی بولتے ہیں *
۲ بجے سے ۴ بجے تک	بائے *
۴ بجے سے ۶ بجے تک	پن * ژن *
کئی لوگ ۱ بجے سے ۶ بجے تک لفظ بائے ہی بولتے ہیں *	
غروب آفتاب سے یک طلوع آفتاب کے درمیانی عرصہ کو کعام یا کعام یا کیم لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے * رات کے گھنٹہ یا گھنٹوں کو توہ یا تقوہم پکارا جاتا ہے۔ اور بارہ تقوہم کا ایک کعام (کیم) ہوتا ہے * کعام یا کعام یعنی رات کا وقت بھی چار حصہ میں منقسم ہوتا ہے۔ اس فی حصہ کو یہم * یاہم (جو یہم کا بڑا ہوا معلوم ہوتا ہے) کہتے ہیں * یہم بجے پھر * یہم تین گھنٹہ کا ہوتا ہے اور ۲ گھنٹوں کے چار یہم (یام) اس طرح پر فرض کئے جاتے ہیں :	
۱ بجے سے ۲ بجے تک	پہلا یہم * (یام ۱)
۲ بجے سے ۳ بجے تک	دوسرا * *
۳ بجے سے ۴ بجے تک	تیسرا * *
۴ بجے سے ۶ بجے تک	چوتھا * (یام ۱)



سیاحی نام	وقت
توم رُونگ * مقوم ننگ *	7- بجے شام
سونگ توم * سونگ مقوم *	8- " "
یام رُونگ * یہم ننگ *	9- " "
سی مقوم *	10- " "
ٹان مقوم *	11- (رات) P. M.
سونگ یام * سونگ یہم *	12- ادھی رات
چیت مقوم *	1 بجے A. M.
پیٹ مقوم *	2- " "
سام یہم * سام یام *	3- " "
سپ مقوم *	4- " "
سپے ایٹ مقوم * تی سپ ایٹ *	5- " "
یم رُونگ * یوم رُونگ *	6- " "
ایک گھنٹہ برابر دس بابت بابت برابر چھ ناتی * فی ناتی برابر ۱۵ کے ہے *	

### موسم

سیاحی لوگ موسم کو راڈو Readoo کہتے ہیں۔ اوروہ سال میں تین  
موسم قرار دیتے ہیں۔ فی موسم چار مہینے کا۔ نام تین موسموں کے

ہے ہیں۔

موسم گرما	راڈو روں
	یا
موسم برسات	راڈو کیم جن
	یا
موسم سرما	راڈو فون
	یا
	راڈو و سن
	راڈو ناؤ -
	یا
	راڈو ہی من

بعض جگہوں میں ایک خشک موسم بھی قرار دیتے ہیں۔ جسکو راڈو اٹکا  
یا راڈو لینگ کہتے ہیں +  
نوٹ :- لفظ راڈو یا رڈو سنکرت کے لفظ رتو کا بگاڑ ہے +

## نام نشانات سمتی

سیاحی	اردو
تمناؤا ہرتت رتعا +	شمال
رتت تائے ہرتت تے +	جنوب
رتت تاؤن عوک +	مشرق



اردو	سیامی
مغرب	تیت تاوان توک
شمال مشرق	{ تیت تاوان عوک چی عینگ نو عا
	{ تیت تاوان عوک چی عینگ نو عا
جنوب مشرق	تیت تاوان عوک چی عینگ تائے
	تیت تاوان عوک چی عینگ تائے
شمال مغرب	{ تیت تاوان توک چی عینگ نو عا
	{ تیت تاوان توک چی عینگ نو عا
جنوب مغرب	{ تیت تاوان توک چی عینگ تائے
	{ تیت تاوان توک چی عینگ تائے

## ان مخلوقات

### تعلقات حیوانات ناطق

اردو	سیامی
آدمی (منش انسان)	کھون پکھن
مرد (مذکر)	کھون پو چائے
عورت (مؤنث)	کھون پو چینگ
لڑکا	کھون پو چائے

سیامی	اردو
ڈیک پوڑینگ ڈیک پوڑینگ ڈیک پوڑینگ	رٹکی
بوت چائے ڈوٹ چائے (اصل بوت چائے ہے) ڈوک چھکا	بیٹا
بوت ٹینگ بوت چینگ ڈوک جینگ	بیٹی
ڈیک پوڑینگ (نگ)	بچہ (دریانی عمر کا)
ڈیک لائے کھون	بچے (جمع)
ڈیک عون	بچہ (شیر خوار)
بوت فیت بوت فاعت	جر اچونکا (توام)
ڈوک لینگ ڈوک لی عینگ	میتنے
بیڈا ڈو پو پو (پتا کے بگاڑ ہیں)	باپ
بیڈا لینگ	باپ سوتیلا
ما مندا مندا	مان (رائی)
منڈا لینگ	مان سوتیلی
بی چائے پھی چائے تی چائے	بھائی بڑا
لونگ چائے لونگ چھائے	بھائی چھوٹا
نوٹ: تذکیر انسانی کی عام علامت چائے یا چھائے ہے۔	
* تانیٹ - - - سٹرینگ یا جینگ ہے۔	
نوٹ: کئی لوگ کھون اور کئی کھن بولتے ہیں یہ الفاظ علامت انسانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں سیامی لوگ پو کو عمر ما پھو پھو بولتے ہیں۔ مگر خاندانہ لوگ ضرور بولتے ہیں ڈوک یا ڈوک کے معنی پھل (فروت) ہیں۔	

سیامی	اردو
پی ساؤ پی جینگ پی پی ٹینگ	بہن بڑی
ٹونگ ساؤ ٹونگ جینگ ٹونگ ٹینگ	بہن چھوٹی
ٹوت کھوئے ٹوت کھوئے	جوانی (داماد)
ٹوت ساپائے	ٹون (بہو)
ٹونگ کھوئے	بہنوئی (دسالہ وغیرہ)
ٹونگ ساپائے	سالی
ٹوک پی ٹوک ٹونگ کن ٹنگ پی ٹوک ٹونگ کن	چھریے (اچھا تاپا زاد بھائی وغیرہ)
ٹنگ ٹونگ	تاپا
آہ آہ	چھا
پا	پھوپھی (باپ وغیرہ کی بڑی بہن کیلئے)
نا	پھوپھی (اچھوٹی)
لان چائے کن چائے (چائے کو چھائے بھی کہتے ہیں)	بھتیجا
(بلکہ چھائے کا استعمال ہے)	
لان ساؤ لان پھو جینگ	بھتیجی
پو آ پو عا سامی (بگڑا ہے سو امی کا)	خاوند پر شوہر
لان	پوتا (پوترا)
لانے دین	پڑوتا
پو	دادا
تا	نانا

اردو	سیاحی
دادی *	یا *
ثانی *	یا ئے *
شادی *	کن دواہ مونگ کھون *
دولہا *	چاؤ بو * چاؤ باؤ *
دولہن	چاؤ ساؤ *
شادی شدہ (بیانا ہوا مرد)	چائے می سیاریاؤ *
شادی شدہ (بیای ہوئی عورت)	ینگ پومی سامی بیاؤ * (ترنگ پومی سامی بیاؤ) *
کنوارا *	چائے تی ینگ مائے می پن رابا *
کنواری *	ترنگ ینگ مائے می سامی *
یتیم * (لادارثا) *	بوت کپرا پتکم پرا *
جناب * صاحب * مسٹر *	نائے * عام معزز اشخاص کیلئے نائے بولتے ہیں۔
(شریف اشخاص کیلئے) *	کھوراپ * عام زبان میں کھراب بولتے ہیں جبکہ
	معنی حضور الزور وغیرہ کے ہیں *
جنابہ - صاحبہ - میم *	میم *
(شریف ستورات کیلئے) *	
بین (خیر واحد شکلم) مجھے * جھکو	چن * کھا پا جاؤ * عام زبان میں چھن بولتے ہیں *
میرا * میرے * میری *	کھونگ چن * کھو کھا پا جاؤ *
ہم * (خیر جمع شکلم) ہمیں * ہمکو	راؤ * راؤ تنگ لائے *
ہمارا * ہمارے * ہماری *	کھونگ راؤ تنگ لائے *



سیامی	اُردو
تان + تن + چاؤ + عینگ *	تمہا آپ - تمہارا - آپکا - تمہارے
	آپکے - تمہاری *
کھاؤ پو چائے - کھاؤ پو چھلے *	وہ مرد (ضمیر واحد غائب) (اُس)
	مرد کو یا کہ مذکر کے لئے یا کہ دیگر
	مذکر جانداروں کے لئے *
کھونگ کھاؤ پو چائے *	اُسکا * (مذکر کیلئے)
کھاؤ پو رینگ * کھاؤ پو رینگ * (کھاؤ پو رینگ اور	وہ عورت (ضمیر واحد غائب)
کھاؤ پو جینگ یکاں ہیں) *	
کھاؤ پو جینگ *	اُس عورت کو (یا کہ دیگر مونث جانداروں
	کے لئے *
کھونگ کھاؤ پو رینگ * کھونگ کھاؤ پو رینگ *	اُسکا * (مونث کے لئے)
کھاؤ تنگ لائے *	وہ * (ضمیر جمع غائب) انکو
	انہیں * وے *
کھونگ کھاؤ *	اُنکا *
کھون چارا * کھون کے *	بزرگ شخص (عمر سیدہ آدمی)
کھون سونگ *	لہذا آدمی (دراز قد) *
کھون تیا * کھون تام *	پست قد آدمی *
کھون سیالن * کھن سیالن *	کچھ شخص (چوکی میں بیٹھا گئے ہو)
جیے کھاؤ پو جینگ *	عام زبان میں بجائے پو کے پھو کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ جیے کھاؤ پو جینگ *

اردو	سیامی
بہرہ شخص (ڈورہ آدمی) *	کھون ہونو عک *
گنگا شخص (جکی زبان میں لکنت من)	کھون بائے *
یا تھتلاتی ہو *	کھون یو عین *
موتا شخص *	کھون یو ان *

## مخلوقات

### حیوانات منطلق

اردو	سیامی
حیران مطلق (جالور لپٹو) *	تو آ پ تو عا ہ عام طور پر جالور یا پٹو کے لئے لفظ تو آ برلا جاتا ہے *
شیر (بہر) *	نگ تو ہ سنگھ تو ہ
چیتا *	پٹ سو آ ہ سو آ کھونگ پٹ سو آ کا آخری الف حلق میں بولو - اور سویر زور دو *
عام طور پر سور (خرک) کو مون یا مون بولتے ہیں *	
پٹ تو آ محض جانور ہ پٹو (مدک کیلئے) اور اکثر اسکو پھٹو بھی بولتے ہیں *	
پٹو (مونٹ کے لئے) - میا کی جگہ میاں بھی بولتے ہیں * بلکہ میاں کا استعمال بہتر ہے *	

اردو	سیامی
ہاتھی *	چھانگ * چانگ *
ہاتھی کا سونڈ *	گوئنگ چھانگ * گوئنگ چھانگ *
ہاتھی دانت *	لگا چھانگ * فن چھانگ *
ریچھ *	می * مے *
اونٹ *	عُٹ * اونٹ *
سورجھلی * (خوک) *	مُون تُو عُن تُو آ پُو *
سور (پالتو) *	مُون تُو آ پُو *
سورنی *	مُون تُو آ میا *
گینڈا *	راعَت * رعَت *
ہرن *	تُو آ تُو آ پُو *
ہرنی *	تُو آ تُو آ میا *
بھینس * گاؤ میش *	کھو عائے میان * کھو آئے میا *
بھینسا *	کھو عائے پُو * کرا پُو * کر پُو *
گائے *	وُعا تُو آ میا * دُآ تَیان *
(گاؤ مادہ) *	نگو آ تُو آ میان * (مکب تُو آ اور میان کا)
گائے کا سینک *	کھاؤ دُآ *
سانڈ (گاؤ زر) *	وُعا تُو آ پُو * نگو آ تُو آ پُو * وُآ تُو آ پُو *
بیل *	وُآ تُو آ پُو سُم *
پکڑا (گائے کا) *	توک وُآ * لک نگو آ *

لفظ تُو آ

ری الف

میان کا





سیامی	اُردو
نگون پت ۛ نگوپت ۛ	سانپ زہریلہ ۛ
نگون ناؤ ۛ	سانپ پھنر (چھلی دار)
نگون کھی او ۛ نگو کھیو ۛ	سانپ سبز ۛ
چنگ چوک ۛ	چھپکلی (گھریماکان کے اندر رہنے والی)
چنگ لان ۛ چنگ لین ۛ	چھپکلی (گھاس وغیرہ کے اندر رہا لیتی)
کینگ کا ۛ	گڑگڑ ۛ
تا کھپ ۛ تا کھاپ ۛ	کن کھجورا ۛ
مالینگ پونگ ۛ مالونگ پونگ ۛ	بچھو ۛ
چور کھے ۛ	گھڑیال (مگ مچھ)
<h2>مخلوقات</h2> <p>پرند وغیرہ</p>	
سیامی	اُردو
نوک ۛ	پرند ۛ
نوک کا چوک ۛ	چڑیا ۛ

اردو	سیامی
مور (طاؤس) *	ڈوک ینگ * ڈوک یونگ *
کوا *	کا * کان *
کوے کی آواز *	کمن * کھان *
کبوتر * (پالتو) *	ڈوک پراپ چرمانگ * ڈوک پیراپ چرمنگ *
کبوتر * (جنگلی) *	ڈوک پراپ پا * ڈوک پیراپ پا *
طوطا *	ڈوک کے عو * ڈوک کاؤ *
مرغ *	کائے توآپو * کائے توآپھو *
مرغی *	معاکائے * ماع کائے * ماکائے *
مرغی کے بچے (چرزے) *	کائے * کائے *
آلو *	ڈوک ہوک *
عقاب *	ڈوک انسی * ڈوک عن سی *
فاختہ *	ڈوک کو * ڈوک کھو *
چمگا درٹ *	کنگ کھاؤ * کانگ کھاؤ *
مرعابی *	پیٹ نام * پیت نام *
نبیل مرغ (پیرد) *	کائے نگو عنگ * کائے گو عینگ *
راج ہنس * (نر) *	ہن توآپو * ہاں توآپھو *
راج ہنسی * (مادہ) *	ہن توآمیا * ہاں توآمیاں *
ہنس کے بچے *	نگ ہاں * نگ ہن *
بطخ (مادہ) *	پیٹ تاسیا * پیت تاسیاں *

اردو	سیامی
بطحا (مز) *	پیٹ تو آ پو * پیت تو آ پھو *
پرندو کے بازو (پرکلا)	پک ٹوک * پیک ٹوک *
کھمب (چھوٹے بال پر غیر)	کمون ٹوک *
گھونسلہ پرندوں کا *	رنگ ٹوک * رانگ ٹوک *
پنجرا *	کردنگ ٹونگ *
جال پرندو کے پوڑ نیسکا *	تا کھائے * تا کھے *
اڑنا * (پرندو وغیرہ کا) *	بین * بین *
گانا * (پرندو وغیرہ کا) *	رونگ *

## مخلوقات

### کیڑے مکوڑے

کھٹی *	مالینگ ون * مالنگ دان *
کھٹی (شہد کی) *	تو آ پونگ * تو آ پنگ *
کھٹی شہد کا ڈنگ *	یک نائے تو آ پونگ *
چیونٹی (کیڑی) *	موٹ * موٹ *
چیونٹی لال رنگ کی *	موٹ تانوی *
چیونٹی سفید (دیمک)	پوٹک * موٹ کھاؤ *
عکروت * (دراکولی لائن والی)	مینگ مُم * ماعنگ موم *

اردو	سیامی
عنکبوت کا جالا *	یائے مینگ مُم * شرائے ماعنگ موم *
مکڑی (ٹڈی دل پیری)	چک کاچن * چاک کاچان *
تیرہی *	پی سوا * پے سوا *
مچھر *	یونگ * ژونگ * جرنگ *
کھٹمل *	توآ لعت *
جون جبریں پڑتی ہے	توآ رائے * توآ رے *
پسو *	توآ مت - توآ مات *
کیڑا اکوڑا (کرم) *	توآ لون * لون *
کیڑا ریشم کا *	توآ آئے * توآ ئے *
مگنہ (کرکشب تاب)	ہنگ ہوئی * ہینگ ہوئی *
گہن (جملہ غیورین پڑ جانا)	توآ ڈونگ * توآ ڈونگانگ *
جونک * (جلم)	پلینگ * پلین *
✱	
<b>اعضائے جسمانی (حیوانات ناطق و مطلق)</b>	
جسم (شریر - بدن)	رانگ کائے * (رنگ کائے * تو عا)
گوشت *	توآ * منگ سانگ * منگ سنگ * تو عا
چربی *	یوعن * یوان *
چڑا * (کھال - پوست)	پیونانگ * تاچو *



اردو	سیاہی
پٹھے +	کلام کلیو تو آ +
شاہ رگ +	سین لوبت ڈھانگ + سین لوبت ڈھانگ +
نس +	این + عین + نامارو +
نارسی +	سین لوبت دم + سین لوبت دم +
سر +	سیا + ہوا +
بال (سیر کے) +	پوم + کیسا +
بال + (جسم کے) +	لوما + کھون ہیک تو آ +
چولی + (فرق - چاند) +	کراموم سیا +
کھوپڑی + (میرکی) +	سیرا لوک +
مغزو + (سرکا بیجا) +	سامونگ +
پیشانی + (ماٹھا) +	ناپک + ناپا +
کنا پٹی + (کان پٹی) +	کھامسپ +
ناک +	چاموک + چانک + عام زبان میں تانک اور تلوک
	بھی بولتے ہیں +
ناک کے سولج + (سختی) +	رودچاموک + روداموک +
شہ + (دنان) +	پک + پاک + پا + (پاک عام طور پر بھیریں آتا ہے) +
تھوک + (لعاب ہن) +	نام لائے + کھیلو +
ہونٹھ +	رم فی پک + رم فی پاک +
خال +	ڈو عنگ نا + ڈو عنگ نا +

سیامی

اُردو

نا + ناں +	چہرہ + (رُخ) +
چک سو + (چکسو) + تا +	آنکھ +
لوک تا + نگ تا +	آنکھ کا گولا + (آنکھ کا آئینہ)
لوک تا دم +	آنکھ کی پتلی + (ریا ڈھیللا)
کھیو +	بھون + (اُبرو) +
نانگ تا + نگ تا +	پلک +
کھون تا +	پلک کے بال +
نام تا + آسو + (اصل آنسو) +	آنسو + (اشک) +
کاعم + کیم +	رخسار +
ہو +	کان + (گوش) +
سام فی عنک پُرت + سی عنک +	آواز + {
(عام موٹی زبان میں پُرت کی جگہ پھوٹ بونا بہتر ہے جیسے منگ پُرت)	
کھو عان فن + کھو عان + تان تا + (تان تا یا تنا -)	دانت + {
(دانت کا بگاڑ ہے)	
پیڈان نائے پاک +	تالو +
لین +	زبان + (جیبھ) +
کھاکن کرائے +	جبر +
نگو عاک + نگو عاک + بعض دفعہ آخری ک برے میں خد متا	مسوڑے +
نائے لام کھو +	گلا + (حلق) +

اردو	سیامی
سانس	لرم ہائے چائے
کھوڑی (زخندان)	توک کھانگ
گردن	کھو
داروہی (اریش)	نوعت کھانگ
موجھ	نوعت ریم فی پاک بون
پینہ	نوعا سائے تو
خون (لہو)	نوعت لوہت
بڈی	کراڈوک کراڈوک
پیٹھ	لانگ کھنگ لانگ
پیٹھ کی بڈی	کراڈوک سن لانگ
چھاتی (سینہ)	سوعانگ عوک
پھیپھا	پوت پوٹ
لمغم	سائے سیمہا
تھن (استھن پٹنا)	نوم
پیٹ (شکم)	تھونگ تونگ
نان (دھنی پیٹ کی)	سادو سادو
دل	ہو آچائی
کلیجہ	ہو آچائے
بوندہ	تاپ تپ
	کراپو آمان

## سیامی

## اردو

دکانگ + مم +	تلی +
کھو کراؤک +	چوڑا (اعضا وغیرہ کے)
با + باہو +	کنہ ماہ (منہ صا + باہو)
کھین +	بازو +
مو +	نا تھ +
نامو + تائے مو +	متصلی + (نا تھ کی)
نیو مو +	انگلی +
کھو نیو مو +	انگلی کا چوڑا +
معامو + (م آمو) + میمو +	انگوٹھا (نا تھ کا) +
ہو آ معا تاؤ + ہو آ سے تاؤ +	انگوٹھا پاؤں کا +
یپ مو +	ناخن (نا تھ کی انگلی کے)
یپ تاؤ +	ناخن (پاؤں کی انگلی کے)
یپ +	ناخن + (عام طور پر)
راک را + راک رعا +	بغل +
کھو سوک +	کٹہری +
کھو مو +	کلائی +
تا پے پاچون + پتے پاچون +	نبض +
کام مت + کام مات +	منہٹی + (گھوٹا)
عت چارا + عوت چارا +	زالرش + (فضہ غلاظت پختہ وغیرہ)



سیامی	اُردو
پاس سادا + پس سادا + چو +	پیشاب +
جی مو + تائے پس سادا +	پیشاب کرنا +
تا پوک +	ران (جائگہ) +
کھا +	ٹانگ +
سی کھرونگ +	پسلی +
ہوا کھاؤ +	گودا + (گھٹنا) +
کھوٹاؤ + کھو تین +	ٹھننا + (گھٹنا) +
تین + تاؤ + تو + کھا +	پاؤں +
فاتین + فاتاؤ + تلے تین + تائے تاؤ +	پاؤں کا تلاء +
سون تین + سون تاؤ +	پاؤں کی ایرٹھی +

## حرکات اعضا جسمانی

پھوٹ + پوٹ + بوک +	بولنا +
ڈو + نے +	دیکھنا +
ڈون تاؤ + ڈون +	چلنا + (پھرننا) +
ونگ + وینگ +	دوڑنا + (بھاگنا) +
ٹانگ +	بیٹھنا +
یون + جون +	کھڑا ہونا +

تیرنا  
دھکا  
کھینچنا  
سود  
اچھلنا  
بغل  
چڑھنا  
اُتر  
چڑھنا  
چڑھنا  
چڑھنا  
چڑھنا  
چڑھنا  
غوط  
اُڑنا  
اُڑنا  
اُڑنا

اردو	سیاقی
کھڑا کرنا +	ٹائے جو کھُون +
لیٹنا +	نون روٹنگ + نون +
اُٹھنا +	ٹنگ کھن + جو کھن + جو ک کھن +
اُٹھنا +	جوک +
اُٹھا کر بیجانا + (کنڈھے پر) +	باک + باک + باعا +
اُٹھا کر بیجانا + (ناقوں پر یا)	اُم + عُم + عوم +
بازوؤں پر +	نون +
سوننا + (خواب کرنا) +	رکن آمان +
کھانا +	ٹائیں رکن آمان +
کھانا کھلانا + (خوراک دینا)	رکن نام +
پینا +	ریک +
بلانا +	روٹنگ ٹائی +
چبھنا + (چلانا) +	لُم تا + لوم تا + (پوٹ تا) +
آنکھ کھولنا +	لپ تا + لاپ تا + پٹ تا +
آنکھ بند کرنا +	کوم تو آونگ +
جھکن + (سر وغیرہ جھکانا)	کراڈوٹ لیس +
جھلانگ مارنا + (کودنا)	کھلان + (ڈن) +
ریگنا + (ریگ کر چلنا) +	وائے نام +
تیرنا +	

اردو	سیامی
تیرنا (کشتی وغیرہ کا پانی پر)	لولی نام *
دسکیلیٹہ *	پالک آؤ * ڈان * پلک عو *
کھینچا *	ناک پائے * لاک منی *
سوجنا * (اُکھڑنا، سوزش مونا)	پونگ کھن * بے ام کھن *
انجوائی لینا *	ماؤ لون *
بغل گیر مونا * (گلے لگانا)	کوٹ * کوت *
چرٹنا * (بوسہ لینا) *	چوٹ * چپ *
اُترنا *	لونگ پائی * لونگ *
چڑھنا * (درخت وغیرہ پر)	پین * پن * کھون تن * مائے *
چڑھنا * (جہاز پر) *	کھی رو عافائی *
چڑھنا * (کشتی پر) *	کھن رو عا *
چڑھنا * (گھوڑے پر سوار ہونا)	کھی ما *
چڑھنا یا سوار ہونا عام طور پر	کھی *
چڑھنا * چھت پہاڑ یا درخت پر	کھون *
غوطہ لگانا *	ڈم نام * ڈام نام *
لڑنا *	توسو * تھلوکن *
لکھنا سارا لگانا * تکلیف لگانا *	پینگ * پینگ *
آرام کرنا *	
آرام کرنا * (کچھ بچے ہاتھ کا سہارا دیکھ)	تاؤ کھن * تاؤ کھانغن *

اردو	سیما
آرام کرنا یا آرام پانا (عام)	جُرسک سبائے ۛ چرسوک سبائے ۛ
طور پر ۛ	(اصل شکھ سوک کا)
محوس کرنا ۛ (حسن کرنا)	کھلام ۛ
ناچنا ۛ	لکھون ۛ تین رام ۛ تن رم ۛ
کانپنا ۛ ٹھٹھانا ۛ	تو عاسن ۛ تو آسنن ۛ
سانس لینا ۛ	ہائے چائے ۛ ہائی چائے ۛ لوم ۛ
خراٹے مارنا ۛ	لوزن کروں ۛ
کھنگارنا یا کھانسا زور	ایم ۛ عیم ۛ آعم ۛ
کھانا ۛ کھانسی ۛ	آئے ۛ عائے ۛ
چھینکنا ۛ (چھینک مارنا) ۛ	چام ۛ
ڈکارنا ۛ	لوم ۛ رو ۛ
ہچکی لینا ۛ	ساعک ۛ ساعوک ۛ
سکنا ۛ (سکی لینا)	ساعن ۛ ساعن ۛ
تالی بجانا ۛ	توپ مو ۛ ٹاپ مو ۛ
چوسنا ۛ	ڈوت ۛ ڈوے ۛ
پھونکنا ۛ (پھونک مارنا)	پاو ۛ
مٹہ سے ۛ	



وہ تمام شیاں یا سامان جو ہم دھانپنے یا اسکو  
 سمجھنا یا محفوظ رکھنے کے کام میں آتے ہیں یعنی  
 لباس پوشش اور وغیرہ

اردو	سیامی
گڑتا +	سوآ + سوعا +
قمیض +	سوآ چوٹ + سوآ کھو +
کوٹ +	سوآ کھوٹ +
گڑتا + قمیض یا کوٹ +	سوآ کھاؤ +
(سفید) +	
واسکٹ +	سوآ ہاک +
پانچاما +	کوٹنگ کمین + کانگ کانگے +
جراب +	تنگ تاؤسن + ٹونگ تاؤسان +
رومال + (دستمال) +	پاچیت نا + پھاچیت نا + پھاچیت مو +
دستانہ +	تنگ مو + ٹونگ مو +
ٹوپی +	مو عک +
بوتا + (جوتی + پاپوش)	رونگ تاؤ + کو عک +
ایک جوڑہ جوتا +	رونگ تاؤ کھوٹنگ +

## آردو

## سیامی

رونگ تاؤ سونگ	بوٹ (دلائی جوتا)
دوم سوا پک دوم	بٹن (بوتام)
دوم سوا	چیدہ (سوراخ) جیسے بٹن
رانگ دوم کھوا	لگایا جاتا ہے
ساردنگ	دھوتی (مچھلا - لک بند)
بھم کھاٹ پکھم کھاٹ	کمر بند (پٹی)
سوا کانگ کانگے پا کھاؤ	سفید لباس (پوشاک)
سوا بیٹم لیٹ دیلا شین	لباس (پوشاک)
سوا تینگ توآ	لباس پہنتا (کپڑے پہنتا)
سوم سوا تینگ توآ	لباس یا کپڑے اتارنا
لوٹ سوا نقوٹ سوا	کپڑا
نقوٹ پھا	کپڑے بدلنا
پھا فا	چھاتہ (چھتری)
پلین پھا	چھتری (لاٹھی ماتھ کی)
روم	گھڑی (جیبی)
مائے تاؤ مائے تو	گھڑی کا زنجیر
نایکا پوک	گھڑی کی چابی
مائے نایکا پوک	جیب
لک گنجی نایکا پوک	عینک
لک چے زکا	
کا پاؤ سوا	
کھاؤ سوا	
دین تاؤ و عن تاؤ	
کچوک تاؤ	

سیاحی	اردو
پم ہو پم ہو پم ہو پم ہو	بالی (کان کی پڑکی)
دین	چھاپ (چھلا مندری)
کام لاسے مو + کم لاسے مو	سزا (کنگن - چوڑی - خیر)
گواچوک سونگ نا + کچوک	شیشہ (آئینہ)
وی + دے	کنگسی (شانہ)
پراعتنگ پوم + پرانگ پوم + پرینگ پوم	برش (بالوں وغیرہ کو صاف کرنے والا)
پراعتنگ طوفان - پرینگ توخان	برش (دانتوں کو صاف کرنے والا)
ست کون لم + ست کون نیم	استرا
کون	حجامت کرنا
ٹاٹ پوم + ٹٹ پوم + تاٹ پوم	بال کاٹنا
عام طور پر تاٹ پوم استعمال کرتے ہیں	
نات وٹ کا فرق زیادہ تر گفتگو سے معلوم ہوتا ہے	
<h2>کھانے پکانے کے متعلق سلام</h2>	
بھتی کن نام + پختی تک نام	کھڑا ہو کھڑا پانی ڈالنے والا
موکھا ڈ	انڈی - دیگی (دھات کی)
موڈین	انڈی (مٹی کی)

اُردو

سیامی

کاترائے قوم نام رون + کایائے تمام نام	کیتلی چاء پکانے والی +
چسولن + چون رنگ شرائے + چو رنگ یائے +	چمچہ +
تھاٹ +	تھالی + (دوات کی) +
چھام + چام +	رکابی +
تھونگ تونگ +	بالٹی +
کراچھت + کراچت +	ٹوکری + (لوکڑا) +
کرانا +	کرابی +
تاء +	چھابا + (ہنسی) +
تھی ہن کھاؤ +	چوہا + (تموڑ) + مٹی کا +
فون + مائے فون +	لکڑی + (سوغتی) + بجلائیکی
تھان فائی + تان +	کوئید + (لکڑی کا) +
تھان جین	کوئید + (تھنر کا) +
فائی پھائی +	آگ + (آتش) +
کوفائی +	آگ جلاؤ +
ریک ریت پا +	توا + (تاب) +
کھنوم پانگ +	روٹی +
تھام کھنوم پانگ +	روٹی پکانا +

(لفظ) سیامی لوگوں کے حلق سے کچھ موٹی بات نکلتی ہے۔ اسلئے عموماً بولتے وقت  
 ت کی بجائے تھ۔ پ کی بجائے پھ۔ اور ج کی بجائے سمجھ دیتے ہیں مگر اس میں کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا۔



سیامی	اُردو
لمے کمیت فائی *	ماچس * (دیا سلائی) *
تکی عنگ * تاک عنگ *	لمپ * (چراغ) *
سائے تکی عنگ *	بتی چراغ کی * (قبتیہ) *
من سائے تکی عنگ * نامن سائے تکی عنگ *	چراغ میں تیل ڈالنا * ڈالو *
چٹ تکی عنگ *	چراغ جلا دینا - یا جلا دو *
ڈپ تکی عنگ *	چراغ بجھا دو - یا بجھا دینا *

## نوش کرنے یا پینے والی چیزوں کے نام

راٹے نام * جاک نام * کراٹاں *	پلاس *
کھن راٹے نام * کھن جاک نام * کراٹاں نام * (کھن)	پلاس *
نام *	پانی *
نام چوٹ * نام چپوٹ *	پانی تازہ * پانی اچھا *
نام کھن * نام میڈی *	پانی گندھلا * (میلا) *
نام کھیم *	پانی نمکین *
نام پو *	پانی چشمہ کا *
نام فون * نام پھون *	پانی بارانی * (برساتی) *
نام بو *	پانی کنوئیں کا *
نام رون *	پانی گرم *

نام نام  
یا کے

ہر وقت  
ہر تہ

سیامی	اردو
نام جین * نام شرین *	پانی سرد *
نام لوم *	دودھ *
نام کاتی * نام کیتی *	ناریل کا دودھ *
نام پھراؤ عون *	ناریل کا پانی
نام چائے *	چار * (پانی) *
بے چا * بائے چا * بے چھا *	چار کی پتی *
توئے نام چار * توئے نام چا *	چار پیسے کی پیالی *
کافا * کافح * کوپی *	قہوہ *
کھوٹ * کھوٹ *	بوتل *
کھوٹ لیک *	بوتل چھوٹی * (خورد) *
کھوٹ تو *	بوتل بڑی * (کلان) *
کھون تو نام *	پیالہ * (پیتل کا کٹورا) *
نقوی *	پیالہ * (مٹی کا) *
نقوی کاؤ * نقوی کاؤ کرالوک *	گلاس *
نام سوڈا *	پانی سوڈا * (سوڈا واٹر) *
نام مایت * نام لینیڈ *	پانی لینیڈ * (لیمینڈ واٹر) *
تھام کے معنی بنانا۔ ہر ایک چیز کے بنانے کے واسطے آتا ہے *	
جیسے تھام نام چار بنگ۔ چار بنانا *	
کئی لوگ تھام کو نام بولتے ہیں *	

اردو	سیامی
شربت *	نام دان *
شراب *	لاؤ * سورا * سورا

## جسمانی بیماریاں یا مختلف روگ (علائج)

بیماری *	چیپ * کھوام پوئے *
بیمار *	چیپ * کھن چیپ *
بیمار ہونا *	ہے سائے * مائے سائے *
درد آنکھ *	چیت تا * چیپ چکسو *
درد دانت *	پوئے فان * پوئے فن * پوئے بھان تا * (پوئے)
	چیپ کھوئے ان *
درد پیٹ *	چیپ لانگ *
درد سر *	پوئے سیا *
بیماری گنج * (سرک بیماری) *	سیالین * سالان * (گنچے شخص کو بھان تا کہتے ہیں)
درد پیٹ *	پوئے توئگ * پوئے تھوئگ *
درد کان *	پوئے ہو *
بیماری قولنج *	چک * چوک *
بیماری منہ (سانس کی بیماری) *	ہوٹ * ہٹ *
بیماری جگر * (فوق سیر) *	دن ناروگ * زیت سی لوئے نگ * اعنگ *
	رت سی ڈوئے نگ * ہنگ *

اُردو	سیاحی
بخار *	چپ کھائے * کھائے چپ *
سر کا چکرانا *	دنگ دین سسا * دنگ دی عن سسا *
غش * (بیہوشی) *	پین لوم عون را ہوئے *
غش طارچی ہونا * (غشی ہونا)	نی ڈاٹ ایچ فی ٹاٹ *
ہیضہ *	پین لوم ت لوپ پائے *
قبض *	آہواتا روک * (روک بگاڑ ہے روگ کا) *
چریان شکم * (سنگہنی) *	تو نگ ٹوک پین پان را دوت *
پیش *	لنگ ٹنگ * لنگ ٹونگ *
کورھ * (جزام) *	پین بیٹ *
سمندری بیماری * جو جہازم	کھی رو عن * کھے رو عن *
وغیرہ میں ہو جاتی ہے	ماو کھلون *
نگرا *	کھون سیا کھا * کھا کھے یک *
اندھا *	تاموت - بوت * تاموت *
بہرہ (ڈورا) *	ہو نو یک *
گنگا *	پائے *
کھانسی *	آئے * عائے *
حاملہ - بچہ پیٹ میں *	می کمران *
چوٹ چپٹ * (رگڑا گھیٹ)	لوپ چام * لوپ چم *
* تو نگ کی بجائے تھو نگ بھی لہتے ہیں *	



اردو	سیامی
چھالا (آبلہ) *	فی تان یائے *
پیپ (غلاطت جو زخم وغیرہ سے) برآمد ہوتی ہے) *	لزنک *
زخم (ہستیار وغیرہ کا) *	پٹے تنگ فن * پلے ٹوک فان *
زخم (بھٹ) پھوڑا۔ ناسور وغیرہ کا	پلاع چپ پوٹ * پلے چپ پوٹ *
سوج (سوزش) (مبھڑا) *	بوعیم کن کون *
تے کرنا (ابکائی * الٹی) *	راک *
تھملانا (متھملانا) *	پین عینک * پین عینک * پین عانک *
رنا *	تائے *
مرگیا *	
موت *	
بیماری آتشک *	روک سام رپ بروٹ *
	روک سام راپ بو بروٹ *
دوائی (دوا) *	جا * یا *
دوا کی گولی *	ٹنگ جا * ٹنگ یا * مت جا * مت یا *
	(بعض ٹنگ کی بجائے ٹوک بولتے ہیں)
علاج بیماری وغیرہ کا	رک تو آ *
ہسپتال *	رونک پھیابان * رونک پیابان * رونک کھائی جاب *
* بعض لوگ پٹے اور بعض پلاع کہتے ہیں *	

سیامی	اردو
جارائے تین + یارائے تین *	جُلاب *
سان سوم *	پیشکدھی *
نام پراسان ڈھی بک ٹر یو اوت *	نادر *
نام پراسان تونگ *	سہاگا *
پاروٹ + پاروت + چاک روٹ *	پارہ + سیاب *
یافین *	انیم + (افیون) *

## خشک زمین کے تعلقات

روئے زمین + (دنیا جہان)	عالم *
بھٹی بھومی + لوک *	زمین + (خشکی) *
بوک *	سطح زمین *
پن پین ڈین *	ملک *
پراتاتے + پراتات *	علاقہ + (بہ) *
مُونگ *	پہاڑ + (کوہ) *
پوکھاؤ سونگ *	پہاڑ آتش خیز (جوالا کھی) *
پوکھاؤ فانی *	کوہ آتش نشاں *
کھاؤ نرمی + کموک *	پہاڑی *

سیامی	اردو
پن چین سلا (سِل پتھر) *	پٹان *
چین تائے نام *	پٹان (کمری یا سمندھی) *
تنگ راپ * تو نگ راپ *	میدان *
دنگ کھاؤ * دانگ کھاؤ *	دادی *
کھلونگ جائی * مانام *	دریا *
رونک نام *	دریائی گذر (دریائی راستہ) *
لم تن * لام تن *	چھوٹی ندی * (نالا) *
تانام * نام پو *	پشمہ * (سوت) *
تنے سپ * تنے سپ *	جھیل *
کھلونگ *	نہر *
سا *	تالاب * (کنڈ جوٹر) *
تو نگ * بو نگ *	دلہل *
بونام *	کنوان *
نام تو عیم *	پانی کا طوفان * (پانی کا)
پاعن ڈین دای * پین ڈین دای *	سیلاب یا چڑھاؤ *
ست *	بھونچال *
لوک *	جاندار (عام جاندار) چیر بکلیہ
پلا *	پرند *
	کھلی *

اردو	سیامی
کیچڑ *	کھلون * قوم *
گرد * (دصول می کی) *	لامینگ * فون * بینگ *
ریت *	سے * سائے *
غار * (پہاڑ وغیرہ کی) *	تہم * تام *
میٹی کا ڈھیلہ *	کرن ڈین *
کونہ * (پتھر کا) *	تن * تان * بین *
درخت *	تون * مائے * تون مائی *
گھاس *	جاٹیا * ترا *
کھیت *	رائے * نا * رنا * (بگاڑ ہے رین کا)
باغ *	سوعن * سوعن *

### سمندر

سمندر * (بحر) *	بہا سموت * مہا سموت * (بگاڑ ہے سمندر کا) *
سمندر * (ساگر خرد) *	تے * تالے * تیلے *
خلیج *	عو * آو *
خانائے *	چونگ کھا عپ تنگ نام *
آبنائے *	عوتے * عوتالے *
راس	لاعام * لاعم * لیم *



اردو	سیامی
جزیرہ *	کو *
ساحل * (کنارہ) *	فنگ * تالنگ *
ساحل سمندری *	چلے تالے * فنگ تالے *
لہر * (پانی کی) *	کھڈون * (تالے) کراسا عام لائے *
ہوا * (باد) *	لوم *
ہوائی طوفان *	پالو کلا *
ہوائی گرداب * (باد بگولہ)	لوم کو عن *
بحری ڈاکو *	چونے پر رائے * سالت *
ٹلا * (گھرائی * بیڑا) *	پا عا *
گہر * (گہرائی) *	رک *
پانی کا چڑھاؤ *	نام کھون * نام کھن *
پانی کا اتار *	نام فنگ *
قلعہ *	پوم * وی چا پوم کھائے * وچا پوم کھائے *
چنگی خانہ *	رونک پسی * رونک پاسی * (عام زبان میں)
	رونک پسی کہتے ہیں *
گھونگا *	ہوئی تالے * ہوئی تالے *
مُونگا *	جین کارنگ * جین کارنگ *
جھاگ سمندری *	فنگ نام *
جال * (دام)	ہے * نا * نا آ * نا عا *

اردو	سیامی
کشتی	رُوعا + رُو آ
کشتی چلانا (بذریعہ بادبان)	چالاعن بائے رُوعا
کشتی چلانا (بذریعہ چپا)	تی کن چپ عیگ + چاعا و رُوعا
کشتی میں سوار ہونا	چالونگ رُوعا
جہاز دُفانی	رُوعا کون فانی + رُو آ فانی
جہاز چوبی (پنکھے والا)	رُوعا کم پن بائے + رُوعا بائے
جہاز جنگی	رُوعا روپ + رُو آ روپ
جہاز چلانا (جہاز رانی کرنا)	لاعن بائے + لین بائے
ملاح	کالاسی (اصل خلاصی) + نوک رُوعا + لک رُوعا
کمپاس	کیم ڈون رُوعا
دھو آن	کنوان + فوعان
بھاپ	آئے نام رُون + آئے نام رُون
رسی	چُر عک + چو عیک + چھی عک
مستول جہاز کا	ساو کرا ونگ
لنگر جہاز وغیرہ کا	سامو + سمو
لنگر ڈالنا (گرانا)	توت سامو + توت سمو
لنگر اٹھانا	تون سامو + تون سمو
بادبان	بائے رُوعا
چپا (کشتی وغیرہ کا)	کان چپ عیگ + چا آعو + چاعا عو

سیامی	اُردو
کھانگ سائے لام رُو غا	بندر گاہ
رُو غا کھونگ پُر رُو حا کوک کھلا عنک پُر عاکھلیگ	دولہ (راکھنا جیسے جہاں کشتی)
کھون بون کم پُن پکھن بون کم پُن	جہاز میں سوار ہونا
کھون پائے بون بوک پکھن پائے بون بوک	جہاز پر بیٹھنا
عپ نام تائے عپ نام تائے	کنارے لگنا پکھن رے پر جانا
چالو عا نام	سمندر میں نہانا پُر غل کرنا
	پانی میں پایاب چلنا

## آکاش و اسکے تعلقات

فا تو نگ فا بُن	آسمان
پرا آرت پھرا آتقت	سورج
سوریا کھاٹ - سوریا کھاٹ	سورج گرہن
پرا آرت کھون پھرا آتقت کھون	سورج کا چڑھنا طلوع آفتاب
ساعنگ پرا آرت	سورج کی کرنیں
ریگ پھرا آتقت (بعض لوگ سا یگ پرا آتقت بولتے ہیں)	
پرا آرت توک	سورج کا غروب ہونا
پھرا آرت توک	
پرا چان پھرا چان	چاند

## سیامی

## اردو

کھرنک ڈھنگ \* کھرنک ڈھنگ \* کھرنک ڈھنگ \*

چاند آدھا \* (انصف چاند)

تیم ڈھنگ \* تیم ڈھنگ \*

چاند پورا \*

ساینگ پراچان \* ڈھنگ گائے \*

{ چاند کی روشنی \*

سینگ پھراچان \*

چاند گرہن

چانتا کھٹ \* چانتا کھٹ \*

سنارہ (تارہ) \*

ڈاؤ ڈھنگ \*

سناراؤ مدار \* (سیارہ مدار)

ڈاؤ مانگ \*

رڈنگ کن نام \* رڈنگ کن نام \*

قوس قزح \*

ماک \* فا \*

بادل \*

موک \*

دھندلاپن \*

فایپ \* فائے فا \*

بجلی \* (برق) \*

فارونگ \*

بجلی کی کڑک \* (اگرچ) \*

ڈاؤ پراسوک \* ڈاؤ پراسوک \*

شکر (زہرہ تارہ \* گرہ) \*

ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \*

برہسپت \* (مشتی) \*

ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \*

بڑھ \*

ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \*

منگل \* (مریخ) \*

ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \* ڈاؤ پراپوت \*

سینچر \* (زحل) \*

ڈاؤ پراساؤ \* ڈاؤ پراساؤ \*

\* ڈھنگ بھی بولتے ہیں \* کھرنک کی جگہ خنک بھی استعمال کرتے ہیں۔

(نصف) (نصف)

۱/۲

۱/۲



اردو	سیاہی
کہکشاں * (آسمانی ستاروں کی)	تنگ چنگ پوک * تاناگ چانگ پوک *
اجناس یا اشیاء برآمد (نکاس)	
چاول *	کھاؤ سان * کھاؤ *
چاول چھلکا دار { (دماخ * پاؤسی)	کھاؤ پلوک *
ساگوان (لکڑی)	مائے ساک - مائے رک * مائے لونگ *
گوند بن جامن *	کم بن * کم زن *
گبوج *	رونک *
الاچی *	پون کرادان * پون کراون * نک دان قیمت *
ٹاتھی دانت *	نگا چانگ * نگا چانگ *
ریشم *	ڈالی مائے * مائے *
ریشم کچا *	مائے لا *
کپاس (روٹی) *	مائے * فائی * سمبلی *
سن *	پن * پن *
سن (ہندوستانی) *	کن چا * کن چا *
تباکو *	یاسوپ * جاسوپ *

سیامی	اُردو
فین ۛ یانین ۛ	ایخم ۛ انیون ۛ
نگان لُم ۛ نگا دَام ۛ	تیل ۛ
کھرام تون ۛ کھرام ۛ	نیل ۛ
کینگ ۛ کینگ ۛ ہو آکینگ ۛ	ادھرک ۛ
کھام ۛ نا کھام ۛ	املی ۛ (ترسندی) ۛ
دوک کن پو ۛ دوک کان پو ۛ	لنگ ۛ
پرک تھائی ۛ پھرک تھائی ۛ	مرچ سیاہ - کالی مرچ ۛ
ناک ۛ نا کھ ۛ	سپاری ۛ
ہو آکھاین ۛ کھمین ۛ	ہلدی ۛ
ہو آہوم ۛ	پیاز ۛ (بصل - گندھا) ۛ
ہو آکھتی عم ۛ	لہسن (تھوم) ۛ
سا کھو ۛ سا بو ۛ	سا بو دانہ ۛ
ڈین پراسیو ۛ	شورا ۛ
کھی پونگ ۛ کھی پھونگ ۛ کھی فونگ ۛ	موم ۛ
سار نارے ۛ سار انے ۛ	پپرمنٹ ۛ
نن ماپراؤ ۛ نن فراؤ ۛ نام من پھراؤ ۛ	تیل ناریل ۛ

# اشیاء خوردنی یا کہ خوراک کے متعلق چیزوں کے نام یعنی غلہ سبزی وغیرہ

اردو	سیامی
✦ خوراک	✦ آمان ✦ کھونگ کن ✦ کپ کھاؤ ✦
✦ چاول	✦ کھاؤ سان ✦
✦ چاول ابلے ہوئے ✦	✦ کھاؤ سک ✦ کھاؤ سوئے ✦
✦ آناگندم کا (میدہ) ✦	✦ پین سلی ✦
✦ دال	✦ کھوؤ ✦
✦ دال چنہ ✦ (چھوٹا) ✦	✦ کھوؤ مان ✦
✦ دال مونگ	✦ کھوؤ اکھے عر ✦
✦ روٹی	✦ کھنوم پانگ ✦ کھا نوم پانگ ✦
✦ بھوکہ	✦ پیو ✦
✦ بھوکا ✦ بھوکھا ✦	✦ کھون جاگ کھاؤ ✦
✦ پیاس	✦ رانٹے نام ✦ جاگ نام ✦ رانٹے نام ✦
✦ پیاسا	✦ کھون جاگ نام ✦ کھن رانٹے نام ✦
✦ روٹھ (تازہ) ✦	✦ نوم نگوآ ✦ نام نوم ✦ نوم ✦
✦ بعض لوگ کھن اور بعض کھون کہتے ہیں ✦	

## سیامی

## اردو

نام لوم کا پونگ کھون *	دودھ (منجمد یعنی ٹیڑا لہ) *
ہوا لوم نگوآ *	مٹائی *
نمے * نوعے *	کھن *
نمن نوعے * نام من نوعے *	گھی *
نمن * نام من *	تیل *
نمے کھانگ * نمے کھینگ *	پنیر *
کھرونگ کینگ *	مصالح *
کھوآ *	ننگ *
کھیم *	نکین *
ہوا کھیم * کھامین *	ہلدی *
پھریک * پریک *	مرچ سرخ *
پریک تھائی * پھریک تھائی *	مرچ کالی *
ساگو * ساکھو *	سابودانہ *
نشان ڈینگ * نم تان ڈینگ *	شکر { سرخ چینی سرخ کھانڈ }
نم تان * نم تان سائے * نم تان کھاؤ *	شکر (کھانڈ * سفید چینی) *
نام پونگ * نام فونگ *	شہد * (ماکھو) *
وان *	میٹھا *
کھنوم * کھانوم *	نمٹائی *



اردو	سیامی
اچار *	پک ڈونگ *
کھٹا * (کھٹائی) *	پریمی عمو *
کھانا خوراک (فعل مصدر غریہ)	آمان کن * کھونگ کن *
کھانا کھلانا *	ہائین کن * آمان ہائین کن *
پینا *	کن نام * کن *
پلانا *	نام ہائین کن بہا *
خوشبو * (خوراک وغیرہ کی) *	روٹ * روت *
ذائقہ دار * (مزیدار) *	آروٹی *
بے ذائقہ *	چوت * چت *
کڑوا * (کوڑا تلخ) *	کھوم * پھسیت *
گرمی گرم * (اگ - دھوپ)	رون * رون تھے *
دغیرہ کی گرمی * (مراغیزہ)	عُون * اُون *
گرم * گرمی کپڑے کی *	تھم رون * تھام رون *
گرم کرنا *	نام کھینگ *
برف * (مصنوعی) *	جلین * ژین * ناؤن *
سرد * (سردی) *	کتھم جین * تھام جین *
سرد کرنا *	نام دان *
شریت *	نام سوم * نم سوم *
سرکو * (سرکہ) *	

اردو	سیامی
چاء ♦ چا ♦	بے چھا ♦
تہوہ ♦ (کونی) ♦	کوپي ♦
پان ♦	پھلو ♦ پلو ♦
چونا ♦ (پان کیساتھ کھانیوالا)	پون ♦
سپاری ♦	ماکھ ♦
الانچی ♦	نگ دان تھیت ♦ پون کراوان ♦
لونگ ♦	کن پھلو ♦ ڈوک کن پلو ♦
عام سبزی ♦ (ترکاری) ♦	پک ♦ پھک ♦
آٹو ♦	ہوا مان فرانگ ♦ مان تائے ♦
دھنیا ♦	فک چھی ♦
ہدی ♦	ہوا کھین ♦
سر ♦	تھوا کھاو ♦
لوبیا ♦	تھوا لن تاو ♦ تھوا لان تاو ♦
بیگن ♦	ٹوٹھوا ♦ ماکھوا کھاو ♦
مشغم ♦ (گزنکو پھیر) ♦	ہوا پک کٹ ♦ ہوا پھک کاٹ ♦
مولی ♦	پھکات ہوا ♦
کھیرا ♦	تینگ ♦ تینگ کوا ♦
ادھرک ♦	ہوا کھینگ ♦
خربوزہ (خرپڑا) ♦	تینگ تائے ♦

اردو	سیامی
تربوز	تینگ مو
کدو (لوکی)	نم تاو
گوہی	کیلیم پپی
پیاز	ہو آ ہوم
لہسن	ہو آ کھتی عم
عام بیوہ	کک مائے
آم	ممو عنگ
انار	کک تھپ تھیم
شریفہ (سیتا پھل)	نومی تا
کٹار	کھنوں
امروہ	پون فرانگ
دربیاں (ملائی پھل)	دیرین
نیمبو (لیموں)	مناؤن
ہانگنی (منگتین)	سوم مناؤن
(ملائی پھل)	منگ کھت
نارنگی	سوم
کیلا	کلوئے
انناس	سم پاروٹ
ناریل (کھوپرا)	ماپراؤ

اردو	سیامی
رمبوئن * (ملائی پھل) *	پون نگو *
پپیا *	مالاکو * کمالاکو *
لیچی *	پن چی *
کھجور (خرما) *	پون تاپالم * پون عن تاپالم *
بادام *	پون آہمن * پون آہ من *
بیر *	ماپرانگ * پیرانگ *
انجیر *	ماڈو معیت * ماڈو آعیت *
جائفل *	نک چن ہینگ * لوک چان ماہنگ *
املی (تمر ہندی) *	ماکھام * مکھام *
کشمش (میوہ ساوگی) *	پون آہن گن ہینگ * پون آہن گن ماہنگ *
گنا (نیشکر) *	عوے * ادوے *
تربوڑ *	تینگ مو *
کچا * (پھل خوراک وغیرہ) *	ڈیپ *
پکا (ایضاً) *	سنگ * سوک *
تورنا (پھل پھول وغیرہ) *	کیپ *
تخم * (بیج) *	لی عت * لی عٹ * لیٹ *



# کارِ گِجانِ پیشہ ورانِ مزدور و غیرہ

اردو	سیامی
نانائی (نانوائی) *	کھون تمام کھنوم پانگ + چانگ پنگ کھنوم +
جھام *	کھون کُن ہو آ + چانگ تاپ پوم کون نومت +
تومار *	چانگ یک + کھون تمام یک -
جولاما *	کھون تمام پھا + چانگ تمام پھا +
ترکھان (بڑھئی) *	چانگ مانے +
درزی *	چانگ تریپ + چانگ چپ + کھون چپ آ +
حلوائی *	کھون تمام کھونگ دان + کھون تمام کھنوم +
ہشتی (ماشکی - سقا) *	کھون پھان نام *
ڈاکٹر (طیب حکیم) *	مو + پیت (اصل بید یا دید) + مورک کھون +
سناہ (زرگر) *	چانگ تونگ + چانگ کھونگ +
سناہ (چاندی کا کام کرنے والا) *	چانگ ٹھنڈی *
بھارہ (راج) + اینٹ بنانے والا *	کھون تمام رنگ + چانگ ایٹ پون + چانگ
	کھیت بن +
گوالا + (شیر فروش) *	کھون کھائے نوم نگو آ +
نوٹ - کھون بمعنی شخص + اجڑ شخص + اجڑ لوگ کھون اور بعض کھون لے	
ہیں + یہ الفاظ مذکور مونس ہر دو کے لئے آتا ہے +	

سیاحی	اردو
چانگ تاسی، کھون تھاسی +	رنگ ساز +
کھون تھانجن، چانگ تھانجن +	یشین یا انجن ہانیوالا +
چانگ موڈین، کھون تھام موڈین +	گھمار (مٹی کے برتن بنانے والا) +
چانگ روٹ +	کارٹی ساز +
کھون تھام کھوٹک + چانگ تھام رنگ تاد +	موجی +
کھون سک پھا، چانگ سک وک، کھون سک وک +	دھولی +
چانگ زالیسا، (چانگ نالی کا)، کھون تھام رکا +	گھڑی ساز +
چانگ سوچم، کھون پھم + چانگ پھم +	چھاپنے والا +
کھون کھائے رنگ سوچم +	کتب فروش +
کھون تھام سوچن، کھون تام سوچن، کھون رسا سوچن +	مالی - باغبان - زمیندار +
پوتھام کن بینگ + *	خزانچی +
پورپ ماؤ تھام کن، پپ ماؤ تام کن +	ٹیکہ دار +
کھون کھائے کھونگ، کھون کھائے کھونگ +	دکاندار +
کگ، کھون تھام کھوٹا، کھون تام کھوٹا +	باورچی +
کھون کھپ روٹ +	کارٹی بان +
کھون لی عنگ +	سائیس +
کھون چائے ناسٹین، کھون چائی نائی بان +	خندگار + (گھوکا ہڈیا وغیرہ)
کھون لی عنگ ڈیک +	دایہ + (خندگاری) +
نوت: اس کو رنگ بھی بولتے ہیں +	

سیامی	اردو
مان نوم + ماعالوم +	دایہ (دودھ پلانچوالی) +
کھون چانگ + کھن چنگ +	ڈکرہ (عام طور پر) +
سمنی جن +	محررہ (کلک - کرائی - بالو) +
چاؤ پانگ + مگن کام کاپ + جاؤ پانگ مگن کم کپ +	داروغہ + مستم + (جہان ڈیر) +
کھن جام + کھون جام +	درہا + (وچمین چوکیدار) +
کھن گن تو + کھون گن تو + قلی +	تلی + (مزدور جس کی کمپنیاں زمین پر) +
کھون گن تری + کھون مگن تری +	تلی + (عام) +
کھا چانگ + گن وومن + گن وومن کھا چانگ +	مزدوری + (تختہ عینہ) +

## محکمات کے نام

کراسوعنگ ناکھوں بن ہکراسوعنگ ناکھوں بن +	اعلیٰ یا انتظامیہ لکل گورنمنٹ
کراسوعنگ یوتی تام + کراسوعنگ یوتی تمام +	اعلیٰ یا انتظامیہ محکمہ انصاف +
کراسوعنگ یوتا بنی کن +	محکمہ سٹیکس ٹرمینٹ
کراسوعنگ پراکھلانگ +	مالگداری +
کراسوعنگ کلاہوم +	جنگ +
کراسوعنگ سٹک سالی کن +	مشرقی تعلیم +
کروم بین تھی + کروم پامن تھی +	پیمائش سرحد +
کروم تھامان ردا +	جہاز رانی + (جہاز) +





اردو	سیامی
یہ سک	تا کو آ تا کو عا
والاد	بیک کلا
بین	بیک ولت
بین کی کچی دھات	ڈمی بیک
جست	سنگ کاسی

## طولانی پیمائش

چار کابیت	= (کابی ات) =	ارنیو
بارہ رنیو	=	اکا عپ (کھپ)
دو کا عپ یا کھپ	=	اسوک
چار سوک	=	ا داہ
بیس داہ	=	اسین
چار سو سین	=	ایوٹ
بیس رلیج داہ	=	ارائے
لنٹ :-		

اکابی ات (کابیت)	=	(برابر) $\frac{3}{64}$ انچ انگریزی
ارنیو	=	$\frac{13}{16}$ انچ
اکا عپ	=	$\frac{3}{4}$ انچ

۱ سوک	$\frac{1}{2} = 7 \frac{1}{2}$
۱ داہ	$\frac{1}{2} = 6$ فیٹ
۱ سین	$= 130$ فیٹ
۱ یوٹ	$=$ قریباً دس میل انگریزی

## خشک چیزوں کے ماپ (ہیمانے)

آسمان - (تن) یا ناریل کا بھٹھا وزن قریباً  $\frac{1}{2}$  پونڈ  
( $\frac{1}{2}$  اور چھٹانک)

بیس تن = (برابر) اتنگ (تانگ)

سوا تانگ = اکیان یا کو یان

ایک کین = بیس پکل

ایک پکل =  $\frac{1}{3}$  و  $\frac{1}{3}$  پونڈ وزن انگریزی پکل ماپ نہیں

بلکہ وزنی چیز ہے

عام تول یا وزن کرنے کی چیز کافی ہے جس کو سیامی میں چانگ

یا چھانگ کہتے ہیں جس کا وزن ۵۸۵ لکل (باٹ یعنی سیامی روپیہ) یا

$\frac{2}{3}$  پونڈ انگریزی ہوتا ہے فیون (چنڈو) یا سونا وغیرہ کے تول یا

وزن کرنے کے لئے باٹ (لکل) استعمال کیا جاتا ہے جن اور چنی

بھی سونے کے تولنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ (ہن اور چنی)

چینی وزن ہیں

۱۹۶۳ء سے اس بات کی کوشش درپیش ہے کہ سیام میں لڑپین  
آل (پنڈ) وغیرہ رائج کر دئے جاویں کیونکہ موجودہ سیامی توئی قابل اطمینان  
نہیں ہوتے۔ مگر ابھی تک اس معاملہ میں کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔

## جواہرات

سیامی	اردو
پیٹ + پیت	ہیرا
پین + نن	نیلیم + (یا قوت)
تپ تیم + تاب تیم + نیم ڈی + نام ڈی	لعل
مورا کوٹ + مورا کوٹ + مرا کوٹ	نمرود
بوسا راکھم + بوسا راکھام	گجراج
ٹک ڈا + ٹوک ڈا	لوتی

## رنگ (کھر)

سی	رنگ + (کھر)
سی کھو عو + کھی عو + کھیو	سبز
سی ڈینگ + ڈینگ	سرخ + (لال)

## سیامی

## اردو

چوم پو	گلابی رنگ
نم نمون نام نمون	نیلا (رنگ)
کھرام	نیلا (نیل)
سی لونگ سی لونگ	زرد (پیل)
سی ڈام سی ڈام	سیاہ (کالا)
سی کھاؤ سی کھاؤ	سفید (چٹا)
پن کھاؤ پن کھاؤ	اہل رنگ
ڈام ڈینگ	بھوسلا

## تول یا وزن کرنے کے پاٹ وغیرہ

چھانگ	اکائی (دس چھٹائین)
سام نکو چھانگ	۱/۴ کائی (پونی کائی)
خنگ چانگ مخو نم چھانگ کہر نکو چھانگ	۱/۲ کائی (ادھی کائی)
سکو چھانگ	۱/۳ کائی (بیتھالی کائی)
نم نم	وزن (بوجھ)
کھرنگ عون	نصف اونس (۱/۲ اونس)
ونگ پون	وزن سو اتلہ (۱/۳ چھٹانگ)
ونگ پون	ایک لہ (آدھیر یا ۱/۲ چھٹانگ)



اردو	سیامی
ایک پیکل * (ایک سو کاٹی یا) ۱/۳۰ پونڈ وزن عوضیکہ اسی طرح دو پیکل سونگ * آپ * تین پیکل سام آپ وغیرہ سمجھو *	آپ *
<h2 style="text-align: center;">نقدی غیرہ</h2> <p>نقدی * (زر) *</p> <p>ڈارہ * (چاندی کا) *</p> <p>ڈارہ * (سونے کا طلائی) *</p> <p>پونڈ * (اسٹرنک ٹی قیستی)</p> <p>روپینہ * (ستان) *</p> <p>ٹیکل * (گول سکے چاندی کا یا نقرہ)</p> <p>ٹیکل * (چٹا یعنی چوڑا چاندی کا)</p> <p>ٹیکل کھوٹا * (تلب) *</p> <p>ٹیکل کھرا *</p> <p>ٹیکل * (عام طور پر) *</p> <p>چار ٹیکل کا ایک سکے</p> <p>پیسہ تانبا کا *</p> <p>سینٹ *</p>	
نگون * (گن) * (سوت)	نگون * (گن) * (سوت)
گن ری عن * (نگون ری عن) *	گن ری عن * (نگون ری عن) *
ری عن * (تھوٹا گ کھام) * (نگون تھوٹا گ کھام) *	ری عن * (تھوٹا گ کھام) * (نگون تھوٹا گ کھام) *
نگون پون * (انگ کرت) * (گن پون) * (انگرس) *	نگون پون * (انگ کرت) * (گن پون) * (انگرس) *
نگون باٹ * (کوم) * (گن باٹ) * (کوم) *	نگون باٹ * (کوم) * (گن باٹ) * (کوم) *
نگون ری عن *	نگون ری عن *
نگون ڈینگ * (گن میڈی) * (گن مے ڈی) *	نگون ڈینگ * (گن میڈی) * (گن مے ڈی) *
نگون ڈی * (گن ڈی) *	نگون ڈی * (گن ڈی) *
نگون باٹ *	نگون باٹ *
تم ٹنگ * (تم ٹونگ) *	تم ٹنگ * (تم ٹونگ) *
آت * (عات) *	آت * (عات) *
سین *	سین *

سیامی	اُردو
نگوں پیک + گن پیک +	بھن + (ریزہ نقدی کا)
ڈیک ایک پٹی عن نگوں +	چمپہ وغیرہ کا +
بائے سانگ چلے + بے سنگ چائے +	بہندوی +
مے ڈی (میڈی) خراب +	جک + انک وغیرہ کا
بائٹ + ٹیکل +	ٹوٹ + ڈی بجھنے اچھا -
روپیہ سیامی (سیلم کاروپیہ)	روپیہ سیامی (سیلم کاروپیہ)
روپیہ + روپیہ باٹ +	روپیہ ہندوستان کا +
نگوں توں تن +	مولن + (مہل رقم)
ڈوک بیا +	بیا ج + (سود)
نی + کوگن +	قرضہ + (نقدی)
نگوں تیت + چو آ +	اددھار + (سالان وغیرہ)
سیامی روپیہ کو باٹ یا ٹیکل کہتے ہیں - یہ بھی 64 پیسے کا ہوتا ہے +	اددھار پر لینا یا دینا +
بنگ آت + (تانبے کا سکہ)	۱ + پیسہ +
سونگ آت +	۲ + " +
سام آت +	۳ + " +
سی آت +	۴ + " +
ٹان آت +	۵ + " +
ٹک آت + سام پھائی + سام فائی +	۶ + " +

سیامی	اردو
چیت آت * (تانبے کا سکہ) *	7 * پیسہ *
فونگ بنگ * (فونگ بنگ) * چاندی کا سکہ	8 * " *
کاؤ آت *	9 * " *
فونگ فائی * ہان فائی *	10 * " *
فونگ سام آت *	11 * " *
فونگ سونگ فائی *	12 * " *
فونگ سونگ فائی آت *	13 * " *
فونگ سونگ فائی سونگ آت *	14 * " *
فونگ سونگ فائی سام آت *	15 * " *
سنگ بنگ * (قریباً چار آنہ) *	16 * " *
سنگ آت *	17 * " *
سنگ سونگ آت *	18 * " *
سنگ سام آت *	19 * " *
سنگ سونگ فائی *	20 * " *
سنگ ہان آت *	21 * " *
سنگ ہک آت *	22 * " *
سنگ چیت آت *	23 * " *
سنگ فونگ * سنگ فونگ *	24 * " *
سنگ فونگ آت *	25 * " *

	سیاهی	اُردو
45	سینگ فونگ فائی *	26 * پیہ *
46	سینگ فونگ سام آت *	27 * " *
47	سینگ فونگ سونگ فائی *	28 * " *
48	سینگ فونگ مان آت *	29 * " *
49	سینگ فونگ بک آت *	30 * " *
50	سینگ فونگ چیت آت *	31 * " *
51	سونگ سینگ *	32 * " *
52	سونگ سینگ آت *	33 * " *
53	سونگ سینگ فائی *	34 * " *
54	سونگ سینگ سام آت *	35 * " *
55	سونگ سینگ سونگ فائی *	36 * " *
56	سونگ سینگ مان آت *	37 * " *
57	سونگ سینگ بک آت *	38 * " *
58	سونگ سینگ چیت آت *	39 * " *
59	سونگ سینگ فونگ *	40 * " *
60	سونگ سینگ فونگ آت *	41 * " *
61	سونگ سینگ فونگ فائی *	42 * " *
62	سونگ سینگ فونگ سام آت *	43 * " *
63	سونگ سینگ فونگ سونگ فائی *	44 * " *



سیامی	اردو
سونگ سنگ فونگ مان آت *	45 * پی *
سونگ سنگ فونگ ہک آت *	46 * " *
سونگ سنگ فونگ چیت آت *	47 * " *
سام سنگ *	48 * " *
سام سنگ آت *	49 * " *
سام سنگ فانی *	50 * " *
سام سنگ سام آت *	51 * " *
سام سنگ سونگ فانی *	52 * " *
سام سنگ مان آت *	53 * " *
سام سنگ ہک آت *	54 * " *
سام سنگ چیت آت *	55 * " *
سام سنگ فونگ *	56 * " *
سام سنگ فونگ آت *	57 * " *
سام سنگ فونگ فانی *	58 * " *
سام سنگ فونگ سام آت *	59 * " *
سام سنگ فونگ سونگ فانی *	60 * " *
سام سنگ فونگ مان آت *	61 * " *
سام سنگ فونگ ہک آت *	62 * " *
سام سنگ فونگ چیت آت *	63 * " *

سیامی	اردو
64 پیسہ + ہاٹ سنگ + روپیہ ایک چاندی کا سکہ ہے	غیر ممالک کے لوگ اور خاص کراہل یوروپیوں اس سیامی روپیہ کو (جسکو سیامی زبان میں ہاٹ کہتے ہیں) اٹکل کہتے ہیں۔ اس کا وزن ہندوستان کے ایک روپیہ چھ آنے کے قریب ہوتا ہے۔ مگر اس کا موجودہ نرخ قریباً ہندوستان کے روپیہ کے برابر ہے +
ہاٹ فونگ +	18 آنہ + (اٹھارہ) +
ہاٹ سنگ +	20 آنہ +
ہک سنگ +	ڈیڑھ روپیہ + $\frac{1}{2}$ +
چیت سنگ +	پونے دو روپیہ $\frac{3}{4}$ +
سونگ ہاٹ +	دو روپیہ 2 +
کاؤ سنگ +	سوا دو روپیہ $\frac{1}{4}$ 2 +
سپ سنگ +	اٹھائی روپیہ $\frac{1}{2}$ 2 +
پیٹ سنگ +	پونے تین روپیہ $\frac{3}{4}$ 2 +
سام ہاٹ +	تین روپیہ 3 +
	باقی ایسا ہی سمجھو +
	اٹھ آنے کا چاندی سکہ نہیں ہے +
	اہل سیام غیر ممالک کے سکہ (ضرب) کو گن کھیکھ یا نگون کھیکھ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے دیسی یعنی سیام کے راج سکہ کو گن تنائی یا نگون تنائی کہتے ہیں +

# یادداشت در بارہ ضرب یا سکہ مروج در سیام

دوآت = برابر ایک پائی \* (عام زبان میں پائی کی جگہ فائی  
چار پائی = " ۱ فونگ \* فونگ بولتے ہیں \*  
دو فونگ = " ۱ سنگ یا سنگ \*  
چار سنگ = " ۱ باٹ (ٹکل) \*  
چار باٹ (ٹکل) = " ۱ تام نگ \* تمنگ \*  
بیس تام نگ = " ۱ چانگ یا چھانگ \*  
چانگ یا چھانگ جس کو کافی بھی کہتے ہیں - اور جس کا اد پر ذکر ہے  
ہے \* اس کا وزن قریباً  $\frac{2}{3}$  پونڈ یا کہ  $\frac{1}{3}$  ٹکل ہوتا ہے \*

## سیامی ہتھیار وغیرہ

سیامی	اردو
آوت * عادت * (Awot)	ہتھیار *
پون *	بندوق *
جینگ پون * ٹرینگ پون *	بندوق وغیرہ چلانا *
ٹک ڈوٹ * ٹک پون * کراسن پون * کراسون پون *	گولی بندوق کی *
کراسن پٹ ساتن * کراسون پٹ ساتن *	کارتوس *
ڈین پون * ڈین ڈام *	بارود *

اردو	سیامی
توپ *	پُون جائی * توپ *
توپ کا گولہ *	کراسون تیک *
بندوق وغیرہ بھرنا *	سیلُپ پُون * سے ٹوپ پُون * پراچو پُون *
نشانہ *	تی مائے *
نشانہ باندھنا (مِشت)	لینگ * جینگ مٹھوک *
تلوار *	میت ڈاپ * ڈاپ *
تلوار کا میان * (نیام) *	ناک کرابی *
سنگین *	پلائی ڈاپ *
برچھا * (نیزہ * بھالا)	ہوک * لاؤ *
تیر *	ٹک سون *
کمان *	سون * تانؤ * ٹانؤ *
جنگ * (جمیدان میں)	کن سوک * کن یوٹا سونگ کھرام *
راٹائی وغیرہ ہو *	(بگاڑیدہ سنسکرت لفظ کا) *
راٹائی * (معمولی) *	کن روپ کن * روپ کن *
جنگ یا راٹائی کرنا *	پے روپ *
وردی * (کھلبیانہ لباس) *	سو آتاماں * سو آتاہن *
کمر بند * (پیشی) *	کھم کھاٹ * کھم کھات *



# سیامی وقت (زمانہ)

سیامی	اردو
ڈیونی ۛ ڈی عونی ۛ باٹنی ۛ	اب ۛ
بھنگ ڈی عونی ۛ تنگ ڈیونی ۛ	اب تک ۛ (تاحال) ۛ
جانگ ۛ	اب تک نہیں ۛ
میت کی ۛ مو آ تا کی ۛ مو آ سکی ۛ	ابھی ۛ (عین اسی وقت) ۛ
تی ڈے عو ۛ تی ڈیلے ۛ	فوراً ۛ (یک لحظت) ۛ
مڑائے ۛ مو آ رائے ۛ	کب ۛ (کس وقت) ۛ
دیلا کیم لیسے ۛ فن تاو ڈاسکے ۛ	جب ۛ
مو آ نن ۛ معان ۛ دیلانن ۛ	کب تک ۛ (کتنا عرصہ) ۛ
مو آ کون نی ۛ	تب ۛ
تی ریک ۛ تگون ۛ	پہلے ۛ (پیشتر) ۛ
تا کھرا نگ کون نی ۛ	پہلے پہل ۛ (اول اول) ۛ
نائے دیلانن ۛ نئے دیلانن ۛ کھرا نگ نن ۛ	کسی زمانہ میں ۛ
ہون ننگ ۛ ننگ ہون ۛ کون ننگ ۛ	بھیک اسوقت ۛ
کون نی ما کھرا نگ لو ناگ ۛ (ننگ وڈنگ پاننگ	اُس زمانہ میں ۛ
میں کچھ فرق نہیں) ۛ	ایک دفعہ ۛ
	ایک دفعہ پہلے ۛ (پیشتر) ۛ

اردو	سہامی
نبرد فہ	سونگ ہوان
کبھی کبھی	بانگ ویلا
بہت عرصہ	چانن
بہت ہی عرصہ	چانن نکس
اس دفعہ	کھرا نگ
دوسری دفعہ	کھراؤنا
جلدی	ریو
جلدی جلدی	ریو ریو
ہمیشہ	سامو پائے
ایک گھنٹہ	چو آ مونگ
آدھا نصف گھنٹہ	کھرنگ چو آ مونگ
چوتھائی گھنٹہ	سپ ہاں منٹ
پونا گھنٹہ	سی سپ ہاں منٹ
ایک دن	دن رنگ
ایک ہفتہ	آرت رنگ
اس ہفتہ	آرت نی
<p>بلا کمی لوگ رنگ۔ اکثر رنگ اور بعض رنگ بولتے ہیں</p> <p>ان سب کے معنے ایک ہیں</p>	

اردو	سیاحی
دوسرے ہفتہ +	آرت تا + آخت تا +
دوہفتہ +	سونگ آرت + سونگ آخت +
ایک مہینہ + (ماہ) +	ڈوسن نیک + ڈوسن نوٹک +
ایک سال + (برس) +	پی رنگ + پی نوٹک +
ایک صدی (سویس) +	روئے پی +
ہر روز + (ہر دن - روزانہ) +	تنگ ون + ٹوک ون + (عام طور پر تنگ ون)
پوہ پٹنی + (صبح ہونا) +	یم رنگ + یام رنگ +
علی الصباح + (صبح صادق) +	رؤنگ چاد + رنگ پاؤ +
دن کے وقت +	ویلا کلا رنگ ون + ویلا کنگ ون +
دوپہر سے پیشتر کا وقت (پہلے)	چادوں تی رنگ +
چھبے صبح سے یکبارہ بجے	
دن تک +	
دوپہر +	ویلا تی رنگ + ویلا تینگ +
دوپہر کے بعد شام تک +	ویلا بے + ویلا بے +
تمام دن + (سارا دن) +	تنگ ون + ون ینگ کھم + ون رنگ کھام +
آج + (آج کا دن - امروز) +	ون نی +
کل آئیوالا + (فردا) +	پرونگ نی + پتھرو +
کل گنڈا ہوا + (دیروز) +	تیروتے وا + تے وا تے وا +
کل گزری ہوئی صبح +	چادوں تی +

سیامی	اردو
مرونی * مارونی *	پرسوں آئیوالا * (آئیندہ) *
ون سون نی * ون سن نی * تے سو *	پرسوں گذرا ہوا * (گذشتہ) *
ویلاژین * ویلا جین * ون ژین * ون جین *	شام *
ژین ون نی * جین ون نی *	آج شام *
ژین پرونگ نی * جین پرونگ نی *	کل شام * (آئیوالی) *
ژین ون نی * جین ون نی *	کل شام (گذری ہوئی) *
کنگ کھون * کلانگ کھون * کلنگ کھون *	رات *
ویلاکنگ کھون * ویلا کلانگ کھون *	رات کیوقت *
ویلائی عنگ کھون * ویلائیگ کھون *	آدھی رات * (نصف رات)
ویلا ڈوک * ویلا ڈوک *	{ بہت رات گئی ہوئی * گذری ہوئی * }
کھون ینگ رونگ *	ساری رات * (رات بھر)
ون ساؤنا *	سینچر آئیندہ * (آئیوالا) *
ون چان کون نی *	سوموار گذشتہ * (گذرا ہوا) *
<div data-bbox="460 1061 675 1186" data-label="Section-Header"> <h2>شہر کا چکر</h2> </div> <div data-bbox="421 1186 872 1238" data-label="Text"> <p>بازار   تلاٹ * تی تلاٹ *</p> </div>	
<div data-bbox="452 1243 876 1296" data-label="Text"> <p>نہ نٹ * - ڈوک لفظ کوکھ کا بگاڑ ہے *</p> </div>	



سیاحی	اردو
تازون * تنوں * *	سڑک *
تنوں ٹرائے * تازون یائے *	سڑک بڑی *
تنین تزدنگ *	سڑک سیدھی *
تنون راپ لمبی *	سڑک صاف و آجھی *
تنون پندو *	سڑک کچھڑ والی *
تروک * کروک *	مگلی * (کوچہ) *
سپان * ساپان * پیمقان *	پیل *
پیمقان جائی * سپان جائی *	پیل بڑا *
پیمقان نوئے * سپان نوئے *	پیل چھوٹا *
پرا تو * پیتو * (عام طور پر پیتو بولتے ہیں) *	بڑا دروازہ * (گیٹ) *
کام پیگ * کم پیگ *	فصیل *
کھلون * لین *	کچھڑ *
پونگ * فون *	دھول * (گرد) *
کھوم فائی فا *	بجلی کی تہی * (لمپ) *
ساؤ کھوم فائی فا *	بجلی کی تہی کا کھمبا *
سائے تورالیک * سائے تھالیک *	تار برقی *
ساؤ تورالیک *	تار برقی کا کھمبا *
توپرائے سانی * توپریسانی * لیٹرکس *	چھٹی ڈالنے کا صندوق (لیٹرکس) *
بعض لوگ تازون اور بعض لوگ تنوں بولتے ہیں *	بہ لڑکے :-

اردو	سیامی
ڈاک خانہ (پوسٹ آفس)	آفت پرائے سانی محدودت پرائے سانی
تار گھر (ٹیلیگراف آفس)	اوپس پراسانی
سائین بورڈ	آفت تورا ایک
دوکان	کراڈان پائے
گودام (اسٹور)	ران
سکونی (مدرسہ)	ہانگ کھائے کھونگ
مندہ (بڈھی لوگونگا)	رونگ رمی عن
مندہ (اہل چین کا)	واٹ
مندہ (اہل ہندو کا)	سان چاؤ
مارکیٹ	واٹ کھیکھ
پولیس کا سپاہی	تی تالاٹ
پولیس سارجنٹ	کھن پولت
پولیس کا تھانہ	نائے موعت
فوجی سپاہی (سولجر)	تی پاک پون تراوین
گاڑی	تاہان
گاڑی میں سوار ہونا یا چلانا	روٹ
بیل گاڑی	روٹ کوپ
رکشہ (جن رکشا)	رتیوروٹ
(آرٹھی کے چیمہ واک گاڑی رتھ)	روٹ نکو آ
	روٹ چیک
	روٹ چیک لا

سیامی	اُردو
روٹ رانگ + روٹ رنگ +	ٹراموسے گاڑی +
کھون کھاب روٹ رانگ +	ٹراموسے گاڑی چلانیوالا { ڈرائیور +
کھاڈمی سان + چھاؤ +	کرایہ گاڑی وغیرہ کا +
کھاڈمی سان سونگ تاؤ +	دگنا کرایہ + (ٹریبل) +
بان روغن + بن روغن +	جائے رہائش (گھر وغیرہ)
ران چانگ جب سوآ پھا +	درزی کی دکان +
ران لٹاٹ پوم + ران تات پوم +	حجام کی دکان +
رونگ کھاؤ کینگ + ران کھاؤ کینگ +	کھانے کی دکان +
رونگ چانگ مائے +	بڑھتی (ترکھان) کی دکان +
چانگ تام روٹ + چانگ تمام روٹ +	گاڑی بنانیوالے کی دکان +
رونگ تی بیک +	ٹوٹا رکی دکان +
رونگ تام روٹ تاؤ + رونگ تمام روٹ تاؤ +	موچی کی دکان +
رونگ پون +	جواخانہ + (جہاں جوا کیبلا جاتا ہے)

## ضمیروں کا استعمال

بہن + ضمیر واحد متکلم +

(۱) مین + | چن چین + کھا + کر + | اپنے سے کم رتبہ شخص کو یا یہ تحریر تقریریں استعمال  
کئے جاتے ہیں +

## سیامی

## اُردو

- (۲) مین ۛ { راؤ چن چچن ہادی } برابر کی حیثیت رکھنے والے  
 { چن - کھاپا جاؤ ۛ کھپا } کے ساتھ تحریر و تقریر میں مستعمل  
 چاؤ ۛ ہوتے ہیں ۛ
- (۳) مین ۛ { کھاپا چاؤ ۛ کراپوم } اپنے سے بزرگ و بلند پایہ کے  
 { کلاؤ کراپوم ۛ } لئے ۛ
- (۴) مین { موم چن ۛ موم چچن } عام شاہزادہ یا راج پتر کیلئے  
 { کرا موم چن ۛ }  
 { کرا موم چچن ۛ }
- (۵) مین { کلاؤ کرا موم ۛ کھپت } ملکی شاہی خاندان کے شاہزادہ یا مل  
 { تا چاؤ ۛ کھپوت } پرنس یا دیس کے راج پتر کے تحریر و تقریر  
 { تا چاؤ ۛ } مین استعمال ہوتے ہیں ۛ
- (۶) مین { کھپرا پت تا چاؤ ۛ } ہر مہمبھی دی کنگ ۛ (مہاراجا و حیلج)  
 { رپوت } کے القاب کے اظہار میں ۛ
- عام زبان میں الفاظ چن ۛ چچن ۛ کوؤ ۛ راؤ ۛ کا استعمال ہونا چاہئے  
 توہ تم ۛ آپ ۛ (واحد حاضر و جمع حاضر) کیلئے ذیل کے الفاظ عام بول چال  
 میں استعمال کرنے چاہئے ۛ
- (۱) کاع ۛ توؤ ۛ چاؤ ۛ عینگ ۛ { کم رتبہ شخص کے لئے ۛ
- (۲) نئے ۛ تان ۛ توؤ ۛ برابر والے کے لئے ۛ
- (۳) تان ۛ تے ۛ توہ ۛ توہ ۛ کھون ۛ { بزرگ و بلند رتبہ کے لئے ۛ
- { چاؤ کھون ۛ تے ۛ تاؤ کوؤ نا چاؤ ۛ }



- (۴) نا پر آبت + عدا دیتاں + عام شاہزادہ + راج پُتر کے لئے +  
 (۵) نا پر آبت + پرادیت پر اکھوں + ملکی شاہی خاندان کے شاہزادہ  
 یا راج پُتر کے لئے +  
 تے فلا عو نگ تلی پر آبت + ہنر میجھٹی دی کنگ +  
 (۶) اہمے فلا عو نگ تو کی پر آبت + (مہاراجہ ادھیراج) کے لئے +  
 عام گفتگو میں الفاظ کلج + کا + تو آ + چاؤ + میگ آتے ہیں +

اردو	سیامی
وہ + اصمیر واحد غائبِ انسانی مذکر کے لئے عام گفتگو میں مفصل ذیل	
الفاظ کام میں لاؤ +	کم مرتبہ شخص کے لئے +
(۱) کھاؤ + منج + مان +	برابر کے لئے +
رہ کھاؤ + تان +	بزرگ دعا علی مرتبہ کے لئے +
(۳) تان + چاؤ کھوں +	ملکی یا دیسی شاہزادہ یا راج پُتر کے لئے +
تان + نامے کروم +	عام شاہزادہ دراج پُتر کے لئے +
(۴) تان پر ا عو نگ +	ہنر میجھٹی -
(۵) تان + تو +	دی کنگ +
پرا چاؤ یو ہو آ +	(مہاراجہ ادھیراج) کے لئے +
(۶) پر آبت سوم دیت پر لچاؤ یو ہو آ +	
چاؤ چی دت + نامے لو عا نگ +	
پرا چاؤ پین ڈین +	

لفظ نان کسی امر۔ حکم سوال یا دریافت کا مثبت جوابی لفظ (کا استعمال اس طرح پر ہونا چاہئے) \*

(۱) عودہ او + ہو + ہو + کم مرتبہ کے لئے \*

(۲) چا + کھا + برابر کے لئے \*

کھوراپ + کھوراپ + کھوراپ + بزرگ عالی مرتبہ کے لئے \*

(۳) کھوراپ کرالوم + چاؤ کھا + عام شاہزادہ یا راج پتر کے لئے \*

(۴) کھوراپ کرالوم + کھوراپ + کراموم \*

چاؤ کھا کھوراپ \*

ایسی یا ملکی شاہزاد یا راج پتر کیلئے \*

(۵) پتا چاؤ کھا کھوراپ \*

پوتا چاؤ کھا کھوراپ \*

پراپوتا چاؤ کھا کھوراپ \*

(۶) پراپتا چاؤ کھا کھوراپ \*

پراپوتا چاؤ کھا کھوراپ سائے

کلاؤ سائے کراموم \*

ہنرمیشتی دی کینگ کے لئے \*

لفظ نہیں۔ نہ (کسی امر + حکم + سوال یا دریافت کا نفی

جوابی لفظ) کا استعمال +

(۱) پلاؤ + رائے چائی + نئے چائے + کم رتبہ کے چیلے +

(۲) پلاؤ چا + نئے چائی چا +  
نئے چائے چا +

پلاؤ کھوراپ + نامی ڈائے  
(۳) کھوراپ + مے می کھوراپ  
می ڈائے کھوراپ +

می ڈائے کھوراپ موم +  
(۴) مے می کھوراپ موم +  
نئے چائی کراموم +

نامی ڈائے پوتا چاؤ کھاراپ +  
(۵) مے می چاؤ کھاراپ +  
نئے چائی مے ڈائے پوتا چاؤ کھاراپ +  
راپ +

(۶) مے ڈائے پوتا چاؤ کھاراپ  
(۷) کھوراپ سسائے کلاؤ  
سائے کراموم +

ہیز میجی دی کنگ کے لئے +

# چند ملکوں کی فہرست اور ان کے سیامی نام

ملک کا اصل نام	نام سیامی زبان میں
افریقہ *	پراتات افریقہ * پراتیت افریقہ *
امریکہ * (پاتال دیش) *	پراتات اے ریکا * پراتیت امریکا *
آسٹریلیا *	اوسٹریلیا *
انگلینڈ * (انگلستان) *	مونگ انگ کرت * مونگ انگوس *
یوروپ *	پراتات یوروپ * پراتیت یوروپ *
فرانس *	مونگ فرانگ ست * مونگ فرانس *
جرمنی *	مونگ یورامن * مونگ جرمن *
ٹالینڈ * (دلندین) *	مونگ ہلانڈا * مونگ ہولانڈا *
اطلی *	مونگ اٹالی * مونگ اٹلی *
پرتگال *	مونگ پوتوگیت * مونگ پرتگال *
روس *	مونگ روسیا *
سپین * ہسپانیہ *	مونگ سپین *
ٹرکی *	مونگ تورکی * مونگ ترکی *
مصر *	مونگ ای شپ * مونگ عی یپ *
نوٹ: کوئی ملک مونگ کی سب سے زیادہ مونگ بھی ہو سکتا ہے *	



ملک کا اصلی نام	نام سیامی زبان میں
بورنیو *	کو بونیو *
چین *	مونگ چین * مونگ چین *
جاپان *	مونگسٹری پُن * مونگسٹری پُن *
برہما *	مونگ پاما * مونگ پاما *
کمبودیا *	مونگ یو عین * مونگ ٹو این *
سیلون * (لنکا) *	کولنکا *
ہندوستان * (انڈیا) *	مونگ انڈیا *
جاوا *	کویاوا * کوجاوا *
سمٹرا *	کوسماٹرا * کوسمٹرا *
سیام *	مونگ تائی * مونگ تائی *

## چند ملکوں کے باشندوں کے نام

باشندہ امریکہ * (امریکن) *	چاؤ میریکن * چاؤ آئے ری کن *
انگلینڈ * (انگلشمن) *	چاؤ انگ کرت * چاؤ انگریس *
یورپ * (یورپین) *	چاؤ یورپ *
جرمنی * (جرمن) *	چاؤ جرمن *
ہالینڈ * (ولندیزی) *	چاؤ ہولانڈا * چاؤ ہلانڈا *
جاپان * (جاپانی) *	چاؤ ٹری پُن * چاؤ جی پُن *

باشندہ ہندوستان (ہندوستانی)	کھیکھ بن کھول + کھیکھ اندیا + کھیکھ بنگالہ
انڈین مدراس +	کھیکھ مادرآت + کھیکھ مدرآت +
مدراس + (تابل - کینگ)	
مدراسی	
برہما + (برمی + برہمی)	چاؤ پما +
کیمبو دیا + (کیمبوین)	یوین ژوان +
چین + (چینی)	پوک چین + پوک چین +
جاوا + (جاوانی)	چاؤ یادا + چاؤ جاوا +
ملایا +	کھیکھ ملاو +
سیام + (سیامی)	تامی + سمائی +
ہندو +	کھیکھ ہندو +
مسلمان +	کھیکھ اسلام +
یوریشین + {	کھرنگ چات + ✱
	خرنگ چات +

✱ کھرنگ بمعنی نصف - آدھا + چات لفظ جات یا جاتی کا بگاڑ ہے۔ یعنی

نصف ذات والا +

✱ بعض "کھرنگ" کہتے ہیں اور بعض لوگ "خرنگ" +

باب دوم

جزء دومری نمبر ۲

نفاست

# مختصر لغات

اردو	سیامی
الف	
ا ب +	ڈیونی + ڈے عونی +
ا بانا +	پھلنگ + پھولنگ + تان +
آپ + آپکا + آپکے + آپکی +	کے + عینگ +
اپیل +	عوت تون + عت تون +
ا ترنا +	لونگ پانی + لونگ +
اتفاق +	پین کن +
اتنا + اتنے + اتنا + اتنے +	ہتون + ہاتون +
اٹھنا +	لگ کھن + جگ کھن + جو کھن +
اٹھانا +	جگ +
آج + (امروز) +	ون نی + ون عی +
اجازت +	لاجٹ + لاجوٹ +
اجازت دینا +	ہاتین لاجٹ +
اجازت لینا +	کھولاجٹ +
اچانک +	تی ڈیو + تی ڈے عو + تی ڈے او +
اچھا +	ڈی +
اچھا جناب (حکم کے جواب میں)	ڈی عنائے + ڈی انائے +



سیامی	ارو
روانگ : روانگ سی	احتیاط کرنا
جھوٹے : جھوٹے	احسان کرنا
تھکے چار اصل میں سے چار ہیں	احوال (حال)
تھکی : تھکی	انجار
کھون : کھون	آدمی - (انسان)
مے سوڈی : میسوڈی	آدھے : آدھے
کھڑنگ : کھڑنگ	آدھا (نصف)
بلائی : بلائی	آدھر : آدھر
مانی : مانی	آدھر آؤ : آدھر آؤ
بلا تو : بلا تو	آدھر
پے نو : پے نو	آدھر جاؤ
ننگ : ننگ	ارادہ : ارادہ کرنا
سبائے یو : سبائے یو	آرام پانا (بیماری وغیرہ سے)
جھٹیک سبائے : جھٹیک سبائے	آرام کرنا
رین : رین	آٹھ : آٹھ
نوٹک : نوٹک	آزمایش کرنا
مے لمباک : مے لمباک	آسان : آسان

لیکن اس کو بہت کم شخص سمجھتے ہیں۔ عام طور پر عیب آئے بولتے ہیں \*

سیامی	اردو
کھونگ	اسباب (سامان)
سینا کون ۽ سپیت کون ۽	اسٹر
پلو سٹے ۽ پلو سٹے ۽	دستھا دینا
پھاسٹے ۽	اسٹول کن
پانگنی ۽ پانگنی ۽	اس طرح
جائگ تان ۽	اس طرح
تا ۽ توگن ۽	آسمان
چھپ فی ۽ چھپ تو ۽ (چھپ بگاڑ ہے بہپ کا)	اسوا سٹے (اس سٹے)
دیلانی	اس وقت
دیلانی ۽ دیلانی ۽	اس وقت
اسے پرکاش ۽ پرکاش ۽ پرکاش ۽	اشتہار
کن کھوٹ سانا ۽ کن کھوٹ سنا ۽	اشتہار (سرکاری نوٹس)
اسے پرکاش ۽ اسے پرکاش ۽	اشتہار دینا
رونگ نا ۽	اصطبل گھوڑوں کا
رونگ تو آ ۽	اصطبل مویشی
چنگ ۽	اصل
اسے رو ۽	اطلا عینا
رو	اطلاع ۽
چو آ ۽	اعتبار
	اعتبار رکنا

سیامی	اردو
جبائی چاق پڑھتے بہت چائی	افسوس کرتا
ننگ سوسن پاتا ناگ پر رات چائے تری سجا لیاؤ (سان یا لیاؤ)	اقرار نامہ
سجا سجن جا سجن یا	اقرار کرتا
رُوم	اکٹھا
ہائے روم کن	اکٹھا کرتا
فائی پھائی رچینی زبان میں آگ کو یا پھپھتے ہیں	آگ
بہت فائی کو فائی	آگ جلاتا
ڈاپ فائی	آگ بجھا تا
پاک عوائے	امانت
پریکس کن پریکس ساکن	{ امانت میں رکھتا
آسا ہی مونگ پھنڈائے	امتحان کرتا
ما مان	امید کرتا
چھوپ	آنا
کھوئی کھون پڑ پو پڑی عو	انتخاب کرنا (پسند کرنا چھیننا)
چیت چیتک	انتظاری کرنا
کھنگ فائی	انتظام کرنا
پے کھنگ فائی کھاؤ کنگ فائی	اندر دعوہ و جگہ کیلئے
پے کھنگ فائی	اندر جاتا
	اندر جلتے دینا

اردو	سیامی
اند ر کھنا ۛ	حوائے کھنگ نائی ۛ
اندھا ۛ	تاہوت ۛ
آندھی ۛ (اندھیری)	لوم چیت ۛ
اندھیرا ۛ	موت ۛ موت
ہند ۛ	کھائی
انصاف ۛ	چرا ۛ چیم را ۛ
انصاف کرنا ۛ	ہائے چیم را ۛ ہائے چرا ۛ
انعام (عوض) ۛ	رنگ وال ۛ
ان کا ۛ ان کا ۛ	کوئنگ نن ۛ
انکار ۛ	مے یوم ۛ پاتی سیت ۛ پتی سیت ۛ
انکار کرنا ۛ	پتی سیت
آنکھ ۛ	تا ۛ
آنکھ بند کرنا ۛ	پٹ سا ۛ پٹ تا ۛ لب تا ۛ
آنکھ کھولنا ۛ	پوٹ سا ۛ لم تا ۛ
آنکھ ٹھیک ۛ	دین ۛ
آنسو (اشک) ۛ	نام تا ۛ
آوارہ ۛ	کھون چون ۛ کھن چون ۛ
آواز ۛ	سی عنگ ۛ
اوپر ۛ	بن ۛ



اردو	سیامی
اوپر جاتا ۞	کھن بن
اوداس (رنگین)	پتے نرت چائی ۞ سے نرت چائی ۞
اور کتنے - اور کیا ۞	آرائے اک ۞
اوزار ۞	کھونٹک
استاد ۞	پن گرو ۞
اوشچا ۞ ادیکالی ۞	سوتک ۞
انجام ۞ اخیر ۞	ے عو ۞ یعو ۞
آہستہ ۞	باؤ ۞
آہستہ آہستہ ۞	باؤ باؤ ۞
ایسا ۞ ایسی ۞ ایسے	من کن ۞
ایک ۞	ننگ ۞ ننگ ۞
ایک دفعہ ۞	ہون ننگ ۞ ہون ۞
ایمان ۞ اعتقاد ۞ بشواس	چھوٹا ۞ بسواس ۞
ایماندار ۞	کھنڈی
اینٹ ۞	ایٹ ۞ عیٹ ۞
اینٹ بنانا ۞	تمام ایٹ ۞ تمام عیٹ ۞

اردو	سیاحی
(ب)	
بیت	رودنگ
باب	پھو پھو پھو پھو پھو پھو
بات (معالہ)	پھوٹ
بات کرنا	پھوٹ کرن
بادام	پون آہمن پون آہمن
بادل	نا پھوٹ
بادشاہ	چاؤ چھوٹ
بادشاہزادہ	لوک چاؤ چھوٹ
بادشاہزادی	رمپاں چاؤ چھوٹ
بادشاہی	کرنگ نقیب
باریک (مہین)	بانگ
بازو	کھین
باسی	کھونگ کاؤ
باغ	سوعن
بانس	مائے پھائے
بانٹنا	بینگ بینگ کن
بانڈھنا	پھوٹ
باہر	کھونگ نوک

اردو	سیامی
باسیناں (چپا رکھا)	سوسا سگے
ہٹانا (ظاہر کرنا)	چھت ٹائٹس ہٹے ٹائٹس
بھجنا (اگے بڑھنا)	ڈاپ
بھجنا (اگے بڑھنا)	بھن ٹام
بچانا (حفاظت کرنا)	بچی
بچلانا (بچت کرنا)	بچل سب آوا سگے
بچہ	ڈپک
پرلہ	برن
بدخلق	کھون میٹھی
بدکار (بدشاہ)	کھون کوٹنگ
بدلتا	پلین
بدلی (دعوض)	چھپا سگے
بدن جسم - بشریہ	توٹا - ٹوٹا - رائگ بکائے
برابر	سمو
برسات - برسات - ہلو - بارش	پھن ٹوک
برف (مصنوعی)	نام کھینگ
بڑا	جائی تو
بس	بھولیو
ہٹانا	تھام ہٹام زبان میں تھام تھام

اردو	سیامی
بنانا (ایک منزلہ مکان)	تھام روئنگ
بنانا (دو منزلہ مکان)	تھام روئن
بنانے والا	تھام پین
بندر (بوزنہ)	لنگ
بندر (بن مانس)	کھون پا
بند کرنا	پیت
بندگی (ملنے کی قوت)	کمپ
بندگی (روانیا جہاز کی قوت)	لاقی
بننا (کپڑا وغیرہ)	چھاتھو
بو (گندہ)	مین ساپ
بوٹل	کھوٹ
بونا (بیج وغیرہ)	پلوک
بوڑھا	کھون کے
بوجھ	بک
بونا	بوک
بھاپ	اے نام روئن
بھاری (دزنی)	بک
بھانسا	وینگ
بھائی بند (سمبندھی)	پھی نوئنگ کن



سیامی	اردو
نی پی پی پی	بھائی بڑا
پہی چائے پی چائے کو چھائے بھی برتے ہیں	بھائی چھوٹا
نوںک پی نوںک چائے	بہت (زیادہ) بسیار
ک پی ک	بہت اچھا بہتر زیادہ اچھا
ڈی کو خان	بھیتجا
لان پھو چھائے لان چائے	بھیتجی
لان پھو چینک لان پھو ٹنگ	
لان ساؤ	بھرتا پی پھرنا
تاک	بھرا ہوا پی (پڑ)
تیم	برہ پی (ڈر)
ہونک پی ہونو چک	بھرو چا رکھنا
کھون ہونو چک	بہشت پی (سُرگ)
چھو آ پی چھو عا	بہت پی (جیسے پانی)
بن سادان بن سوان پی سرگا	بھوکھا (بھوکا) پی
لائے پی لائے تام	بھونکن رستے وغیرہ کا
جاک کھاؤ	بھول (غلطی) بھولنا
تاؤن پی تان عوں	بھول گیا پی
نوم	
نوم نے عو پی نوم لیمو	

اردو	سیاحی
مرت بھونو ۞	جالوم ۞ ژالوم ۞
ز بھونو زنگا ۞	مے ٹوم ۞ مے ٹوم ۞
بھینجا ۞	سٹنگ ۞
ریگونا (ترکنا) ۞	ڈونگ ۞
ریگونا ہوا (تر) ۞	پنی عک ۞
بہین ٹری (ہمشیرہ کلان)	پھی جینگ ۞ پی ٹریگ ۞ پی ساؤ ۞
بہین چھوٹی (ہمشیرہ خورد)	نوںک جینگ ۞ نوںک ٹریگ ۞ نوںک ساؤ ۞
بے ادب ۞	کھون پامک ۞ کھن پامک ۞
سیاح (سود) ۞	ڈوک ریا ۞
بیٹا ۞	ٹوک چھائے ۞ ٹک چھائے
	بوت چائے ۞ بوت چھائے ۞
	ٹوک جینگ ۞ ٹک جینگ ۞ بوت جینگ ۞
	رینینگ کو ٹریگ بھی بولتے ہیں ۞
بیٹھا ۞	ناٹنگ ۞
بیچنا (فروخت کرنا)	کھائے ۞
بیچنے والا ۞	کھن کھائے ۞ کھونگ ۞
بیٹری (جولان)	سائے سو ۞
بے گناہ ۞	مائے پھیت ۞
بے ذائقہ ۞	مے روٹے ۞ میروے ۞

اردو	سیامی
بے سلیقہ	کھن میرو چاک
بے شمار	کھن میرو چاک
بے فائدہ	ماک
بیل گاڑی	چھائے میڈائے
بیل گاڑی مانگنا وغیرہ	روٹ لگو آ
پیار	چھائے روٹ
پیار ہونا	کھن چپ
ریاری	کھن چپ
بیوپار کرنا	مے سبائے
	چپ
	کھلام پوئے
	کھا کھائے

## (اردو لفظ پ)

اردو	سیامی
پاجامہ	کونگ کھن
پارہ (سیماب)	پاروٹ
پارہ ہونا	پاروٹ
پاس ہونا (قبضہ میں ہونا)	کھام
پاگل (دیوانہ)	کھام
پانی	رمی
پاؤس	کھن با
	نام
	تین
	کھا

اردو	سیامی
پیتا (برگ درخت)	بائے مائے
پیتا (کاغذ کا ورق)	کلیٹ
پیتہ (نشان)	سٹم کھن
پیتھر (سنگ)	پہین
پست قد	پہین
پسینہ	کھون تام
	نوعا
	پہو آ
پکنا (روٹی وغیرہ)	ہونگ کھاؤ
پکڑنا	چاپ
پل	سایان
پنجه	کام
پنچ (شالٹ)	آنو یا تو ٹولا کن
پنکھاڑا (چھت وغیرہ کا)	پٹ کھوین
پنکھاڑا	پھاٹ جالی
پوچھنا (دریافت کرنا)	پھاٹ لوم
پوچھنا (جھاڑنا)	تھام لے
پونچنا	کوعاٹ
پھانگ (بڑا دروازہ)	پھنگ
پھاڑنا	پھو
	چھیک



اردو	سیاحی
پھانسی۔ پھانسی دینا	پھک کھاؤ پھک کھو
پہچانا	چام
پہر	عیک
پہلا۔ پہلی	تھی ننگ پھی ننگ
پہلو (بٹل)	کھنگ
پہلے	موا کون فی تھون
پہننا (جیسے کپڑا وغیرہ)	تینگ ٹو آ
پھوٹا (ڈونبل)	فی
پھونکنا۔ پھونک مارنا منہ سے	پاؤ
پھوٹل	ڈوک
پھولنا (پھلنا)	ڈوک پھو ڈوک لے عو
پھینکنا	تھنگ سی
پیار کرنا	رک پرق
پیاس	جاک نام کراٹان
پیاسا	کھون جاک نام کھن جاک نام
پیالہ (پیتل کا)	کراٹان نام
	کھن نام

بہ۔ اس ننگ میں پھانسی کا رواج نہیں۔ خونی مجرموں کا سر تلوار سے جدا کیا جاتا ہے۔

سیامی	اردو
تھوئی ۞	پیالہ (مٹی کا) ۞
تھوہنگ ۞ تھوم ۞	پہپہ (کڑی کا) ۞
تھونگ	پیٹ ۞
عم لیاؤ ۞ ام لے عاؤ ۞	پیٹ بھر گیا (بھرا ہوا) ۞
لانگ ۞	پیٹھ (پشت) ۞
کھم کھاٹ ۞ کھم کھات ۞	پیٹی (کر بند) ۞
ہیپ ۞ ہیپ ۞	پیٹی (صندوق) ۞
تھلانگ ۞ کھوئے ۞	پیچھے (بعد) ۞
کھوئے مان ۞	پیچھے آنا ۞
تم لانگ ۞	پیچھے جانا ۞
ہاں کن ۞	پیدا کرنا (کھانا) ۞
می ۞ مائے خی ۞	پیدا کرنا (موجود کرنا) ۞
	(ایجاد کرنا) ۞
کیٹ ۞	پیدا ہونا ۞
ڈون تھاہگ ۞	پیدل جانا یا چلتا ۞
	پینا ۞
جی عو ۞ پس سادا ۞ پناوا ۞	پیشاب ۞ پیشاب کرنا ۞
چام آوائے ۞	پیشگی ۞
کن ۞	پینا ۞

اردو	سیاحی
	ت
تہا بھینا	تی سائے
تہا بیخ	ون تھی
تہا زہ	کھو بگ مائے
تہا (فضل)	لگ چے
تہا رنگانا	سائے لگ چے
تہا کھولنا	پٹ لگ چے
تہا لی بجانا	تھپ مٹو
تب	دیلا فن
تجربہ	پرکھا ڈو
تتمہ سختی	کڈان کمین
تخنم	لی عٹ
تخنم رنگانا	پلوک
ترازو (ترکڑی)	تا چھو
ترجمہ کرنا	پلے
ترجمہ کرنیوالا (مترجم)	پلا ع
ترنوز	سونگ پسا
توش	تینگ مٹو
	پری عو

سیامی	اردو
پچک ۞	ترکاری (سبزی) ۞
موراڈوک ۞ مراڈوک ۞	ترکہ (میراث)
رُوپ ۞	تصویر ۞
چھاک رُوپ ۞	تصویر کھینچنا ۞
تھورائے ۞ تھورائے ۞	تداو ۞
تھلو پیاد ۞ تھلو پیاد ۞	تکرار ۞ تکرار کرنا ۞
ٹائے مباق ۞ ٹائیں لم پاک ۞	تکلیف دینا (تنگ کرنا)
نگاں ۞	تل ۞ (کچھ - غلبہ) ۞
ٹائے تین ۞ ٹائے تین ۞ فایتین ۞	تلا (تلاوا پاؤں کا)
تھی نون ۞	تلائی (توشک - گدیلا)
پھت مَن ۞	تلتا (بھونکنا ہی نہیں)
عینگ ۞ کے ۞ مان ۞	ٹم ۞ ٹو ۞ تھارا ۞ تھاری تھارے ۞
لین ۞	تماشہ - کیل (نایش)
جاسو ۞ پراسو ۞	تباکو ۞
گنڈو عن ۞	تنخواہ ۞
ٹائے گنڈو عن ۞ لیو (ہوئے عو)	تنخواہ دینا ۞
کھو گنڈو عن ۞	تنخواہ لینا ۞
سبائے ڈی ۞ سبابائے ڈی ۞	تندرست (تندرستی صحت)



اردو	سیاحی
منگ (راہ - کپڑا وغیرہ)	کھپیپ
تنوڑ	تھی من کھاؤ
توڑنا (ٹکڑے ٹکڑے کرنا)	تک
توڑنا (پھول یا میوہ وغیرہ)	کپیپ
تون (روزن کرنا)	چھانگ
تھن (تھن دستان)	نوم
تھوار (عید)	ڈن پیرا
تھوڑا	سکھیت
تھوک (نساب)	بون
تھوکتا	بون نام لکھ
تیار کرنا	چیت چینگ
تیرنا	وائے نام
تیز (پھرتیلا)	رینگ
تیز (جیسے چانو وغیرہ)	میت کھوم
تیز کرنا	ب میت
تیل	نمن
تیل ہل	نمن زگان
تیل ناریل	نمن فراؤ
تیل ارزند	نمن ہوم

اردو	سیامی
تیل مٹی	نمن کات
تیل سرس	نمن چھکات
(ط)	
اردو	سیامی
ٹانگ	کھا
ٹپکنا (گرنہ)	چھلاٹ
ٹوبی	مومک
ٹھنگ	چھملاٹ
ٹھکی : ٹھکنا	عوسک
ٹھینرنا (تفطری کرنا)	پڈی عو : پڈی کو
ٹھینرنا (رہنا)	بجو : یو : ٹو : یوٹ
ٹھونکنا	پک
ٹھیک (درست)	چنگ : مھرک
ٹھیرھا	کھوٹ
ٹھیکا : ٹھیکا گنا یا گورنا	پو
	+

## (ث)

اردو	سیامی
ثبات کرنا + ثبوت +	مویپ + سم مکھن +

## (ج)

اردو	سیامی
جاپ تاپ کرنا پلو جا کرنا بندگی کرنا + جاگ + جان (زندگی - حیات) جانا + جانب (طرفہ - رخ) جاننا (معلوم کرنا) جاننا (کہ شخص کو) جانور (بدن مطلق) جانے ضرور پہچانے ہی	واسے پھرا + تکم پڑ با + می پ + روانگ + جون + آئیو + یون + پئے + پاسک + کننگ + زو پاک + چام + توآ + تو عا رعام جاننا چیزوں کے ست آتا ہے بشی کھی + راکے تین +

اردو	سیامی
بائے صفحہ جانا	پئے کھی ۽ رائے مین ۽
جب ۽	مرائے ۽ مورائے ۽
جٹا مار ہایت کرنا	ری مین ۽
جٹا مارا دولانا	ہے رو چاک ۽ رائے رو چاک ۽
جٹنا۔ جٹنے۔ جس مذکر ۽	تھورائے ۽ تھورائے ۽
جڑمانہ ۽	پی ناسیے ۽ قینائے ۽
جڑ ۽	جوٹ ۽
جٹکانا ۽	رائے مک کھن ۽
جلانا ۽	فاؤ ۽ پھاؤ ۽ کو ۽
جلدی ۽	ریو ۽ رعو ۽ رے (و) ۽
جلدی جلدی ۽	رعو رعو ۽ رے (و) رے (و) ۽
جلدی کرنا ۽	تھم رعو ۽
جمع کرنا اور ٹٹنا۔ ٹٹنا۔ کٹکٹنا	رودعم ۽
جمع ہونا ۽	رودعم کن ۽
جن (بھوت۔ بلا) ۽	پھی ۽ پریت ۽
جناب ۽	نائے ۽
جنتری ۽	پرتی دن ۽
جنگ ۽	روپ کن ۽ روپ ۽
جنگ کرنا ۽	پئے روپ ۽



سیامی	اردو
جنگل	جنگل
آرائے	جو حرف
کھرائے	{
آئے رُو	جواب
ہائے رو	جواب دینا
بین خانے	چڑا چڑا کھانا
بین پھائے	جوار کی غلہ
کچھوٹ	جوان
کھن نوم	جوا (جوتی - پاسہ پوش)
کوٹک	جور (بند)
کھو تیت	جور (اعضا سے وغیرہ)
کھو کرا (دکھ)	جور
کھو ننگ	{
کھو ننگ کے سینے ایک جڑا ہے	جورنا
تیت	جوں (دوسری پڑ جاتی ہے)
تیت کن	جو تک
تاؤں	جو کچھ
تاؤں	جھاڑ (درخت)
پلین	جھاڑ (ارصاف کرنا)
پلین	
کھوٹ آرائے	
تن	
تن	
کوٹک	
کوٹک	

سیامی	اردو
کرات دکوات :	جھاڑو :
رو آبی :	{ جہاز (پہلی) رہنے والا
رو آغالی : رو عاغانی :	جہاز (دو غانی)
لوک : بھومی :	جہان (دنیا) :
رہی نائے تھی تاسے :	جہان جہان :
لون :	جہان نا جیسے میوہ - بال -
تھلو + تھلوہ کن :	پتے (غیر)
کوہک :	مہنگر نا :
کھن کوہک : گھون کرہک :	جھوٹ (جھوٹ)
بوک کوہک :	جھوٹھا :
کاپاد سوآ : کپاہ سوآ :	جھوٹ ہونا :
لین :	جیب :
چھنا : چھن نا :	صمیم (زبان) :
کھن چھن نا : چھن چھن نا :	صیتا :
من کن :	چھتے والا :
کنوک : نہک :	جیا :
جون : آؤ : یون :	جیلانا :
پا :	جینا :
	جی - راں جی :

# ح

سیاحی	اردو
چم تہ و چیتی چاڑک چکین چکین	چابک
لک پے لک	چالی
آ آہ	چا چا (چھا)
پھاہوم	چادر
بھتی نون	چاروی
میت پرمیت بانگ	چاٹو
پھراچان دوعن چانتا	چاند
دوعن سوانگ دوعن چینگ دینگ چیرچان	چاند کی روشنی
دوعن سوینگ	
دوعن گاسے	
چیب دوعن چانتا کھاٹ چانتا کھاٹ	چاند گرہن
گن گن	چاندی
کھاؤ سن	چاول
کھاؤ سک	چاول ابلے ہوئے
عاون آں عون آں آوں	چاہن (خواہش کرنا)
بے جھا چاء	چادر پائے

اردو	سیاحی
پیمانہ چپا کرکھانا	کبھی عورت کبھی اور
چپ چاپ	تنگ سہی :
چپ چاپ رہنا	سات سات :
چپ چاپ رہو	تنگ سو
چٹائی :	ہائے رونگ سو
چٹھی - خط :	تکی تنگ : تکی تنگ :
چٹھی کا جواب دینا -	سات تکی تنگ
چراغ	کھون
چراغ کی تہی -	کبھی رُدا غای : رُدا غای :
چڑھنا :	کھون تن مائے :
چڑھنا جاز پر :	کبھی رُدا آ : کبھی رُدا عا :
چڑھنا درخت پر :	کبھی ما :
چڑھنا کشتی پر :	نوک :
چڑھنا گھوڑے پر :	دون :
چڑیا ( پرندہ ) :	اے دون :
چلتا :	چیمون :
چلانا :	ہنگ :
چیمہ ( رکھپی ) :	
چرٹا :	



اردو	سیاحی
چنٹا (اکٹھا کرنا)	کیپ کیپ کھڑنگ
چنٹا (انتخاب کرنا۔ پسند کرنا)	تو عکس ماؤں
چنٹا (نخود۔ چھوہ)	تو اماں پاتسو آمان
چنگلی خانہ (محصول گھر)	رونک سی رونک پی ہی
چرتقا	رقی سی
چوٹی پیار۔ حجت وغیرہ کی	ہوا ہوا
چور	پہوڑے
چدی چوری کرنا	خدیجہ کنگ
چڑا چوری	کو مانگ پکو مانگ
چوڑا کرنا	تھام کو مانگ
چوسا سب سے کیا کیا چنٹا	سوپ
چوگوشہ (چوکندہ)	سی میم
چوٹا	پٹن
چوٹا (موش)	نوز نوز
چھاپ (ٹھہر)	کرا
چھاپ دگانا دھڑگانا	تی کرا
چھاپ (پیتل بندری)	دین
چھاپ چھاپ پیس	پیم تی پیم تی
چھاپ ہوا	کرتاج پیم تی تمام پیم

اردو	سیاحی
چھائی :	ہوا کچائی : ہوا چائی :
چھبنا :	کھن : تر دنگ : کر دنگ : کلان :
چھپنا (غائب ہونا) :	نہیں : فی :
چھپنا (رگھت میں) :	کوئنگ سٹم سون : سٹم ہون :
چھت :	ٹکھا : لن کھا :
چھتری (چھانٹ) :	روم :
چھڑا :	تا : ناں : روپ :
چھلکا : پرت :	پلوٹک :
چھلکا : تارنا (چھیلنا) :	ڈیک :
چھوٹا (خرد) :	کاب ایک (ایک ایک ایک لفظ ہے) :
چھوٹی :	ڈیک : ڈیک :
چھوٹا : انسان (خیر) :	پاؤسے :
چھوڑنا (آزاد کرنا) :	چیم : سیب :
چھوڑنا (مس کرنا) :	رو :
چھیدا (سورج کرنا) :	تھام رو : تمام رو :
چھینکنا :	چام : چم :
چھینٹی (پٹری) :	موٹ :
چھینی (شکر کھانا) :	نشان : نم نشان :

## ح

اردو	سیامی
حاصل کرنا :	ڈالنے بیوہ ڈالنے کے عوہ :
حاکم :	ٹالنے سانہ ڈالنے سانگہ :
حال (حالت) :	نیمے چاہے : عتک آئے :
حجام :	کھن کن ہو آہ کھن کن ہو آہ :
حجامت کرنا :	کھن ہو آہ :
حد :	ڈین :
حساب : حساب کرنا :	کھت کے :
حقتہ :	پانہ ہونہ :
حقتہ کرنا :	پانہ کنہ :
حق :	ہونہ :
حقارت : حقیر جاننا :	لاموتہ ڈالاموتہ :
حکمت :	پنجاہ پنہاہ :
حکم :	سانگہ :
حکم کرنا :	سانگہ آئے :
حکم عدولی کرنا :	ہوٹہ ہے پانگہ : پیرہے فائگہ :
حکومت :	سانگہ نو عتکہ :

اردو	سیاحی
حکیم رڈ کر۔ عیب ۱	کھن سو ۲ کھون سر ۲ پیٹ ۲
حلق ۲	ناملے لام کو ۲
حلہ ۲ حملہ کرنا ۲	خُن واسے ۲
حواس ۲	کھلام ۲ کھدام اندریہ ہر
حوالہ کرنا ۲	پا آواسے ۲
چادار ۲	کھن آئین ۲ کھون عاتیں ۲
حیوان مطلق (جانور پرستہ)	تو ۲ تو عا ۲
حیوان نامطلق ۲ انسان	کھن ۲ کھون ۲ مٹوٹ (دھکا ڈنسیہ سما)

## خ

اردو	سیاحی
خاتمہ (انجام)	یو ۲ یو ۲ موٹ لے خو ۲
خارش (کھجلی)	کھن تو آ ۲ کاؤ ۲
خالی رجبہ۔ مکان۔ بنین	او عاتنگ ۲ عو عاتنگ ۲
یا کوئی چیز	
خالی (صرف۔ فقط)	پپ لاؤ ۲ پپ لاؤ ۲
خبر دینا (خبر کرنا)	ہائے رو چاک ۲ ہائے رو چاک ۲
خبردار رہنا یا ہونا	روانگ ڈیڈی ۲ روانگ ڈسے دی ۲
خبردار رہو	



اردو	سیامی
نتم کرنا :	تھام ڈالنے سے عو :
نتم شدہ :	موٹ سے عو :
خدا پر میٹور :	نقمہ ملنے والا : تھمے عوڈا :
خراب (بدمعاش) :	کھٹن کو تنگ : کھٹون کو تنگ :
خراب رکھا بڑا۔ بدبودار :	ریسا : سیا : آ :
مخراب حال :	مبساں چائی :
مخراب کرنا :	مبساں :
خرچ : خرچ کرنا :	بونگ تھون : بونگ تھون :
خریدار :	نقن سو کھونگ : کھون سو کو تنگ :
خریدنا :	سو کھونگ : سو کو تنگ :
خرانہ :	گن کوس :
خسی (آغٹہ) :	تون :
خشک :	ہینگ :
خشک کرنا، خوب میں :	تاک آوا سے :
خشک کرنا، ہوا میں :	ہارے تھوک بوم :
خشکی : زمین :	تھی :
خط (رچھی) :	تنگ سو :
خطرہ :	ساکنو آ : ساک تو علہ :
خان :	پھوٹ ڈی :

اردو	سیامی
خلیق	کھن پھٹ ڈی
خندق	کھٹ لوم
خامش	چھن چھوپ تھے
خامش کرنا	جاک ڈائے
خوبصورت	عاؤں
خود غرض	سوائے تھے
خوراک (غذا)	کھون رو با
خوش	کھون میڈی
خوش کرنا	کھونگ کرن
خوش ہونا	آمان
خوشبود خوشبردار	چھوپ چائی
خوشی	ہائے چھوپ کن
خون (لہو)	چھوپا
خیال (خیالات)	ہوم
	چھوپ
	لومٹ
	ٹوہٹ
	بنک

(۹)

اردو	سیاہی
داخل کرنا (اندز رکھنا)	کھاڑ ۞
داخل ہونا ۞	کھاڑ کنگ نامی ۞
درغ (نشان - وجہ)	نی ۞ پھی ۞
(زخم چوٹ یا چپک)	
دال ۞	تھوڑا ۞
دال چنے (نخود)	تھوڑا مان ۞
دال سرنگ ۞	تھوڑا کسے عو ۞
دام (جال) ۞	ہے ۞ ہے ۞ ہے ۞
دام (قیمت) ۞	راکھا ۞ رکھا ۞
دام دینا یا داکرنا ۞	ہائیں راکھا یوں (سے عو)
دانا (عقل مند) ۞	فہن می پنجا ۞ کھن می پنجا ۞ پن جا ۞
دانگر (عقل مند) ۞	پن جا ۞ پنجا ۞
دانت ۞	کھو عن ۞ کھو جان ۞
دانت کا درد ۞	چپ کھو جان ۞
دایاں (راست بجا)	مکو کو عا ۞
دبلا ۞	پیوم ۞ پیوم ۞
درخت ۞	تن ۞ تن ۞

سیاحی	اردو
کھون جام پکھن جام پکھن یام پ	دربان (پا جان) چکپدار
کھون یاما ریا پ جام بگا - ہے کیم کا پ	
ہائے مائے پ	درخت کا پتا پ
کھام نورگما پ	درخواست (پیشین)
چپ پ	درو - پیٹر
	درو کرنا - ڈکھنا
کھون چپ سوعا پکھن چپ سوعا پ	درزی پ
چپ کو شپ بھی بوئے ہیں	
چنگ پتھوک پ	درست
قمام قھوک پ	درست کرنا پ
راپ کھنگ نائی پ	درمیان پ
پراتو پ پیٹو پ پاتو پ	دروازہ پ
مانام پ کھلنگ جانی پ	دریا پ
رم کھلنگ پ رم مانام پ	دریا کا کنارہ پ
ریکھائے پ قھام لے پ قھام ڈو پ	دریافت کرنا پ
زنگ پچو پ سین چھو پ	دستیخط
قھم فی یم پ قھم فی عم پ	دستیخط کرنا
	دستور پ
ست ورد پ سترو پ چپ چانی پ	دشمن پ
	دشمنی



اردو	سیامی
دعا مانگنا (پیارا قصا وغیرہ)	دائے پیرا ۛ پھم پوجا ۛ
دعے (مقدمہ) ۛ	کھو عام ۛ کھا ڈی ۛ کھوام ۛ
دعے کرتا (نیش زنا)	فونگ ۛ فونگ ۛ
دعا (دھوکا)	عوک ۛ
دعا دینا (دھوکا کرنا)	
دقت (بار مرتبہ) ۛ	ہون ۛ
دقت (مقدمہ کی یکشن)	ماٹرا ۛ ماٹرا ۛ
دفع کرنا ۛ	دھاک ڈین ۛ پچاک ڈین ۛ
دکان ۛ	ران ۛ
دکاندار ۛ	کھن کھائے کھونگ ۛ کھون کھائے کھونگ ۛ
دیکھنا ۛ	چھیت ۛ نے ہائیں ۛ نے ہائیں ۛ
دل ۛ	چائی کھون ۛ ہوا چائی ۛ
دلاور ۛ	کھن کھینگ رینگ ۛ
دلہل ۛ	نوبگ ۛ بونگ ۛ
دل لگی (شغل - دل لگی کرنا)	لین ۛ
دیل ۛ	ترک ۛ درک ۛ (ترک سنکرت اسے عام لوگ
	کم سمجھتے ہیں)
دوم ۛ دوم لین (دسات)	لوم ۛ
دوم (پونچھ)	ہانگ ۛ

اردو	سیاحی
دِن ۞	وَن ۞ وَا ن ۞
وَن کی روشنی ۞	وَن چنیگ ۞
دُنبا (گوسفند)	پھے ۞
دنگہ (فساد)	تَقْلُوکُن ۞ تَی کُن ۞ عُن واسٹے ۞
دوا ۞ دوائی ۞	جا ۞ یا ۞ ترا ۞
دوات ۞	ناموک ۞
دواخانہ ۞	رَنوَنگ پھیا بان ۞ رَنوَنگ کھائی جا ۞
دودھ ۞	نوم ۞
دُودھ دُہنا ۞	رِٹ نِوم ۞ ریت نوم ۞
دُور ۞	کلائی ۞
دوزخ (ترک) چہنم ۞	ترک ۞ تَنگ ترک ۞
دوست ۞	فَرَن ۞ نَوَعَن ۞
دوستی ۞	چھوپ ۞ فَرَعَن ۞
دوسرا ۞ (دوئم)	تقی سَنگ ۞
دوسرا شخص ۞	سَمَن عَن ۞ کھون عَن ۞
دولت ۞	گَن ۞ لَکَن ۞
دونوں ۞	سَنگ ۞ (ایک لفظ ہے)
دھاکا ۞	ڈاچی ۞
دھان (دھانجہ - چاول)	کھاؤ ۞ پُکھٹ ۞

اردو	سیاحی
دھکیلنا	پاک آؤ : ڈان : پک عہ
دھمکانا (دھمکی دینا)	ہائے کھوفا
دھنک (قوس تفریح)	رنگ کن نام : رنگ کن نام
دھواں	فوان : پھوفا
دھوبی	کھن سک پھا : کھن سک پھا
دھوپ	رون : رون پھرا آتھت : رون سوری
دھونا	سک
دیا سالی (دھپس)	کھیت فائی : لک فائی : مے کھیت
دیک	مٹ کھاؤ : مٹ کھاؤ
دیوا (دھراغ)	تکی عنگ
دیداجلانا	چت تکی عنگ
دیداجھانا	ڈاپ تکی عنگ
دیوا کی بتی	سائے تکی عنگ
دیوانی (کارروائی)	پینگ
دیری کرنا	چھپا
دیس	موتھک : موتھک
دیکھنا	دو : ہ : ہین : ہین
دیشا	ہائیں
دیوار : پتھر یا اینٹ کی	تاک
دیوار تختے کی یعنی چوبلی	تاک کڈان





اردو	سیاحی
ذات ۽ قوم ۽ نس (ذالیتہ رسوا) { ذالیتہ چکھنا ۽	جاتی ۽ جاتی پھی رنگ ۽ روسے ۽ روسے ۽ رس ۽
ذریعہ رسیدہ سبب (ذریعہ معاش گذران) ذریعہ مال و اسباب جائیداد	چھب ۽ ریگاڑ ہے سبب کا (چھب مان کن ۽ می کھونگ ۽
ذکر کرنا (بیان کرنا) ذہن (عقل) ذہین ۽	پر کاٹ مائے ۽ پراکات مئے ۽ پن جا ۽ پنجا ۽ کھن روناک ۽ کھن پنجا ۽
	(م)
اردو	سیاحی
رات ۽ رات آج کی ۽ رات پچھلی گذشتہ رات رات اور دن (شب روز) راست (سیدھا) راست (دوایان) راست (پس راستی)	کنگ کھون ۽ کلنگ کھون ۽ کھون نی ۽ تکھون وا ۽ کنگ وان ۽ کنگ کھون ۽ کر دنگ ۽ موکو عا ۽ چنگ ۽ تموک ۽

اردو	پنجابی
راستہ (راہ) :	تھاگ ڈون :
راضی کرنا (چنگا کرنا)	ہائے سبائے کون :
راضی کرنا (غوش کرنا)	چھوپ کن :
راضی (رضامند) ہونا :	تھام چھوپ :
ران (جائگہ) :	تاہوک :
ربڑ :	ربڑ :
رحم (ترس) :	چائی ڈی :
خصت (چٹھی)	لاجٹ :
رسم :	نقہ فی عم :
رسم نہی :	دائے پھرا :
رسم نہی ادا کرنا :	دائے پھرا :
رستی :	چھی مک :
رک جانا (رکنا) :	جٹ :
رکھنا :	آدائے :
رنگ (ناڑی) :	سین :
رنگ :	ریب :
رنگ (نارنگ) :	تھا :
رنگ (جانور یا پتھر کا)	سی :

رنگ ہر چیز کے رنگنے کا  
 جیسے مکان یا کڑی غیور  
 { منن تھا : نامن تھا : تھا :  
 رنگنا یا رنگ کرنا :

روانہ ہونا : (چلنا) : پائے : پائے :  
 روپ : (شکل) : نا : نا : روپ :  
 روٹی : کھنوم پانگ : کھنوم پانگ :  
 روٹی والا (نا بنایا) : کفن : تمام کھنوم پانگ :  
 روح (جین) : ربوہ : آتما : جیوا :  
 روشن کرنا : کو : ت : ت : حجت :  
 روشنی : سنگ : ساعت : سائیک :  
 روکن (متع کرنا) : نام :  
 رومال (دستمال) : پیا : چھت : مو :  
 روتا : رنگ : مائین :  
 ردی (کپاس) : سہیلی : سیم بلی :  
 ردی کا دھاکا : ڈلی : ڈلی :  
 ردائی (آزادی) : پکڑے : کے : پکڑے :  
 رہنا (بشنا) : جو : یو :  
 رہنا (بٹھرتا) : نا : نا :  
 ریت : ڈن : سائے :

اردو	سیاحی
ریشم نہ ریشم کا دھکا ۞	ڈائی مائے ۞ مائے ۞ ڈائی مائے ۞
ریل کا ریل ۞	روٹ فائی ۞
ریل کا انجن ۞	انجن ۞ روٹ فائی انجن ۞
رینگنا	ڈون ۞ کھلان ۞
ریٹاک کر چلنے جیسے سانپ ۞	
	(ز)
اردو	سیاحی
زارغ زکو اپ کا لگ	کاہ نوک کا ۞
زافو (گودا)	ہوا آکھا ۞ کا ۞ ہوا آکا ۞
زارو کے بل بیٹھنا ۞	کھوک کھا ۞ کھوک کا ۞
زادوہ (گوشہ)	بیم ۞
زبان ۞ (جیبہ)	لین ۞
زبان (بولی) ۞	پچسا ۞ پچسا سا ۞ (بگاڑ ہے بچسا کا)
زخم ۞	پچے تک فن ۞ پچے نوک خان
زخمی ہونا ۞	ایضاً ۞
زخمی کرنا	
زور (فقدی - روپیہ پی پی پی)	گن ۞ گلون ۞
زیر باد کرنا ۞	تنگ گن ۞ پلو ۞ سیا گن ۞ پلو ۞



اردو	سیامی
گڑکام (رزلہ) ۽ زمین ۽ زنجیر ۽ زندہ ۽ زندہ رہنا ۽ زور ۽ زور آور (طاقتور) ۽ زہر ۽ زیادتی (کثرت بڑھتی) { زیادہ ۽ زیادہ ہوتا	چپ آئے ۽ چپ عاٹے ۽ بٹی ۽ بومی ۽ سو ۽ جُرُن ۽ آئِر ۽ یُون ۽ رینگ ۽ کھن کھینگ رینگ ۽ کھن کھینگ رینگ ۽ بِسا ۽ وِسا ۽ ماک ۽
	(س)
اردو	سیامی
ساجو دانہ ۽ ساختہ ۽ ساختہ جانا ۽ ساختی ساز (گھوڑے کا) ماگ پات ۽	ساگو ۽ ساگھو ۽ فردوم ۽ پئے فردوم کن ۽ فون ۽ تینگ تو آمان ۽ تینگ تو آن پیک ۽ فیک ۽

ساگوان (ملٹری)	مائے نوٹنگ :
سال بستہ - برس :	پنی :
سامان :	کھونگ :
سامان باندھنا یا بند کرنا	بھوک کھونگ :
ساننے :	کھنگ نانا :
سانپ :	جگمگ :
سائیس :	کھن کھپ روٹ : کھن کھپ روٹ : سائیس :
سایہ :	روم :
سب :	تھم پیچھے :
سبب (باعث)	چھب :
سبز (سادا) :	کھی عو : کھی او :
سپاری (چچالیا)	ماکھ :
سپاہی	کھن پوت : کھن پوتیت : ممان :
سپاہی (خفیہ پولیس)	فن ترمین :
سپر دکرنا :	پاکو کرائے : پاکو کرائے :
سپنا رخاب :	خان :
سپنا دیکھنا :	داؤد نوٹنگ :
ستارہ :	مائے لمباق : لمباق :
ستانا (نوٹنگ کرنا) :	

اردو	سیاحی
ستون پھر یا اینٹ کا	ساعو
ستون چوبی	ساعو مائے
سیج و سچائی	چنگ و ٹوک
سخت	کھینک
سیر	ہو آ و ہوا و سیا
سیر چکانا	ننگ ہو آ
سرخ	ڈینگ
سردار و دہر دار	چھو جانی
سرد و سردی	جین و ناؤں و ترین
سرسوں و رانی	چھکاٹ
سرکار	سانگ و عشاگ
سیر کر	پری ہو
سوتا	مون
سزا - سزا دینا	رت لٹوک و رت تراگ
سشت	کھی کھران
ستا (ارزاں)	ٹوک
مطر (گیر)	پون و ماہ پون
سفید و چٹا	کھاؤ
سکا (رکنا - چٹنا)	تعام وائے و چا

اردو	سیامی
سیکھلانا ۞	سون ۞
سلام ۞ سلام کرنا ۞	سکم پ ۞ کمپ ۞
سنگھانا ۞ آگ وغیرہ ۞	نماؤ ۞ چھاؤ ۞
سمجھنا ۞	بڑچک ۞ کھاؤ چائے ۞
سمجھانا ۞	ہائیں کھاؤ چائے ۞ ہائے کھاؤ چائے ۞
سمن ۞	ہائے بری ملک ۞ ہائے بری اک ۞
سمندر ۞	تھیلے ۞
سمن رکنا ۞	ریم تھیلے ۞
سنگ مرمر ۞	ہین کھاؤ ۞ چین کھاؤ ۞
سننا ۞	ڈائے چین ۞ ڈائے چین ۞
سوت ۞	ڈائی ۞
سوت کا ستا ۞	تھم ڈائی ۞
سوچنا ۞ فکر کرنا ۞	فکر وے ۞ فکر ۞
سوڈ ۞ (بیاج) ۞	ڈوک بیہ ۞
سوڈاگری ۞ سوڈاگری کرنا ۞	کھا کھائے ۞
سجارت ۞	
سورج ۞ (سورج)	موس ۞
سورج کی کرنیں ۞	پھر آتھت ۞ پھر آرت ۞ سوریا ۞ سوریا ۞
	سینگ پھر آتھت ۞ سینگ سوریا ۞

سیامی	اردو
چپ پھرا آتھت ۽ چپ پھرا آرت ۽	سورج گرہن
سڈریا کھاٹ ۽ سوریکھٹ ۽	
ون توک لیو ۽ ون لوک لی عو ۽	سورج غروب ہوتا
پھرا آتھت توک ۽	
ون عوک ۽ پھرا آتھت کھون ۽	سورج نکلتا ۽
ہینگ ۽	سڈ کھا ۽
تھونگ ۽	سوندا (وصات) ۽
نون ۽	سوندا (نیند کرنا) ۽
کھیم چپ پھا ۽ کھیم ٹریپ پھا ۽	سوئی (سینے کی)
(چاک)	سے ۽
ڈام ۽	سیاہ ۽
کڈاٹ سوپ ۽	سیاہی چپٹ کاغذ ۽
ناموک ۽ نام عوک ۽	سیاہی لکھنے کی ۽
نگ ویٹ ۽ ویٹ ۽	سیٹی ۽
پاؤنگ ویٹ ۽	سیٹی بجانا ۽
کرڈنگ ۽	سیدھا ۽ سیدھا کرتا ۽
کڈائی ۽	سیڑھی ۽
چپ ۽ ٹریپ ۽ چپ ۽	سینا ۽
کھا عو ۽	سینگ ۽



## ش

سیامی

اردو

شباباش (آفرین) ڈی تھے ۞  
 شلخ (شہنہ - ڈالی) جڑ مائے ۞  
 شادی شادی کرنا ۞ تینگ کن ۞ تینگ  
 بیاہ کرنا ۞

شادی شدہ ۞ بیاہ ہونا ۞ ڈائے میاں پو ۞ ڈائے میاں پو ۞  
 شام ۞ ون چین ۞ ون ترین ۞  
 شاہد (گواہ - کشتی) کھون پی جان ۞ کھون پھی جان ۞ کھون پایان  
 شراب ۞ لاؤ ۞ سوڑا ۞ سڑا ۞  
 شراب خانہ ۞ روٹنگ لاؤ ۞  
 شرابی ۞ کھن کن لاؤ ۞ کھون کن لاؤ ۞  
 شرارت ۞ کون کن ۞ کن کھاؤ ۞ ہون سورن ۞  
 شرط چکانا ۞ آدائے کان ۞ حادائے کان ۞  
 شرم ۞ حائیں ۞ عال عین ۞  
 شرمندہ ۞ کمن حامیں تھے ۞ کھون آئیں تھے ۞  
 شروع ۞ شروع کرنا ۞ روٹنگ ۞  
 شریف ۞ کمن ڈی ۞ کھون ڈی ۞

## سیاحی

## اردو

سوناگ سائی	شک (دُشِبہ)
سوناگ سائی	شک مُشبہ کرنا
تی عکاسو	شکایت کرنا
نم تان پ نستان	شکر (کھاٹ)
کھوپ چائی تھے	شکر (شکریہ)
کھوپ چائی تھے	شکر گزار (مشکور)
کھوپ چائی تھے	شکست پ شکست دینا
پے پے پے پے پے	خکل
روپ	شور و غل
رائگ	شور و غل کرنا
سی سنگ	شہد
نام فونگ	شہد کی کھی
موٹ نام فونگ	شیخی مارنا
پھوٹاک	شیخی بگھارنا
سوا	شیر
کچوک	شیشہ (کپاچ)
کاچوک	شیشہ نہ دیکھنے کا (کینہ)

## ص

اردو	سیامی
صابر :	کھن پیری عمر :
صابن :	صبو : صبو : سابو :
صاحب (مالک - آقا) :	ناے :
صاحبہ (بیگم - بیوی) :	ناے : (لیکن ناے کی بجائے ناے بولنا بہتر ہے)
	کیونکہ ناے بہت سے معنوں میں آتا ہے۔ اس لئے نجوبی
	بہا نہیں جاتا)
صاف (سمٹھرا نہ اُجلا)	سوئے : سوئے :
صاف کرنا (اپنی چیز وغیرہ)	کھاٹ :
صاف کرنا (پیرے وغیرہ)	سک نام :
صبح :	بزن چھاؤ :
صبح سویرے (فرد کا ٹھکانا)	چھاؤ چھاؤ :
صبر :	پیری عمر :
صبر : انتظار کرنا :	پیری عمر :
صحت (تندرستی) :	سوک سبائے ڈائی :
صحیح :	چنگ : ٹھوک :
صفر : (نقطہ) :	بند : بند : بند :

سیاحی	اردو
<p>پُرانی ۞ پرانوم ۞</p> <p>چان ۞ مانے چان ۞ دچان بگاڑ ہے چندن کا</p> <p>رہیپ ۞ رہیپ ۞</p> <p>رُودپ ۞ رائنگ ۞</p>	<p>صلح کرنا ۞</p> <p>صلاح کرنا ۞</p> <p>صنل ۞</p> <p>صندوق ۞</p> <p>صورت ۞</p>
ض	
سیاحی	اردو
<p>پُر اکن ۞</p> <p>پُر اکن تو ۞ کھون پر اکن ۞</p> <p>چا ۞ یا ۞</p> <p>جاگ ۞</p> <p>ناکون ۞ مون تون ۞ مون نقون ۞</p> <p>کھونگ ۞ کھاؤینگ ۞</p> <p>کن جاؤ ۞</p>	<p>ضمانت ۞</p> <p>ضامن ۞</p> <p>ضرور ۞</p> <p>ضرورت ۞</p> <p>ضلع ۞</p> <p>{</p> <p>ضیافت (دعوت) ۞</p>

(ط)	
سیامی	اردو
<p>می رینگ ۞  کھن جی رینگ ۞ کھن جی رینگ ۞  جائی ۞  کھن ۞ بدانی ۞ ۞ بدانی ۞  رہس طرف، راس طرف)  جنگ ۞ جاہگ ۞  نوک کے ع ۞ نوک کا ع ۞  پایو کلا ۞ پایو ۞  جاو ۞ جاو ۞</p>	<p>طاقت (زور) ۞  قاوتور ۞  طبیعت ۞  طرف ۞ {  طور (طریقہ) ۞  لکڑا ۞  لکڑیاں ۞  ٹول ۞</p>
(ظ)	
سیامی	اردو
<p>کھن کرنگ ۞ کھن کو رنگ ۞  کرنگ ۞</p>	<p>خام ۞  غخم ۞ غم کرنا ۞</p>



## (ع)

اردو	سیامی
عادت ۛ	کھوٹے لے عو ۛ کھوٹے بھو ۛ
عالم ۛ قاضل ۛ	کھن می اچھیا ۛ ۛ کھون می اچھیا ۛ
عجو کرنا (پارہونا)	کھون می عچھھاو ۛ
عجب ۛ عجیب ۛ	کھام ۛ
عدوت ۛ	ادوت ۛ ادوت ۛ ادوت ۛ
عدد ۛ رقم ۛ انگ	(دیگاڑ ہے ادوت کا)
عذر ۛ	چپ چائی ۛ چپ چائی ۛ
عصہ ۛ	کھونگ ۛ انگ ۛ
عرض کرنا ۛ	سے دا ۛ ہیت کاع توآ ۛ ہیت کے توآ ۛ
عرضی (درخواست)	ویلا ۛ ویلا ۛ
عقل (سمجھ ۛ بدھی)	کھو ۛ کھوآ ۛ
عقل مند (قاتل)	نن سو ۛ پیشن ۛ
علاج (بیماری کا)	نیچا ۛ پن جا ۛ
	کھن می پنجا ۛ کھون می پن جا ۛ
	رکسا توآ ۛ رکسا توآ ۛ
	(رکسا توآ) (رکسا توآ)

اردو	سیاحی
علاقت :	سم کھن :
علم :	وچھا : (وچھا بگاڑتے دیا کا)
عمارت :	ردنگ :
عمر :	آیہ :
عمل (فصل پر کم)	تھم کان : کان : نگان :
حورث (عام انسانی تائید کیلئے)	پھر جینگ : پڑ ٹینگ :
حورث (چور در زور لستری)	میاں : بی آں :
عید (تہوار) :	ون پھرا :
عینک :	کچرک : کچرک : کچرک : کچرک :

۱۔ صرف سیاحی لوگوں کے تہوار کے لئے ون پھرا بولا جاتا ہے :

۲۔ ون پھرا کھیکھہ اسلام : عید مسلمانوں کی (اہل اسلام کی) :

۳۔ ون پھرا کھیکھہ ہندو : تہوار اہل ہندو کا :

۴۔ ون پھرا کھیکھہ کلنگ : تہوار اہل تامل کا (اہل مدراس کا)

۵۔ ون پھرا فرانگ : تہوار اہل فرانگ (فرنگیوں) کا :

## غ

اردو	سیامی
غافل	موت ۽ کھون موت ۽
غالب (فتحہ)	کھن چھنا ۽ کھون چھن آ ۽
غائب ہونا ۽	ہائیں پئے ۽
غذا ۽	آہان ۽ کھونگ کن ۽
غور (تکبر آمیز کار)	چونگ ہونگ ۽
غریب ۽	کھن چون ۽ کھون چون ۽
غل کرنا (دھانا)	آپ نام ۽ عیب نام ۽
غل خانہ ۽	تھی آپ نام ۽
غصہ ۽ غصہ کرنا ۽	کردہہ ۽ کرو ۽
غفلت ۽ غفلت کرنا ۽	موت ۽ موت ۽
غل ۽ غل مچانا ۽	ہی عنگ ۽
غلاہٹ ۽	پون ۽ عت چارا (عت چارو یا فسد کیلئے آتا ہے)
غلام ۽	باؤ ۽ باجوہ ۽
غلط ۽ غلطی ۽	مے کھوک ۽
غلیقا ۽	پون ۽
غم کرنا ۽	سیا ۽ سیا چائی ۽

اردو	سیامی
غیر حاضر ۞	کھاٹ کان ۞ کھاٹ کن ۞ کھاٹ ۞
غیر ملک ۞	مُنگا حرن ۞ مُونگ عُون ۞
غیر ملک کا آدمی ۞	کھن تانگ پریت ۞ کھون تانگ پریت ۞
غیر ملک کی چیز ۞	کھونگ تانگ پریت ۞

## ف

اردو	سیامی
فارغ ۞	وانگ ۞
فالتو ۞	جو پلاؤ ۞ جو پلاؤ ۞
فائدہ ۞	کم لائے ۞ کم لائے ۞
فائدہ مند ۞	می کم لائے ۞
فج کرنا ۞	چھنا ۞ چھن آ ۞
فحش ۞	کھن چھن آ ۞ کھون چھن آ ۞
فہم ۞	سونگ سائے ۞
فجر ۞	ون چھاؤ ۞
فحش کلامی کرنا ۞	وا ۞
فرش ۞	ہونگ ۞
فریاد کرنا ۞	فونگ ۞
فریادی ۞	کھن پین کھو عام ۞ کھون پین کھو عام ۞

اردو	سیامی
نساد و جھگڑا	مُتھلو ۽ تھلوہ ۽
نساد ریلوہ	تی کن ۽ تیکن ۽
فصیل	کوہگ من ڈین ۽ کھگ ۽
فضول	چھائے میڈائے ۽ چھائے میڈائے ۽
فصل رکام) ۽ فصل کرنا	تھم کان ۽ کان ۽
بکر ۽ اندیشہ ۽ سوچ	ریا چائی ۽
فلان	کھونان ۽ کھونن ۽
فوج (شکر)	ماہان ۽ ماہن ۽
فوجداری ۽ دکار روئی	آیا ۽ عیا ۽
فورا	ریو ریو ۽ رے رے عو ۽
قیاض (سختی)	کھن چائی ہن ۽ کھون چائی ہن ۽
قیاضی (سخاوت)	چائی ہن ۽
فیصلہ کرنا	چہرا ۽ چہم را ۽ پرائی پرائوم ۽

## ق

اردو	سیامی
قانون (قواعد-آئین)	کھوننگ کھب ۽
قانون (عدالتی)	کوٹ مائے ۽ کوٹ مائے ۽



اردو	سیاحی
تایم کرنا {	نی تا ۛ نیتا (بہت کم لوگ سمجھتے ہیں) ۛ
قبض (بیماری)	چپ ۛ قونگ ۛ قونگ ۛ کچن پان رادوت ۛ
قبول کرنا ۛ	جم ۛ
قد چھوٹا ۛ	تو آ لیک ۛ تو عایک ۛ
قد بڑا ۛ	تو آ جای ۛ
قد م ۛ	لنگ کھا ۛ
قدیم ۛ	کاؤ ۛ کا عو ۛ
قرض (قرضہ) ۛ	کو گن ۛ
قرض ادا کرنا ۛ	ہائیں گن ۛ یو (لے عو)
قرضدار (مقروض)	گھن ۛ تبت گن ۛ جو ۛ گھون ۛ تبت گن ۛ جو ۛ
قرضدار ہونا ۛ	کو گن ۛ
قرض دینا ۛ	ہائیں گن ۛ
قرضہ کی چٹٹی (مسک) {	تو آ پت چای ۛ گون ۛ تو آ پت چای ۛ گون ۛ
	تو آ پت چای ۛ گون ۛ تو آ پت چای ۛ گون ۛ
قریب و غریب ۛ لگ بھگ	کھے ۛ ۛ ۛ
قریب آنا ۛ قریب ہونا ۛ	کھاؤ ۛ کھے ۛ کھا عو ۛ کھے ۛ
قیمت (نوع جنس ۛ طرح)	جانگ ۛ
قسم (حلف ۛ سولگند)	سابان

سیامی	اردو
سبوت سا بان ۛ سا بوت سا بان ۛ	قسم کھانا ۛ
سا بان کو مک ۛ تون سا بان ۛ	قسم جھوٹی کھانا ۛ
ہائیں سا بان ۛ	قسم کھانا (حلف دینا)
ہیت ۛ	تصور (جہم - گناہ - خطا)
یوت ۛ	قطرہ (پوند) ۛ
ویچا پوم کھائے ۛ وی چا پوم کھائے ۛ	{
نائے وانگ ۛ من تھو عن ۛ	
پک ۛ پکا ۛ	تقلہ
سو آکھو ۛ سو آفرانگ ۛ	تکلم ۛ
	تمیض ۛ
سو آقائی ۛ سو آکھو ۛ	تمیض
	رضفہ آستین والی جو عموماً
کھوئی ۛ کوئی ۛ کوپی ۛ	سیامی لگا استعمال کرتے ہیں
راک ۛ	تہودہ ۛ (کافی) ۛ
راک ۛ	تے
کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ	تے کرنا (الٹی یا الگائی کرنا)
کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ	{
کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ	
کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ	قید خانہ
کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ	تپہ ۛ
کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ کوئنگ ۛ	قید کرنا ۛ

اردو	سیاحی
تیری ۛ	کھنن تھوڑھ ۛ کھنن تھوڑھ ۛ
قیمت ۛ	راکھا ۛ
قیمت مقرر کرنا ۛ	تیک لونگ راکھا ۛ
تینخی (مقراض)	تیک کرائی ۛ
تینخی سے کتر نایا کاشنا ۛ	تاٹ ۛ تاٹ ۛ
ک	
اردو	سیاحی
کا ۛ کے ۛ کی ۛ	چا ۛ
کاشنا ۛ	تاٹ ۛ تاٹ ۛ
کارگر {	کھنن کھاؤ چائے تمام ۛ کھنن کھاؤ چائے تمام
کاغذ ۛ	چانگ ۛ
کاغذ سیاحی چٹا ۛ	کھاٹ ۛ
کانور ۛ	کھاٹ سڑپ ۛ
کانا ۛ	کرین ۛ کر بون ۛ
کانپانی ۛ	دام ۛ
کام ۛ	نام کھیم ۛ
	کان ۛ کھورا ۛ

اردو	سیامی
کام بند کرنا	جٹ چاک تھم کان
کام چلانا	تھام پاسے
کام کا (منیر)	رمی کم لاسے
کام کرنا	تھام ہی
کان کان کرنا	تھی تھے تھی تھے
کان (گوش)	جھوٹ
کا پٹا (تقریر نامہ)	تو آسن تو عاسن
کاٹا رخا	نام تام
کب	مرائے مورائے
کب تک (تقریر نامہ)	ویلا کیم نوئے
کبھی	مرائے
کبھی کبھی	مرائے مرائے
کبھی نہیں	مہین چنگ مہین چنگ
کیڑا	پھا پھا
کیڑے اتارنا	تھوٹ پھا
کوٹ یا قیض اتارنا	تھوٹ سو آ

بذ (نوٹ) کانٹے کو صرف تام کہتے ہیں۔ مگر چونکہ یہی لفظ نامہ پانی کیلئے بھی آتا ہے۔ اسلئے تام کے بعد تام (یعنی لٹا) زیادہ کرنے سے دینے کا مطلب ہوتا ہے۔

اردو	سیاحی
کپڑے پہننے کے (باس)	پھا : قا :
کپڑے بدلنا :	پلین پھا :
کپڑے سکھانا (حک کرنا)	ہمکے ہموکنگ کینگ :
کتنے :	ماں ماؤں : ماں ہاں عوں : ماں :
کتاب :	سموٹ : ہینگ سو : ساموٹ :
کینا : کتنے : کتنی :	تھورائے : توراے :
کتنی دفعہ :	کی ہون :
کتنی قیمت :	راکھا کیم توئے : راکھا کی منوئے :
کتنا (کتنی)	ماں تمیاں : ماں ٹپی عال :
کٹورا (بٹیل کا)	کفن نام :
کٹورا (پالہ مٹی کا)	تھوئی :
کچا (میوہ) پھل تورا (میوہ)	ڈیپ :
کچھنا :	تھاپ : جیپ :
کچھ :	آرائے :
کچھ نہیں :	پلاؤ :
کدو (روٹی) منبری :	تینگ مو :
کدو (پھل) منبری :	تم او :
کدو :	چماؤ :
کدو :	کا : فی : کاوی :



بیامی	اردو
تھام پتھام پ	کڑنا پ
سو پ سو پ	کڑا (زبور ہاتھ کا)
کھینک پ	کڑا (سخت)
سو آ پ سو عا پ	کڑا رکھ پ
پھیت پ	کڑوا (تلخ)
رو آ پ رو عا پ	کشتی پ
توئے موئے پ توئے موئے پ	کشتی - کشتی کرنا پ
تیواتے وا پ تے واسے وا پ	کل (گڈا ہوا - دیروز)
پتھ رو پ پتھرو پ پھلنی پ پردگ نی پ	کل (آینوالا - فردا) پ
رو عم پ	کل (بلہ - بالکل) پ
مو پ کھو مو پ	کلای پ
کھو عا پ	کلہاڑی پ
ہو آ پی پ	کلچہ پ
کھاٹ پ	کھ رمی (کھٹ)
کھاٹ پ	کھڑنا
سون پ	کھن
کاک پ کاک پ	کھن
رینگ نوستے پ رینگ نوستے پ	کھن (کھن - کھن)
کھن گھن پ کھن گھن پ	کھن (کھن - کھن)

اردو	سیامی
سم عقلی	نگون
کمل	بھاہوم
کلانا (مر بھانا)	لون
کنارہ	رسم
کنجی (چابی)	لک ہے لک
کنڈ (کھنڈ)	مے کھوم پن کھوم توئے پن (توئے)
کنڈھا	پا
کنکوا	داؤ پن داعو
کنکوا اڑانا	لین داعو
کنگھی (شانہ)	دی پن وسے
کتورا (مجرد)	چوتے سوعن
کو (کی طرف یا کسی کو)	کھنگ
کوتا	کا پن کاگ
کودنا	کراڈوٹ لین
کوشش کرنا	نوناگے
کون	کیرائے
کونڈ (زاویہ - گوشہ)	بیم
کوند (کنارہ - سرا)	پوانون
کود (پہاڑ)	پھوکھاؤ

اردو	سیاحی
کوید پھر کا	تھان چین : تھان چین : تھان چین :
کولید (کڑی کا)	تھان نائی : تھان :
کھارا پانی	نام کلیم :
کہاں	تھی نائے :
کہاں سے	چاک نائے :
کھانا	کرن : کرن آمان :
کھانا کھانا	ٹائش کرن :
کھانسی	عائے : آئے :
کھائی : کھائی (خندق)	کھو :
کھٹل	ٹوآ ٹوٹ : ٹوآ ٹوہٹ :
کھجور (خرما)	پون تا پالم :
کھرا کر تا (کھانا)	ٹائے جو کھون : ٹائے جو کھون :
کھڑا ہونا	جون : یون :
کھڑکی (دیکھ)	کانتنگ : پتو ٹوٹے : پتو ٹوٹے : پتو ٹوٹے :
کہنا (بوت)	بوک :
کھوپڑی	سساکر لوک :
کھوٹا	کھوٹ ڈین : کھوٹ :
کھوٹا	بوٹ :
کھیت : (میدان)	تھی ناں :

اردو	سیامی
کھیٹ (زرعت کی)	سوعن
کھیرا (بھری) :	تینگ
کوں آں (گنواں)	بونام
(کھوہ - کھوئی)	راک منی : لاک منی
کھینچنا	آرائے
کیا	موٹ
کیڑا (کیڑے - کھڑے - کرم)	جنگ نامے : جانگ نامے : ینگ نامے
کیسا	پیمو : تا پو
کیل (ریخ آہنی)	پک لک
کیل (کھوئی چوبی)	کھوئے : کھوئے
کیلا (پیل)	تھامے : تمام نامے
کیوں	پرورا
کیونکہ	چپ چائی
کینہ	

گ

اردو	سیاحی
گارسے - گئی	چا چا چا
گونا	رونگ روک
گھڑی	روٹ
گھڑی ہیں سواری کرتے	تباہ (پتھر روٹ)
گانی	گانی
گایا	گمین ڈرا
گاٹھ (گرہ)	چپڑی
گناٹے باندھا	باندھا
گناٹن	بان
گاہ گاہ	مراسے
گائے (گناٹا دہ)	گناٹیاں
گٹھڑی رکھنے مان غیر کی	گٹھڑی
گٹھڑی (گٹھڑی کی)	گٹھڑی
گدھا	لا
گدھی	لاٹیاں
گدھا روت وقت سے	لاٹیاں



گزند از خدیک یا پس سے	ڈون کھے ۛ
گرد (گردوینا) ۛ	پھلاٹ ۛ
گرد (اردو گرد) ۛ	رُوم کن ۛ تلوٹ ۛ تل عٹ ۛ
گرد و دُھول خاک ۛ	ڈین سائے ۛ
گردون ۛ	کھو ۛ
گرم (گرمی) ۛ	ردن ۛ ردون تھے ۛ
گرم کرنا ۛ	نقم رُون ۛ تمام رُون ۛ تمام رُون ۛ
گرمنا ۛ (گرد پڑنا) ۛ	کھک ۛ پھلاٹ ۛ
گردی (رہن) ۛ	چم نام ۛ
گردی رکھنا یا کرنا ۛ	ہائیں چم نام لیو (سے عو) ۛ
گردی سے زکا لٹا ۛ	کے چم نام ۛ
گرہن (گہن) ۛ	گرہنا ۛ (دیکھو فرست آکاش داسکے تعلقات کی)
گرگھا (گھٹا) ۛ	نوم ۛ لم ۛ
گزنہ ۛ	لا ۛ
گفتگو کرنا ۛ	بوک ۛ پیوٹ ۛ
گلا ۛ (حلق) ۛ	نائے لام کھو ۛ
گلاب ۛ	گلاب ۛ (گلاب کو ڈینگ بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ لفظ بہت کم سمجھا جاتا ہے)
گلاب کا پھول ۛ	ڈوک گلاب ۛ

سیاحی	اردو
نام گلاب :	گلاب کا عرق :
بھی کن نام :	گلاس کا پینچ وغیرہ کا :
کرڑہ : کارو : کاروک :	گٹھری (جائوز) :
ٹائیٹس : ٹیو : ٹائیٹس لے عو :	گٹھ کرنا :
ٹائیٹس پئے :	گٹھ ہونا :
پھت قضاہنگ :	گمراہ ہونا (راستہ بھولنا) :
اوئے : ہوئے :	گنا (تپوٹڑا - بیشکمر) :
باب : باب :	گٹاہ (باب - دوش) :
تھام باب :	گٹا کرنا :
بھی رائے گن : گن کوس :	گنج (خزانہ) :
سسالن : سسالان :	گنج (سرکئی بیماری) :
کھون سسالن : کھن سسالان :	گنجا (آدمی : شخص) :
کھوادریلی :	گندم (کنک - غلہ) :
کم ماتن : کم ماتان :	گندھک :
بائے :	گنڈکا :
ناپ :	گنتا :
کھن تھوٹو : کھون تھوٹو :	گنہگار (پاپی) :
کھون پایان : کھون پھی جان :	گواہ :
پھی جان : پایان : پاوان :	گواہی :

[illegible]



سیامی	اردو
<p>             رنگ نوک ۛ رنگ نوک ۛ              منن توئے ۛ منن نوئے ۛ              رنگ زو آ ۛ              سگاہ ۛ ساگالا ۛ           </p>	<p>             گھونسلہ (پرنڈ وغیرہ کا) ۛ              لگی ۛ              گیت ۛ              گیدڑ ۛ (شعل) ۛ           </p>
<p style="text-align: center;">ل</p> <p>سیامی</p> <p>             کھا ۛ              سوگ کھا ۛ              کھونگ نی سے سمو (سامو) ۛ              کھنگ کھنگ ۛ              مائے ۛ              پیمانہ ۛ آؤ ۛ عاؤن ۛ (زیادہ تر استعمال میں آؤ              یا آؤں آتا ہے جیسے پانی لاؤ۔ آؤ نام۔ آؤں نام ۛ           </p>	<p>             نکت (ٹانگ) ۛ              لات مارنا ۛ              لاشانی ۛ              لاد ۛ              لاش ۛ              لانا ۛ           </p>
<p>             ۛ۔ لاش کیلئے عام طور پر فقہ تائے آتا ہے ۛ انسانی لاش کیلئے ملے کے پیسے لفظ گھن یا گھون              دگنا پانچے جیسے گھون تائے بمعنی انسانی لاش ۛ حیوانوں کے لئے بھی اسی طرح مُردہ حیوان              کا اصلی لفظ تائے کے پیسے دگنا ۛ جیسے تو آمان تائے۔ گھوڑے کی لاش ۛ           </p>	



ارو

سیاحی

کھن جی پنجا : کھن جی پن جا :	لائق (قابل)
پینگ تو آ :	باس دوشاک :
بھاپ :	پیشا :
آڈنگ : آواگ :	رٹانا :
کھواغن : کھوین :	لٹکانا :
ڈی جو چائی : ڈیو چائی : ڈے جو چائے :	لخطہ ریل : دم بھر :
روئے تھے :	لڑینہ :
تھلو بباد :	لڑائی :
تھلوکن : تی کن : تو سو :	لڑائی کرنا : لڑنا :
لک پھو چھائے : لوک پو چائے :	لڑکا :
لک پھو چینگ : لک پوڑینگ :	لڑکی :
ماہان : ماہن :	شکر :
کاور :	نفاہ :
کھام :	نفظ :
مائے : پتن مائے :	لکڑی :
مائے روغن :	لکڑی (مکان بنائی)
مائے نوں :	لکڑی (جلانے کی)
چوٹ : کھین :	لکھنا (تحریر کرنا)
سبھی عن :	لکھنے والا (محرر)

## سیاحی

## اردو

پون ۞	کلیہ (سطر) ۞
کھاک ماں ۞	لکام ۞
پلوک ۞	لگانا جیسے پودا یا درخت
ریت کن ۞	لگانا (چوڑا) ۞
ریت ۞ ریت ۞	لگانا (چپاں کرنا - چوڑا)
تقم کان ۞	لگانا (لکام یا روڈ گارپر)
باؤ ۞ تراہ ۞	مبار - عرصہ فاصلہ دونوں کیلئے
جاؤ ۞	مباری ۞
ناپ ۞	مباری (پنپا پریش طرانی)
مکی عنک ۞	مب (لمپ) ۞
سائے مکی عنک ۞	مب کی بتی ۞
کچوک مکی عنک ۞	مب کی چینی ۞
سامو ۞ سمو ۞	نگر ۞
تون سامو ۞ تون سمو ۞	نگر اٹھانا ۞
توت سامو ۞ توت سمو ۞	نگر ڈالنا (گمانا)
کھون سیا کھا ۞ کھن سیا کھا ۞	نگرا ۞
کھا کھے یک ۞ کھا کھے یک ۞	{
تھو آڈینگ ۞ تھو آڈینگ ۞	نوبیا سرف (از قسم دال)
تھو آڈھاؤ ۞	نوبیا مفید -

اردو	سیاحی
لوہیا (سیراہ)	کھوڑا ڈام
لوگ	مٹھوٹ
لوتا	لیک
لوتار	کھون تمام لیک : کھن شم لیک : چانگ لیک
لہر (موج)	کھلون : کھلون
لہرانا	سُن : سان
لہسن (سبزی)	ہوا کھیتی عم
لیاقت	پن جا : پنجا
لیپ (دوائی کا)	تھا : تھا جا : تھا ترا
لیپ	تھانمن : تھا گویا
لیپتر گوبی یا سفیدی کا)	
لیٹنا (لیٹ جانا)	نون
لے جانا	آؤں پئے : پھاپئے
لیکن	پتی : تالی
لینا	آؤں : عاؤں

م

سیاحی

اروہ

مے ۛ ما ۛ	ما رہاں - مای والدہ (مور)
ما جس ۛ بڑک قای ۛ مے کھت ۛ	ما جس ۛ
مچھو بینگ ۛ پوڑینگ ۛ	ماوہ (ناسانی مانیٹ)
میان - تمی آن ۛ	ماوہ (میانوں کے لئے)
کھا ۛ کھاہ ۛ	ماوہ (النا جان سے قتل کرنا)
رقی ۛ	مارنا ۛ
تھپ مو ۛ تھوپ مو ۛ	مارنا (تھپڑ یا لٹا پنچ سے)
تھینک مو ۛ	مارنا (مکد یا سنگ سے)
چینگ کرونگ کرن ۛ	مارنا (نشا نہ کا)
تھا ۛ سبب ۛ	نہ کرنا (تھا)
چاو ۛ نا - مے ۛ	نہ ۛ
کھو ۛ	نہ گھا ۛ
چونگ سانگ لو عنگ ۛ	نہا حکم کو ۛ
جا ۛ	مست ۛ حینہ بنی ۛ
جا قحام ۛ	مست کوہ ۛ
لگ لی عنگ ۛ لوک لینگ ۛ	مستی (لیپا لک) ۛ

اردو	سیامی
متوالا (شرابی - نشئی)	ماؤں
متونی (مرحوم)	تامے
مٹی (خاک)	رڈین
مجبور کرنا	ہائیں تمام
مجرائینا (وضع کرنا)	تاٹاؤں
مجرم	پہلوئنگ نا
مچھتر	جوئنگ
مچھردانی	موانگ
مچھلی	پلا
محصول	پکسی
محنت (دکام مزدوری)	چانگ
محنت کرنا	رپ چانگ
مختی (بہوشیار)	کھون تمام وائے
مختی (مزدور)	کھون چانگ
مختیار	مانائے
مدد دینا یا کرنا	چپوئے
مدعا علیہ (دلیوانی)	چام وائے
مدعا علیہ (فوجداری مستثنیٰ علیہ)	پہلوئنگ نا
مدعی	کھون پن کھوام
	چوٹ - چوٹ



## سیامی

## اردو

پھو چھپائے ۽ پڑ پائے ۽ نچھو ۽ تو چھپو ۽ پسا ۽ پاسا ۽	نمک دس (انٹوں کیلئے) الیتا (حیوانوں کیلئے) مہب ۽
پیریک ۽ فریق ۽ پیریک قضا ۽ فریق قضا ۽ پھو چھپائے ۽ پھو آ ۽ پھو عا ۽ تائے ۽ چھپو ۽ کائی ۽ کائی ۽ کائی تھیاں ۽ کائی تھی آن ۽ نک کائی ۽ تھام تینگ ۽ تائے تینگ ۽ تائے ۽ کھون چانگ ۽ سالہ ۽ سالہ ۽ ساؤ ۽ ساؤ کرا ڈونگ ۽ واٹ کیکھ ۽ واٹ کیکھ اسلام ۽	مرچ لال (سرخ) مرچ سیاہ ۽ مرد ۽ مرد (شوہر خاوند) مردہ ۽ مرضی ۽ مرغ ۽ مرغا ۽ مرغی ۽ مرغی کاجچ (چوڑہ) مرمت کرنا ۽ مرنا (مرگیا) ۽ مزدور ۽ مسافر خانہ ۽ مستول ۽ مسجد ۽

اردو	سیاحی
مستند (مستقل) :	کھنگ رینگ :
مسلمان :	کینیکہ اسلام :
مشکل مصیبت تکلیف	لباق : لم باق رینگ :
مشکل رخت :	کینگ :
مشہور مشہور کرنا :	ماسے پرکاس : ماسے پرکات :
مضاح :	کرڈنگ ٹینگ : کرڈنگ تختیت :
مضبوط کرنا :	کھینگ رینگ :
مطلب ردعا غرض مقصود	مختور :
مطلب (منہ) :	رودو خانگ :
معاق کرنا : معافی :	کھوتختوت : کھوتختوتہ :
مقبرہ :	کھون ڈی : کھن ڈی :
معلوم کرنا (محسوس کرنا) :	رودو چاک :
معلوم کرنا	رو :
{ رجانا : سمجھنا : بوجھنا }	
معلوم ہوتا ہے :	چھن رو :
معمار (راج) :	کھون تمام ٹوک :
مغزور :	چونگ ہونگ :
مغز (بیجا) :	سامرنگ :
مقدس :	صفات : صفات :

اردو	سیاحی
مقدمہ :	کھاڑی : کھو عام :
مقدمہ کرنا - (ناش کرنا)	فومگ :
مقدمہ خارج کرنا :	لیک کھام : جوک کھام :
مقدمہ سے دست بردار ہونا :	تون فومگ :
مقدمہ کی پیشگی :	سوپ پایان :
مقرر کرنا :	رفی ما : پینٹا : فمگ :
مسکان (عمارت) :	ردنگ : ردوعن :
مسکان چلی (لکڑی کا)	ردنگ ماسے :
مسکان پختہ اینٹ یا پتھر کا	ردنگ چاک :
مسکان بنانا :	نھام ردوعن :
مکرنا (انکار کرنا) :	نئے یوم :
مکڑی (مکڑی لٹیری) :	چک کاچن : چک کاچان :
مکڑی (عنکبوت) :	ہینگ فمگ : مارنگ موم :
مکڑی کا جالا :	یائے ہینگ فمگ : ژائے مارنگ موم :
مکھن :	مخن نوئے : مخن نوئے : نوئے :
مکھنی :	موٹ :
مکھی شہ کی :	موٹ نم پھون : موٹ نام پھون :
ملاح (مشتی بان)	ہاں کن تک روآ : ہاں کنکن روآ :
ملاسلہ (معاینہ کرنا)	کرٹ : کرٹ :

اردو	سیاحی
پلانا (د آئینہ کرنا) :	پڑھ کرنا :
پلانا (جھڑنا) :	چھوڑ کرنا :
پلانا (جھڑنا) ہے غیروکا :	تبت ایک :
نکستی رکھنا :	نوعین پت : نوعین پت چارانا :
یکسیت :	کھونگ چھوڑا ڈوک :
ملک :	مورنگ :
لنا (رہنا) :	ڈائے ریو : ڈائے لے عو :
لنا (لغات) ہونا یا کرنا :	بھوپ : پوپ :
لنا (ماضی کرنا یا کرنا) :	بیب : نقا :
ممکن :	ڈائے :
مندر :	نات نقای : وات :
مناسب :	چنگ :
منظور کرنا :	رب جوم :
منع کرنا :	ٹم :
منہ (دندان - منہ) :	پاک : پیک : پا :
منہ (چہرہ) :	نان : نا :
مونا :	فی : فی : یو عین :
مونا یا جانور کی (کلی) :	فی : فی : یو عین :
مونا (و دیگر چیزوں کیلئے) :	کھونگ نا :

اردو	سیاحی
موٹا کا خند	کڈاٹ ناں
مور (طاؤس)	نوک جوٹنگ
موجی	کھون قھام کوٹھاک
موجپہ (موجپیس)	نوٹ
موسم	ناں راؤر
مٹول لینا	سو
مٹولی - (سبزی)	پھیکاٹ ہو آ
موم - (موم کی تلی)	کھئی نوٹنگ
مہوگا (گراں)	پھینگ
مہین (باریک)	بانگ
مہینہ (ماہ)	دو عن
مہینہ رواں (موجودہ)	دو عن تی
مہینہ آئندہ (راگلا)	دو عن نا
مہینہ گذشتہ (کھٹلا)	دو عن لیو
میٹھا	وان
میٹھائی	کستوم
میخ آہنی	پتھر
میرا میرے	چن
میراث (شرکہ)	مورا ڈوگ



اردو	فارسی
میز	تو
میتلا (گندہ)	پون
مین (ضمیر واحد مکمل)	چون
میں (ازم - جگہ و عرصہ کیلئے)	چھین
دینا (از قسم چڑیا)	کھنگ
میسہ	نای
	نوٹ کن
	تھوٹک
	لگ مائے
	لگ (بکین لگ مائے استعمال کرتا)
	چاہیئے - کیونکہ صرف لگ کئی دوسروں میں بھی آتا ہے
	جیسے اولاد - گینہ - غیرہ وغیرہ

## ن

اردو	سیاحی
ناپا (پیمائش کرنا)	ناپ
ناپنا (زمین کا)	ناٹ
ناٹا (پست قد)	کھون تام
ناچتا	کھون تیا
ناخن	لکھون
	لیکپ
نہ: (نوٹ) ضمیروں کے استعمال کے لئے الگ ضرورت دیکھو	

اردو	سیاحی
ناراض (ناراضگی) :	مڑی چھوپ چائی : مے چھوپ چائی :
نارنگی :	سوم : سُم :
ناریل (کھوپرا)	مراؤ : پھراؤ :
نارنگ :	عوعن : عون :
ناسور : (پتھر اُبھرنی)	رین نی :
ناف (پیش کی دُھنی)	ساڈو : سڈو :
ناک (پٹنی) :	تامک : تاموک : چاموک : چامک :
ناک کی سولخ (نخستین)	رود ناموک : رود چاموک :
ناگہاں : اچانک :	فونگ : فونگ :
ناش : ناش کرنا :	فونگ آنا : فونگ آنا تھا :
ناش غلشی میں کرنا :	لوم :
نالی (موری) :	چھو :
نام :	میدائے : مے ڈائے :
نامکن :	کھون کن : کھو آ :
نائی (حجام) :	کھون تمام کھنوم پانک :
نانبائی (روٹی والا)	سین :
نبض :	مانام : کھلونگ :
نری (دیریا) :	کھلونگ نوئے (نوعے) :
ندی چھوٹی (ناملہ)	

اردو	سیما
نزد انسانوں کے لئے (	نقد چیلے ۛ پوچھائے ۛ
نزد حیوانوں کے لئے (	تیچھو ۛ توکھو ۛ
نزد اس (نما امید) ۛ	منہ ڈائے ۛ ماہن ڈائے ۛ
نرم ۛ	عون ۛ
نزدیک ۛ	کھے ۛ کھ ۛ
نشان ۛ	سیم کھن ۛ
نصیب (نصبت) ۛ	کھرو ۛ
نصیحت ۛ نصیحت کرنا	سیکا ۛ
نظر (نگاہ) ۛ	تا ۛ
نظر کرنا (دیکھنا) ۛ	ڈو ۛ لے ۛ
نفاق ۛ	چپ چائی ۛ چپ چائی ۛ
نقد (نقد) ۛ نقاد کرنا	لاموت ۛ لاموت ۛ
نقد ۛ نقدی	گن ۛ
نقصان (خسارہ - گھٹا) ۛ	نگل نقون ۛ برسیا لیو ۛ
نقل کرنا ۛ	تینگ ۛ
نکاح (نکاح) ۛ جیسے جڑو بیوی	نقوٹ ۛ
نیک (عام طور پر) ۛ	عوک ۛ
نیگنا ۛ	کڈون ۛ سونون ۛ
نہک ۛ	گڈا ۛ

اردو	سیاحی
نکلین	کھیم
نمونہ	تو آجائنگ
شکا	کے پھا پھون کے پھا
نہایت (انتہا)	جاک
نہ نہیں	پلاؤ نہ چائی پھائی پھیمی پھیس می
بڑا سکنا یا نہ ہو سکنا	میرٹھائے چے ڈائے
نہیں چاہتا نہیں مانگتا	میں آؤں میراؤں
نہ چاہتا نہ مانگتا	میں آؤں میراؤں
تہیں ہے نہیں ہیں	میں آؤں میراؤں
نیا نہ تہی	کھونگ می
ریشو (ریشو)	سم منداؤں
ریچا (ریچا)	تام
نیچے	کھنگ لاہنگ
نیچے اترنا	لوہنگ لام
نیل	کھرام تون پھرام
نیلا	کھی عو
سیکام پھیل کرنا	سیکام پھیل کرنا
نہیں نہ پھیل کرنا	توت تالاٹ پھائے توت تالاٹ
نہیں گہری	توت تالاٹ
	رپ

سیاحی	اردو
ہائے کھون	واپس کرنا
ہائیں گن	واپس کرمانقدی کا
ونگ کھاؤ	دادی
چاؤ کھوٹاگ	وارث
رُزنگ بن	واسطے (لئے)
کھوچائے	واقف (ملاقاتی)
سے پھو	والدین
کھون پا	وحشی (تند)
ونگ ناں	وزیر (منتری)
کیپ	وصول کسما
سن یا	وعدہ
سن یا کُن	وعدہ کرنا
کھون چائی بون	وفادار
ویلا	وقت (کال - زمانہ)
بیلا	وہ (ضمیر واحد بجمع غائب)
کھوٹنگ ن	حیوان مطلق دیگر بیزبان
	چیزوں کے لئے
زن	وٹاں
چاک ن	وٹاں سے



سیامی	اردو
کھون ن عینک ۛ کھون عینک ۛ	وہ ۛ دے ۛ وہ آپ ۛ یہ خود ۛ وے آپ ۛ وہی (رضیہ و احد عائشہ جمع غائب) انہوں کے لئے
۵۵	
سیامی	اردو
مُو ۛ چھاٹنگ ۛ فن چھاٹنگ ۛ فان چھاٹنگ ۛ گروٹنگ چھاٹنگ ۛ نگوٹنگ چھاٹنگ ۛ پھے ۛ میا ۛ کھوراپ ۛ کھورپ ۛ مولکناؤ ۛ مورڈین ۛ رجیک لائے ۛ آوت ۛ عاوت ۛ	ہاتھ ۛ ہاتھی ۛ ہاتھی دانت ۛ ہاتھی کا سونڈ ۛ ہارنا ۛ ہاں ۛ ہانڈی (دیگچہ و صحت کا) ہانڈی (مٹی کی) ۛ ہانگنا ۛ پھینار ۛ

## سیاحی

## اردو

تائے مو	تھیلی
ساعک	بچکی
کڑوگ	ہڈی
تھم پیسے	ہر ایک
تھک رہی	ہر جگہ
سیالیو	ہر جہز (ہر جہ)
تھک دن	ہر روز
پھان	ہزار
رمی	ہستی (موجودگی)
آفت	ہفتہ (سات روز)
سان	ہلانا (حرکت دینا)
بی عن	ہلانا (کوئی نہ جیسے)
بار	ہلکا (کم وزن)
سان	ہلنا (حرکت کرنا)
راؤ	ہم-ہم کو ہمیں
گھنگ	ہمارا
تھک دیا	ہمیشہ
انگا	ہندسہ
کھیکہ ہندو	ہندو

اردو	سیاحی
ہنس ۞	راج ہنس ۞
ہنستا ۞	ہورو ۞
ہوا (رباؤ ۞ پون)	لوم ۞
ہوا کرنا (ہلوسن شک کرنا)	ہائے تھوک لوم ۞
ہوسکتا ۞	ڈائے ۞ داسے ۞
ہوش (عقل)	پن جا ۞ پنجا ۞
ہوشیار ۞	کھن می پنجا ۞ کھون می پنجا ۞
ہو گیا ۞	سیت لیو ۞ موٹ لیو (سے عو) ۞
ہوتا (موجود یا واقع)	می ۞
ہونٹھ ۞ (لب) ۞	رم فی پک ۞
ہے ۞ ہون ۞ ہین ۞	ری ۞
ہیضہ (بہاری) ۞	آہوتا رک (روک بگاڑ ہے روگ کا) ۞

# ی

اردو	سیاحی
یا ۞	آ تو ۞ آ تو ۞
یابو (سٹو)	مال ۞ مال تو سٹے ۞
یاد رکھنا یا کرنا ۞	جگم جام ۞ جام دائے سی ۞ پیام داسے ۞

پوست کا لکڑی  
کانگری  
پاکستان

یاد کرانا	ہائیں کرو
یتیم	بوت کپرا
یقین	چھوٹا
(اعتقاد ایمان یقین)	بوساں
یقین کرنا (اعتبار کرنا)	چھوٹا
یقینہ (یقینی)	پن
یقین نہیں یقینی نہیں	مے کم ٹوٹ
یکساں	تی ڈیو
یکساں (شکل و صورت میں)	من کن
یکساں (برابر مساوی)	سمو
یہ - یہ (دوسرے و جمع)	نی
یہاں - یہیں	کھن نی
یہاں سے	چاک
یہاں کو (دوسرے طرف)	کنگ

لغات ختم شد

{ آ رہی ڈی - ایس }

# باب دوم

جزئیات

بول چال



# چند فقرے دربارہ بول چال دج کئے جاتے ہیں

یامی

اردو

عام گفتگو	پھوٹ کن
(۱) تم کون ہو ؟ آپ کون ہیں ؟	عینٹ کھائے ؟ تن کھائے ؟ تان کھائے ؟
(۲) میں ہندوستانی ہوں ۔	پینگ کھائے ؟ تان کھائے ؟
(۳) یہاں آدرا آئے ؟	کو کھیکو انڈیا ؟ چچن کھیکو انڈیا
(۴) تو کئی پتا ہوتا ہے ؟	چچن کھیکو انڈیا ؟
(۵) ہم ملتے ہیں ۔	ہاتھ مائے ؟ ماٹھائے ؟
(۶) کئی دور مان کی پڑے ؟	نی سی تھم مائے ڈائے ماہ
(۷) کوئی بالور کرائی کی جگہ ؟	ماٹن کن ؟ ماٹن کان ؟
(۸) ایک جگہ نکلی ہے ؟	ماٹن نگن ؟ چچن آٹن کان ؟
(۹) کل بارہ بجے آنا ؟	پین کان آراٹے ؟
	پین کھن جام ؟ پین کھون جام
	پین سخی عن ؟
	می جی ڈانگ ؟ پی جی عانگ ؟
	پچک نی ماپ سونگ سونگ ؟
	پچک نی ماپ سونگ سونگ ؟

۱۔ بعض لوگ عام زبان میں کھلے بولتے ہیں اور بعض کھائے ۔ کھائے ٹھیک ہے ۔

اردو	سیامی
(۱۰) یہاں ماہواری تنخواہ کیا ہے ؟	ڈائے گن ڈوغن تھاؤ رائے ؟
(۱۱) بہت تھوڑی ہے ۔ گیارہ روپیہ ؟	نی ناغ ڈائے گن ڈوغن تاؤ رائے ؟
(۱۲) عین نیا ہوں ۔ منظور کروں گا ؟	سے کیم نوئے ؟ بیٹ باٹ ؟
(۱۳) یہ تنخواہ اچھی ہے ؟	مامائے ؟ جوم آؤن ؟
(۱۴) یہ نوکری کس کے اختیار میں ہے ؟	ڈائے گن ڈوغن ڈی ؟
(۱۵) ایک انگریز کے خستہ میں ہے ؟	پے ہاں کھائے ڈائے کان ؟
(۱۶) پردہ نہ کرو ۔ میں سفارش کروں گا ؟	پے ہاں کھوں فرانگ ؟
(۱۷) میں تو سیامی بات نہیں جانتا ؟	ہین رائے ؟ چھن چا چھوئے ؟
(۱۸) سیامی زبان کی کتاب خرید لو ؟	ہین رائے ڈوک ناہین چا چھوئے ؟
(۱۹) کہان سے بیگی ؟	ہین رائے زو جاگ پھوٹ تھائی ؟
(۲۰) بڑے بازار سے ؟	چن میرو جاگ ؟ پھوٹ تھائی ؟
	شوئنگ شو تھائی ؟ شوئنگ شو تھائی ؟
	شوئنگ شو تھائی ؟ پھوٹ تھائی ؟
	پے ہاں تھی ندے ؟ پے ہاں تھی ندے ؟
	پے ہاں چاک ٹائے ؟
	پے ہاں تھی ٹاؤٹ جانی ؟
	پے ہاں تھی ٹاؤٹ جانی ؟

سہ کام کر اسلئے بھان بھی آتا ہے ۔ یہ سیکر کان بہ آسانی سمجھ میں آسکتا ہے

اردو	سامی
(۲۱) آپ کی بڑی ہوسہ جانی ہوئی :	کھوپ چائے تھے :
(۲۲) میں آج ہی خسرید لوں گا :	چن چاسوون نی : چمن چاسوونگ فن نی :
(۲۳) پہلے کہاں کام کیا ہے :	تکون تھام کان بھی نائے :
	تکون تام کان فی نائے :
	تکون نی تھام کان ہی نائے :
(۲۴) مجھے پولیس میں چار برس :	ری بی کھٹک نائی پولیس :
	ری بی والی نائی کر دم پون تراوین :
(۲۵) سائیفکٹ ہے :	مئی ن سو تھام کان : مئی ن ٹیفکٹ تھام کان :
(۲۶) تین تین :	می سام بائے :
(۲۷) کیا لکھنا چاہتا جانتے ہو :	رو چاک زن سو :
(۲۸) می مان :	رو چاک چا :
(۲۹) نہیں :	بے ساپ : بیے چائی :
(۳۰) ریل کے دفتر میں عرضی دو :	بائر پیٹن اوفٹ روٹ فائی :
(۳۱) بڑا دفتر کس جگہ ہے :	اوپس جانی جو تو ننگ نائے :
	اوفٹ جانی یوئی نائے :
(۳۲) قلعہ کے پاس :	کھے نائے ونگ : کھے دی چا پوم کھائے :
(۳۳) نوکری (کام) کی کی ہے :	می می کان : می می کان تھام :
سہ اوفٹ کی بجائے اوپس بھی بولتے ہیں -	

سیامی	اُردو
عینک پینشن ڈائے رب جم یا میڈائے : کے تن سو ڈائے جوم یا میڈائے :	(۳۳) آپ کی عرض منظور ہوئی ہے یا نہیں :
ڈائے رب جوم :	(۳۵) منظور ہو گئی ہے :
میڈائے : میڈائے رب جوم	(۳۶) منظور نہیں ہوئی :
چھن ڈائے کان یو (یے عو)	(۳۷) میں نوکر ہو گیا ہوں :
عینک پی جائے جو تھی نائے :	(۳۸) تمہارا ڈاڑھا بھالی کہاں ہے :
تان پی جائے جو تی نائے :	(۳۹) گواہی پر گیا ہے :
پے پین بھی جان : پین پانان ڈائے عے :	(۴۰) آج میرا سامان چوری ہو گیا ہے :
کھاؤ ڈائے پائے پین یا بیان :	(۴۱) آج میرا سامان چوری ہو گیا ہے :
ون عی کھونگ راؤ ڈائے کھوئے پو (لے عو)	(۴۲) آج میرا سامان چوری ہو گیا ہے :
ون نی کھونگ چھن کھونگ ڈائے کھوئے :	(۴۳) تھانہ پولیس میں رپورٹ کرو :
ہائے رو تی پک پون تراوین :	(۴۴) پولیس سارجنٹ نے میری
تے فونگ رو فک :	رپورٹ لکھ لی ہے :
نائے ٹو عت پون تراوین ڈائے چوٹ	(۴۵) پولیس سارجنٹ نے میری
کھونگ چھن رو :	رپورٹ لکھ لی ہے :
پے پے : پے پے : دونوں کے سنے جانا : ڈائے پے پے : ڈائے پے پے : گیا ہوا ماضی ہے + رتی پک پون تراوین : دونوں کے معنی تھانہ پولیس میں + رو فک : پک : رو فک برابر میں +	

اردو	سیامی
(۴۳) وہ گرانی (بابو) موقوف ہو گیا ہے :	سُجی عن کھون ٹوک چاک کان لیو :
(۴۴) اُس نے کیا افسوس کیا تھا :	کھون سِجی عن یوک چاک کان لیو : (یے عو)
(۴۵) مجھے معلوم نہیں :	فصون چیت آئے :
	مے ساپ چھن مے سب :
ملاقات :	پوپ پ پھوپ :
دا اے صاحب سلام عرض :	مانی نائے پ کم پ : زنی کھراب پ کم پ :
	مانی کھوراب پ کم پ :
(۴) بیٹھے کیا حال ہے :	مانانگ سی - عینک آئے یو :
	نانگ سی - تان سبائے رو :
رس رہتھے ہو بہت خوش ہو :	سبائے جو : سبائے جو :
	سوک سبائے رو :
(۴) آپکی عنایت بہایت مہربانی :	نائے کھوپ چائی تھے :
(۵) میرا اچھا ہون :	چھن سبائے چا پ سبائے چا :
(۶) کہان سے آئے ہیں :	ما تھی نائے : ماتے نائے :
(۷) گھر سے آ رہا ہوں :	ماتے بان : ماتلے بان :
(۸) کہان جائیگے :	پائے نائے کن : پائے نائے کن :
عام لوگ کھراب یا کھرب بولتے ہیں۔ مگر لفظ کھوراب ٹھیک ہے :	



(۹) فقر کو جانا ہوں ÷

مئے اونٹ ÷ پئے سان ÷

(۱۰) بہت دیر ہو گئی ÷

مئے اوپس ÷

(۱۱) اجازت دیجئے کہ جاؤں ÷

نکت پھاریو ÷ چھوڑ نک لیو ÷

(۱۲) آپ کا کیا نام ہے ÷

کھولا پئے بھی ÷ کھولا جٹ پئے بھی ÷

(۱۳) سوم دیت ÷

کے چھوڑائے ÷ تان چھوڑائے ÷

(۱۴) آپ کا صلح کو نسا ہے ÷

سوم دیت ÷ چھن چھو سوم دیت ÷

جو ٹونگ نائے ÷ جو ٹونگ نائے ÷

(۱۵) کوراٹ ÷

جو ٹونگ نائے ÷

(۱۶) کس گاؤں میں رہتے ہو ÷

نکون نکون کوراٹ ÷

(۱۷) آؤ دھیا کے پاس ہے ÷

نکون نکون کوراٹ ÷

(۱۸) برا شہر ہے کہ چھوٹا گاؤں ÷

جو کیے آؤ دھیا ÷ جو کیے آؤ دیا ÷

ٹونگ جاہی یا ٹونگ ٹونگ ÷

ٹونگ ٹونگ ÷

(۱۹) بھوٹا ہے ÷

(۲۰) کیا آپ شادی شدہ ہیں ÷

ٹونگ ٹونگ ÷

ٹونگ ٹونگ ÷

ٹونگ ٹونگ ÷

ٹونگ ٹونگ ÷



سیامی	اردو
ہائیں کم نہپ ناسیے	(۳۵) بڑے صاحب کو سلام کہہ دینا
ہائیں کم نہپ کھو اب شہلہ	
کھوئن پئے پھوپ روٹنگ بری عن	(۳۶) وہ مدرسہ میں آپ کو بلینگے
کھوئن پئے پھوپ روٹنگ بری عن	
کھوئن پئے کھو روٹنگ بری عن	(۳۷) وہ مدرسہ میں سکول ماسٹر ہیں
کھوئن پئے گرو روٹنگ بری عن	
کے چار ایک پائے چھن ڈوٹے	(۳۸) آپ نے مجھے یہاں سے بلا لیا ہے
تین چار ایک پائے چھن ڈوٹے	
تین کھائے مان پئے کھائے ما پئے	(۳۹) وہ کون صاحب آتے ہیں
	(کون آتا ہے)
کھون سک بچا پئے کھون سک سوا پئے	(۴۰) دعویٰ ہے
مٹی - سک سوا مان پئے (لے لے)	(۴۱) آؤ بھائی کپڑے دھو لایا ہے
بچا تھو رائے پئے بچا تو رائے پئے	(۴۲) سکتے کپڑے ہیں
کا ڈرپ کا ڈرپ	(۴۳) منت تو ہے
جانگ تھو رائے پئے	(۴۴) کیا غزوہ دہلی ہے
تو آلا مان آت پئے	(۴۵) پانچ پیسہ فی کپڑا
کھون کھن ہوا - کھون ہوا سی ۹۰	(۴۶) حجام - ہماری حجامت کرو
چانگ تات پوم کھون توعت - کھون بھو اسی	
مان مانگ کا ڈرپ پئے مان مانگ کا ڈرپ	(۴۷) آؤ کون پڑھو

سیاہی	اُردو
<p>             ہائین چانگ سب بان آت ۛ              کے ڈائے گن دوعن لیو ۛ (یے ع)              عینک ڈائے گن دوعن لیو ۛ              جانگ میڈائے کو ۛ              میسبی ۛ نائین ۛ              پٹری عو کون ۛ بھوئی کون ۛ           </p>	<p>             (۴۸) یہ لو پندرہ پیسہ مزدوری ۛ              (۴۹) کیا تم کو تنخواہ مل گئی ہے ۛ              (۵۰) نہیں پیسے کیسلی ۛ              (۵۱) نہیں - نہیں ۛ              (۵۲) ذرا ٹھیرو ۛ           </p>
<p>             تلات ۛ تلات ۛ              کے سو آرائے ۛ کے سو عارائے ۛ              سو موٹک ام ہائے تنگ - کوٹک تو تنگ              پھائی لارکھا آرائے ۛ پھائی لارکھا آرائے ۛ              لائین سلنگ ۛ ہان سلنگ ۛ              پھینگ ماک ۛ پھنگ ماک ۛ              بوک چنگ ۛ چنگ ۛ              جاہائین تھا ڈرائے توہی ۛ              لاسونگ سلنگ فونگ ۛ لاسونگ پھونگ ۛ              فری - پئے سوران عن ۛ              نئے سوران عن ۛ           </p>	<p>             بازار ۛ              (۱) آپ کیا خریدنا چاہتے ہیں ۛ              (۲) ایک ٹوپی اور ایک بوٹ ۛ              (۳) اس کپڑے کے ایک گز کی کیا قیمت ہے ۛ              (۴) سوارو پیسہ ۛ              (۵) بہت زیادہ ہے ۛ              (۶) ٹھیک ٹھیک کہ دو ۛ              (۷) آپ کیا دینگے ۛ              (۸) چالیس پیسہ یا اس آن فی گز ۛ              (۹) اچھا ہم دوسری دکان سے              خرید لینگے ۛ           </p>

سیاحی	اُردو
تام چائی پئے سُو:	(۱۰) آج کج غشی جہان سے چاہیں خرید لیوین
تُونگ نی پھارون پھنگ تھے ۛ تُونگ نی پھارون پھنگ تھے ۛ پھنگ تھوک ۛ پھنجین تھوک ۛ پھنجائی نائے ۛ کاؤمی پھانچت موہ ۛ ہی ۛ جانگ ۛ ماڈو ۛ	(۱۱) اس ٹنک میں گرم کپڑا بہت مہنگا ہے ۛ (۱۲) سرد کپڑا سستا ملتا ہے ۛ (۱۳) یہ کپڑا بہت موٹا ہے ۛ (۱۴) کیا رو مال ہیں ۛ (۱۵) جی ہاں ۛ ہیں ۛ (۱۶) دکھلائیے ۛ
بھن چاسو تونگ ۛ پھن چاسو موع تونگ ۛ پھن چاسو دوزن تونگ ۛ زکا نوے کھائے بھی نائے؟ ۛ زکا نوے کھائے بھی نائے؟ ۛ کھائے بھی ران جاتی ۛ موڈین نی کھائے جھگائے ۛ موڈین کھائے جھنگ آئے ۛ بائے انگ آت ۛ پھیند تھائے ۛ	(۱۷) میں ایک دہجن خریدنا چاہتا ہوں ۛ (۱۸) جیسے گھڑیاں کہاں سے ملتی ہیں؟ ۛ (۱۹) بڑی دکان سے ۛ (۲۰) اس مٹی کی ماندی کا کیا مول ہے؟ ۛ (۲۱) چھ پیسہ ۛ (۲۲) بہت مہنگی ہے ۛ ۛ خوش - میں کوڑیں بھی بولتے ہیں ۛ



اردو	سیامی
(۲۳) تین پیسہ لے لو	پانین سام آت
(۲۴) بس یہ مقرر دام ہے	بوکھاٹ تو آ
(۲۵) ایک آئینہ خرید لو	شو کچک عل ننگ
(۲۶) بس بازار کا کیا نام ہے	تلاٹ فی چھو آسے
(۲۷) تین سو بازار	تلاٹ بن مو
(۲۸) دوکانین کب کھلتی ہیں	ران پٹ ملے ران پاٹ ملے
(۲۹) چھ بجے صبح کھلتی ہیں	آئی ہک بھساؤ
(۳۰) دوکانین کب بند کرتے ہیں	ران پٹ ملے ران پٹ ملے
ران سار ہے نو بجے رات کو	سام ٹھوم ٹرنگ
(۳۲) درزی و لوہار کہاں بیٹھتے ہیں	کھون جب پھا کھون تھام ایک جو بھی نائے
	درزی <u>لوہار</u>
(۳۳) بنگ رات بازار میں	کیے تلاٹ بنگ رات
(۳۴) روٹی کھانے کی دوکان کہاں ہے	رونگ کھائے کھنوم پانگ جو بھی نائے
(۳۵) بڑے بازار میں تھانہ کے پاس	تلاٹ جاہلی کھے روتگ نک
(۳۶) ایک روٹی کھنے پر ملتی ہے	رنگ کھنوم پانگ راکھا رائے
(۳۷) دو پیسہ	سوٹنگ آت
(۳۸) یہ بہت سستی (ارزان) ہے	فی تھوک جیمے
(۳۹) یہ دام میرے حساب میں کچھ لو	راکھائی چوٹ آوائے
(۴۰) میرا حساب ابھی فیصلہ کرو	پانین ڈیوٹی راکھا (ڈکے)

اردو	سیامی
۴۱، پہلو و س پیسہ	ہائین ڈیوئی سپ آت کون -
باقی چار پھر دو نکلا	سی آت تہرت جو
۴۲، ایک کافی پینی (سفید کھانڈ)	نمنان چھانگ تھور لے
کا کیا دام ہے	چھانگ ہان آت
۴۳، پانچ پیسہ فی کافی	۴۴، ایک پکل مین کتہی کا ٹیلن ہوتی ہیں
۴۵، ایک صد کافی	روٹے چھانگ
۴۶، کیا دوسرا بھاؤ بھی ہے	رمی راکھا عوٹن
۴۷، نہیں بس یہی دام ہے	میری راکھا نی
۴۸، ابھی تیرہ مال لڑایت سے منگوا ہے	کھونگ ماماے چاک مونگ فرانگ
۴۹، سب چیز نہایت عمدہ ہے	کھونگ ڈی تھم تھے
۵۰، کیا آپ بیچتے ہیں	کے کھائے آرائے
۵۱، کیسلا	کلوٹے

سیامی	اُردو
ناؤن پھین پھین	(۱) سردی
ٹرین ننگ پھین چنگ پھین ننگ پھین	(۲) بہت سردی ہے
(دھین ننگ)	
ناؤن تھے پھین ناؤن تھے	(۳) مجھے سردی لگ رہی ہے
پھین ننگ کو فائی	(۴) آگ کے پاس بیٹھ جاؤ
سارے سواروں	(۵) گرم کپڑے پہن لو
پت پتوں	(۶) دروازے بند کر دینے سردی نہیں آتی
فون ٹوک ماک	(۷) بہت بیماریاں ہو رہی ہیں
بھائی عک لہو	(۸) کپڑے جھانگ گئے ہیں
ماک آؤٹے پتک ڈیت	(۹) سسکا لو
لوم مین تھے لوم ٹرین تھے	(۱۰) ہوا بہت سرد ہے
فون ہائی لہو (لے ع)	(۱۱) برسات نہ ہو گی ہے
دن فی ناؤن تھے تھے	(۱۲) آج بہت سستی ہے
تام کھینگ لہو	(۱۳) پانی جم گیا ہے
ڈیت عک لہو	(۱۴) دھڑلہ لگی آئی ہے
مٹ فون پتک فون	(۱۵) باؤل ہے

اردو	سیامی
(۱) گرمی + (۲) بہت گرمی ہے + (۳) آج بہت گرمی ہے + (۴) بارش ہونے پر کم ہو جائیگی + (۵) بجلی گر رہی ہے + (۶) بجلی کچھ سی ہے + (۷) مجھے پسینہ آرہا ہے + (۸) شربت پی لو + (۹) پنکھا خسریدلو + (۱۰) زمین خشک ہے + (۱۱) چٹھر بہت ہے +	رون ♣ รอน رون تک : رون چنگ : رون تاک رون فی رون تھے تھے + کھوئے پھن توک - لے لیوک وائین ون + فارونگ + فالپ + عوک نوآچاک نوآ + کن نام وان + سو پھاٹ لوم : سو پھاٹ لوم + بھی ہیئنگ : ڈین ہیئنگ + جونگ تاک +
(۱) وقت + (۲) کیا جو ہے؟ (۳) سواتین ہو گئے + (۴) چار بج چکے ہیں +	ویلا : بیلا + کی مونگ ریو : ڈائے کی مونگ لے عوزو + سام مونگ سپ باں بھنت + نو بھنت جمارے بھنت } سی مونگ ریو : سی مونگ لے عوزو +

سیاسی	اُردو
جانگ میڈائے فی ہک خرننگ : جانگ میڈائے فی ہک کھرنگ :	(۵) سارہے چھ بھینگے :
مان فی ننگ ہی سپ ہان بھنت : کھونن مڑائے چان : کھونن مڑائے چان :	(۶) پونے آٹھ بجے آنا : (۷) وہ کب آویگا :
کھونن مڑائے مان : میرو ڈائے کلنگ کھونن فی مان - تان : چھاو چھاو پاسے :	(۸) معلوم نہیں وہ رات کو آئے یا نہ : (۹) ضیغ سویرے چلا جانا :
تے ڈیوئی پتے ڈیے عونی : کھونن مان نرین دن فی : کھونن مان جین دن عی :	(۱۰) میں اب جاؤنگا : (۱۱) وہ آج شام کو آویگا :
ڈوعم حوک کلانگ کھونن : ڈوعم چینگ : کلانگ کھونن چینگ :	(۱۲) آدھی رات کو چاند نکلا : (۱۳) چاند فی رات ہے :
ڈوعم ٹوت : بی ننگ پن سپ سونگ ڈوعم : دن ننگ پن جی سپ ہی سونگ :	(۱۴) اندھیری رات ہے : (۱۵) ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں : (۱۶) رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں :
	جانگ کی بجائے یا نگ بھی استعمال کرتے ہیں : کئی لوگ کلانگ بولتے ہیں :



سیامی	اردو
چیت دن پین آرتھت تنگ :	(۱۷) سات دن کا ایک ہفتہ :
سی آرتھت پین ڈون تنگ :	(۱۸) چار ہفتے کا ایک مہینہ :
زکا کے ڈون ڈی :	(۱۹) تمہاری گھڑی ٹھیک ہے :
زکا کھنگ راؤ ڈون ریو (لے عو)	(۲۰) میری گھڑی تھوڑی تیز ہے :
زکا کھون تن ڈون چھون :	(۲۱) اس کی گھڑی بہت سست ہے :
زکا کھون تن ڈون عون نک :	
دن ٹوک لیو : دن ٹوک لیو : (لے عو)	(۲۲) سورج غروب ہو گیا :
ہک مونگ سپ ہان پھنت لیو :	(۲۳) سناچھ بجے ہیں :
ڈائے سوئنگ مونگ چا لیو : (لے عو)	(۲۴) اب سویر کے آٹھ بجے ہیں :
یم تنگ لیو : یام تنگ لیو : (لے عو)	(۲۵) اب رات کے نو بجے ہیں :
سائے لیو : سائے لے عو :	(۲۶) اب دیر ہو گئی (دن کیلئے) :
ڈوک لیو : ڈوک لے عو :	(۲۷) اب دیر ہو گئی ہے : (رات کیلئے)
موت لیو :	(۲۸) اب اندھیرا ہے :
تی سنگ لیو : تی سنگ لے عو :	(۲۹) اب دوپہر کا وقت ہے :
ویلا ہی گن : ویلا ہی نکان :	(۳۰) وقت ہی دولت ہے :
جالوم تھیو ڈا : جالوم تھے عو ڈا :	(۳۱) ایک دم بھی اپنے مالک کو نہ بھولو :
گھڑی کی سیامی اصل میں نالیہ کا ہے۔ مگر عام سوئی زبان میں زکا بولتے ہیں :	
ڈوکس رکھا ہے مکہ کا :	

اردو	سیاہی
(۳۲) میں آج اپنا قرار پورا کر رہا ہوں	چھن ون فی چانجا سیت لہو
(۳۳) وہ شخص مجھے کل بلا تھا	کوہن پھوپ تیرا نہ کھون بن پوپ تے دات
(۳۴) وہ لاکھ لاکھ آویگا	ڈیک کھون بن تھرو مان
(۳۵) آپ کس دن آویگے	کے چان مان اون ڈائے تھن چان مان ڈائے
(۱) ریل	روٹ فانی
(۲) سفر ریل	بھو روٹ فانی
(۳) ریل کا اسٹیشن کہاں ہے	رڈنگ روٹ فانی جی تائے
(۴) چار رڈنگ کی سڑک پر	کھے سنون چار رڈنگ
(۵) وہاں سے سو گز دور ہے	چاک بن روٹ لاکھانی
(۶) ریل کب چلیگی	مڑائے چہ ڈون روٹ فانی
(۷) جب اسٹیشن کی ریل آجادیگی	روٹ نون مان روٹ فانی
(۸) سامان کو دیکھنا	پے ڈوٹے کھونگ
(۹) آویٹھیا کو کتنی دفعہ گاڑی جاتی ہے	آویٹھیا رڈنگ روٹ پاسے کی ہون
(۱۰) دو دفعہ ہر روز	تے دن سوٹنگ ہون
(۱۱) کس کس وقت پر	تے دیا آرائے پے دیا آرائے
(۱۲) دو اور چھ بجے دن کے	تی سوٹنگ رتی کھ
(۱۳) بڑی بھٹی (بھٹی) ہوجم ہے	کھون باک

سیامی	اردو
دینا نوٹے ۛ	(۱۳۲) وقت بھڑکا ہے ۛ
انجن پاؤ لگ ویٹ (لے عو)	(۱۵۱) انجن نے سیٹی دی ۛ
روٹ تابی چہ عوک ۛ عوک روٹ فائی لیمو ۛ	(۱۶۰) ریل چل پڑی ۛ
لوٹنگ روٹ فائی مے تھان ۛ	(۱۷۰) مین ریل سے رہ گیا ۛ
کھوٹنگ می تو فان (طوفان)	(۱۸۰) ندی پرل ہے ۛ
ڈرائیور جون تھی انجن ۛ	(۱۹۰) انجن میں ڈرائیور کھڑا ہے ۛ
ہی کھاو کن تھم تھانگ ۛ	(۲۰۰) راستہ میں کھانا ملتا ہے ۛ
نام جانگ ۛ	(۲۱۰) کیا پانی ملتا ہے ۛ
یا ۛ چا ۛ	(۲۲۰) مان ۛ
پلاؤ مے چانی ۛ	(۲۳۰) پنہن ۛ
سیا تھو رائے ۛ	(۲۴۰) کتنا کرلیہ ہے ۛ
ہان آت بنگ میل ۛ	(۲۵۰) پانچ پیسہ فی میل ۛ
تو آہ ڈلے حراسے ۛ	(۲۶۰) گٹ کب ملینگے ۛ
سپ مونگ سی سپ ہان پھینٹ	(۲۷۰) پونے گس یا رہ گئے ۛ
کھوٹنگ پھوک آوائے ڈی ڈی ۛ	(۲۸۰) اسباب خوب باندھ لو ۛ
پٹ پٹو لیمو ۛ (لیمو)	(۲۹۰) اب کچر کی کھل گئی ہے ۛ
پے عاون تو آ سام بائے ۛ	(۳۰۰) تین ٹکٹ خرید لاؤ ۛ
ڈائے تو آ لیمو	(۳۱۰) کیا گٹ مل گئے ہیں ۛ
ڈائے لیمو ۛ	(۳۲۰) جی ہان ۛ

اُردو	سیامی
(۳۳) اب گاڑی میں سوار ہو جاؤ :	میں کبھی روت فانی : پئے ٹونگ روت فانی :
(۳۴) گاڑی چل پڑی ہے :	خوک روت فانی بھو :
(۳۵) انگلا سٹیشن کتنا دور ہے :	رونگ روت فانی کھٹنگ تان کلائی } کم نوئے :
(۳۶) چار میل :	بسی میل :
(۳۷) سٹیشن آگیا :	کھٹنگ رونگ روت فانی بھو :
(۳۸) اتر کر دیکھ لو :	ٹونگ جئے ڈو :
(۳۹) آج گاڑی دیر سے پہنچی ہے :	دن بی روت فانی بھٹنگ چھو :
(۴۰) کیا سبب ہے :	پن آرائے :
(۴۱) راستہ میں انجن بگڑ گیا :	تھم تھانگ انجن بسیا بھو :
(۴۲) ریل کی سواری غمزدہ ہے :	ٹونگ روت فانی ڈی :

اردو	سیاہی
(۱) ڈاک خانہ	اُوفت پر اُئے سانی ۛ زننگ بھکسی ۛ
(۲) تار گھر ۛ	اُوفت تھورا ایک ۛ اُوفت تھورا ایک ۛ
(۳) ڈاکخانہ کہاں ہے ۛ	اُوفت پر اُئے سانی جو بھی نائے ۛ
(۴) کورٹ کے نزدیک ۛ	جو کیے سان ۛ یو کھے سان ۛ
(۵) چھٹی بیڑ کس مین ڈال دو ۛ	سانے ننگ سولیر کس ۛ
(۶) ٹکٹ کہاں کھتے ہیں ۛ	ٹو اکھائے بھی نائے ۛ
(۷) تیسری کھڑکی پر ۛ	سیٹم کھائے بھی نائے ۛ
(۸) آپ کو کیا چاہئے ۛ	بھی پتو سام ۛ
(۹) مین ایک تار بھجنا چاہتا ہوں ۛ	یکے ماون رلے ۛ نان عاؤن آر لے ۛ
(۱۰) منی آرڈر درجسٹری کہاں ہوتے ہیں ۛ	کھوئی سائے ۛ چھن فی سائے ۛ کھاو فی سائے ۛ
	منی آرڈر - رجسٹری تمام بھی نائے ۛ
<p>ۛ اُوفت لفظ و آفس (دفتر) کا بکار ہے۔ بعض لوگ اُوفت کی بجائے اُوپت اور اُوپس بھی بولتے ہیں ۛ</p> <p>ۛ کئی لوگ جو کی بجائے یو بھی بولتے ہیں۔ یعنی یو بھی نائے ۛ</p> <p>نوٹ - رجسٹری کو رجسٹری بھی کہتے ہیں۔ عام سیاہی لک ج کے عوض مے یا سے کی بجائے ج بولتے ہیں۔ جو ۛ یو ایک ہی مطلب دیتے ہیں ۛ</p>	



اردو	سیاحی
(۱۱) نمبر اول کھڑکی پر :	پتو تھی رنگ :
(۱۲) بابو جی - ہربانی کر کے اس	بھئی غن - چھو چھا رنگ ننگسو (رنگ سو)
چھٹی کو وزن کریں :	
(۱۳) چار اونس ہے :	رسی ادنس
(۱۴) میٹر پتہ آپ کو معلوم ہے :	رو چاک تھی چھن جو :
(۱۵) ہان ٹھیک ٹھیک جانتا ہوں :	رو چاک :
(۱۶) آج بنک کا کیا بھاؤ ( نرخ ) ہے :	وَن فی رکھا بنک عَنک آئے جو :
(۱۷) معلوم نہیں :	میرو چاک سے رو چاک :
(۱۸) جیسٹری کی رسید لے لو :	عائون رسید جیسٹری :

اردو	سیاسی
(۱) صحت ۛ	سبائے ۛ سبائے ۛ
(۲) آپکا کیا حال ہے ۛ	کے رنگ آنے جو ہر ماں نے کھانے کو ۛ
(۳) بہت اچھا ہوں ۛ	سبائے جو ۛ سبائے یو ۛ
(۴) شکر ہے مالک کا ۛ	ہائیں کھوپ چانی چاتھے عوڈ ۛ (تھیوڈا)
(۵) آپکا کس طرح آتا ہوا ۛ	ماٹھانے کان ۛ ماں تھمائے کان ۛ
(۶) صرف آپکی ملاقات کو ۛ	عینک ماٹھائے کان ۛ ۛ
آیا ہوں ۛ	ماں ہان کے ۛ ماں ہان سینک ۛ
(۷) بڑی ہسپتانی کی ۛ	کھوپ چانی تھے ۛ
(۸) کہ مجھے درشن دیا ۛ	ماں تھنگ ہان راو ۛ
(۹) وہ شخص بیمار ہے ۛ	کھونٹن چسپ ۛ
(۱۰) اس کو کیا بیماری ہے ۛ	کھونٹن چسپ آرائے کن ۛ ۛ
(۱۱) اس کو کھا رہے ۛ	چسپ کھائی جو ۛ کھاؤ پین کھائی ۛ
(۱۲) کیلئے کوئی دوائی کھائی ہے ۛ	کھونٹن کن چاہلاؤ ۛ
(۱۳) کل ڈاکٹر آیا تھا ۛ	کھونٹن کن یا پلاؤ ۛ
(۱۴) اس نے دوائی دی تھی ۛ	تروامو ماں ۛ تروامو ڈاسے ماں (تے وا)
(۱۵) کیا اب وہ اچھا ہے ۛ	ہائیں جاکن ۛ کھاؤ ہائیں یا کن ۛ
	ڈیوئی سبائے یو ۛ ڈے عوئی کھاؤ
	سبائے لے عو ۛ ۛ

اردو	سیامی
(۱۶) تھوڑا اچھا ہے :	سبائے نوسے :
(۱۷) اچھا ہے :	سبائے نوسے :
(۱۸) بالکل اچھا ہے :	سبائے ڈاسے سبائے :
(۱۹) بالکل شفا یاب ہو گیا ہے :	ہائے خوشی، یوہ :
(۲۰) مجھے پسینا بالکل نہیں آتا :	گو نواسے حوک چاک ٹو آ :
(۲۱) اس لڑکے کو تھوڑا سا جلاب یدو :	ڈیک کھون ون ہائین کن ہارائے یین :
(۲۲) آج میرے سر میں درد ہے :	ون نی چھن پوعت سسسا :
(۲۳) اس کو کھانسی ہے :	ون نی کو چپ ہوا جو :
(۲۴) وہ زخمی ہو گیا ہے :	کھون ون چپ آئے : (عائے)
(۲۵) اس لڑکے کی آنکھیں دکھتی ہیں :	کھون ون پن چھلے یوہ : کھون ون بین پھلے یوہ :
(۲۶) میرا دل بہت غمناک ہے :	ڈیک پھو چینگ کھون چپ تا :
(۲۷) ڈاکٹر ہسپتال میں ہے :	کھون ون بین بیت :
(۲۸) آج کل بخار کا دور ہے :	کھون ون چپ تھوٹنگ :
(۲۹) دودھ کا افاقہ کرو :	چائی چھن ڈی :
	مو جو رنگ پھیا بان :
	مو جو رنگ پھیا بان :
	نان نی بین کھائی ماک :
	سنگ ون جاکن کھاؤ :



سیامی	اردو
کپیتی پی اینڈ او کپیتی کا ۛ	(۸) پی اینڈ او کپیتی کا ۛ
تے نائے کن ۛ	(۹) کہاں جسا دیگا ۛ
ناکون سائے گون ۛ	(۱۰) سیگون کو ۛ
ادوہستہ کپیتی جو نائے ۛ	(۱۱) کپیتی کا دفتر کہاں ہے ۛ
ادوہستہ کپیتی جو نائے ۛ	(۱۲) پیچ سٹریٹ میں ۛ
کھے بیج سٹریٹ ۛ	(۱۳) ٹکٹ کون دیتا ہے ۛ
تے عاؤن تو آتھی نائے ۛ	(۱۴) وہ سیامی بابو دیگا ۛ
پے عاؤن تک بھی ٹن بھائی ۛ	(۱۵) بابو مجھے ہانگ کانگ کا ۛ
رہی عن - کھو تو آپے ہونگ کو ننگ ۛ	{ ٹکٹ دو ۛ
عاؤن تو آ آرائے ۛ	(۱۶) کس درجہ کا ٹکٹ لینا چاہتے ہو ۛ
بھی سام ڈیک ۛ	(۱۷) تیسرے درجہ یعنی ڈیک کا ۛ
عرونی چہ پائے رو آفا ۛ	(۱۸) جہاز پر سون جسا دیگا ۛ
بتھ سروان - عاؤن تو آ ۛ	(۱۹) کل آنا ٹکٹ ملیگا ۛ
سیا بھورائے ۛ	(۲۰) کتہنا کر لے لیگا ۛ
جی سپ باٹ ۛ	(۲۱) بیس ٹکٹ ۛ
نام کھوں مرائے ۛ	(۲۲) لہر کب آدیگی ۛ
نام لائے ٹونگ مرائے ۛ	(۲۳) لہر کب آتریگی ۛ
رو آفا ٹھک کھونگ ماک	(۲۴) جہاز میں بوجھ بہت ہے ۛ



اردو	سیاسی
(۲۵) خساروں سے پر ہے :	کھون جو تھیم : ۳۵
(۲۶) کل کنارے پہنچ جاویگا :	بھٹک فی بھٹنگ :
(۲۷) طوفان سے بہت جہازم ڈوبتے ہیں :	تھک پائو رو آفانی جو م لاسے لام :
(۲۸) اب پانی نیلہ سا ہے :	ڈیو بی تار کھو (کمی غو)
(۲۹) سمندر کا پانی کھائے ہے :	تھلے نام کھیگ :
(۳۰) اب لنگر اٹھا لو :	ڈیو بی تون سامو ڈیو بی تون سمو :
(۳۱) اب لنگر ڈال دو :	ڈیو بی توت سامو ڈیو بی طوط سمو :
(۳۲) جہاز لگ گیا :	رو آفانی ما بھنگ لیو :
(۳۳) طرح - چار آدمی کا کنارے تک کیا لیگا :	کھون رو آفانیگ بی سی کھون حاوون تھا ڈرائے دم بھنگ تھلے :
(۳۴) فی کس پانچ پیسہ :	کھون لا مان آت :
(۳۵) پینس سین پیسہ لو :	ہائین کھون لا سام آت :
(۳۶) اچھا - چار چار دو :	حاوون تھا کھون لاسی آت :
(۳۷) یہ جہاز بکھے والا ہے :	نی رو آفانی : نی رو آفانی :
(۳۸) یہ ڈرخانی ہمساز ہے :	نی رو آفانی : نی رو آفانی :

سیا	اُورو
آبان : کھونگ کن :	(۱) خوراک
دن بینی کے کن کھاؤ تک آراشے :	(۲) آج آپ نے کیا کھانا کھایا :
کھنوم پانگ : کھاؤ : کھو آ : کینگ پچک :	(۳) روٹی : چاول : دال : سبزی :
نام پھرک :	چٹنی :
کینگ پچک سے کھیم :	(۴) سبزی پن پچک کھوڑا ہے :
کینگ کھو آ سے سوک ڈی :	(۵) دال ٹھیک نہیں ملی :
کینگ : ہوا مان : مانگ : سائے پھرک : کھاؤ :	(۶) آلو پن کھوڑی : کالی بھج :
لیو ہوا کھنگ ڈوئی :	اور ادھرک ڈال دو :
کھنوم پانگ ڈی :	(۷) گہون کی روٹی خوب اچھی چیز ہے :
پچن پھرک سے کن :	(۸) پن نال بھج نہیں کھاتا :
جاکھام تو آراشے :	(۹) کسی جانور کو مت کاٹو :
ہوا مان : ہوا ہوم : کیم پلی : کھام کینگ :	(۱۰) شکر قری : پیاز و گوہی بکالوہ :
ہوا کھتی ہم جاکن :	(۱۱) لہسن مت کھاؤ :
کینگ پچک کن ڈی :	(۱۲) سبزی کا کھانا نہایت مفید ہے :
نوم گوا : غن نوٹے کن ڈی :	(۱۳) دودھ : گھی کھایا کرو :
کن نرم گوا : غن نوٹے :	
ٹھک : دن کن نام پھرت :	(۱۴) ہمیشہ صحت پانی پیا کرو :
کن کھاؤ لیو کو : کن تک ماسے کھو تک ان :	(۱۵) کھانا کھانے کے بعد پکے ادر :
	ریشے پھل کھاؤ :

اردو	سیاحی
(۱) لباس :	تینگ تلو آ ڈریس پچا :
(۲) دھوبی نے کپڑے دئے ہیں :	ہاتھن پھالیو دھوبی جانگ :
یا نہیں :	
(۳) گل ہو رے لائیگا :	یتھ رچھا ڈوان :
(۴) سیر پڑ رہا ہے ہو گئے ہیں :	پھا کھونگ چھن پون لیو : (سے عو)
(۵) میں آج کپڑے پہنا رہا ہوں :	ڈوانی پیرلین (چپ لین) پچا :
	ڈوانی چپلین سوا :
(۶) صندوق سے کپڑے نکال دو :	پھا عو چاک سپ :
(۷) دھوبی کو کہہ دو کہ آئندہ :	لوک دھوبی بھی لانگ سرک :
خوب سامت کپڑے دھو کر سید :	پھا ڈری ڈری :
(۸) یہ صاف دھوئے ہوئے ہیں :	نی سک ڈی :
(۹) درزی نے یہ کراٹا اور گونا :	کھون چپ پھا چپ سوا آرا چپ میٹری :
ٹھیک نہیں سیاحی :	درزی :
ڈالرس میں گڈری والا جیب نہیں :	سوا تلو آئی کونگ کمین لیک پارے :
(۱۰) میں مرٹا کپڑا پسند کرتا ہوں :	چھن چھوپ پھاناں :
(۱۱) ہار لیک کپڑا اچھا نہیں :	پھاناں گے چھوپ :
(۱۲) جس لہجہ میں چلاتا ہے :	کھاٹ ریو : (سے عو)
(۱۳) ٹوٹی اچھی ہے :	سائے ٹوٹک ڈری :
(۱۴) ہنسنے میں چاہیے :	چھن چھوڑن سوا سام تلو آک ٹم ڈوسے :

# آسایش مکان

سیاہی

اُردو

رونگ :

(۱) مکان بہ عمارت :

رونگ جانی رُونگ تھے :

(۲) بڑا عالی شان مکان ہے :

رونگ فی کھون کھائے :

(۳) پیرکس کا ہے :

کھونگ کھون تھانی کھون رنگ :

(۴) ایک سیاہی رئیس کا :

پتو کی ہینگ :

(۵) کتنے دروازے ہیں :

مے کم نوٹ :

(۶) کچھ تھیک حساب نہ مام نہیں :

لونگ فی تمام تک ایٹ بہ (ایٹ) :

(۷) نانسیان بختہ ہیں :

ٹھک رونگ تھی عیب نام چکرنگ تانی :

(۸) سب مکانوں کے غنائانہ اندر ہیں :

تھی بھر داتھی ہونگ کھاوسی :

(۹) باورچی خانہ میں بولاہا ہے :

تمام رونگ بدلان :

(۱۰) دیوار میں چھون کی ہیں :

پاٹ پتو بہ پٹ پتو :

(۱۱) دروازہ کھول دے :

پیٹ پتو بہ پٹ پتو :

(۱۲) دروازہ بند کر دو :

چھاؤ تھورائے دین رنگ :

(۱۳) ماہوڑی کرتنا کر لیت ہے :

سپ باٹ :

(۱۴) دس شکل

بان :

(۱۵) گھسہ :

بان کے جو کھائی کم نوٹ ہے :

(۱۶) آپکا گھر کتنا دور ہے :

سنگ میل خرنگ :

(۱۷) اڑ مائی میل :

رونگ بن رونگ تھے :

(۱۸) وہ ٹھکڑا اونچا ہے :

سیاحی	لُردو
رُوعن کھونگ کھانے کھونگ بوعنگ پلاؤ :	۱۹) کبیرا سرکاری مکان ہے :
وارٹ چیک :	۲۰) چلیی لوگون کا مندر ہے :
تخام آدائے روپ پھرناک :	۲۱) اسین بہت بہت رکھے ہیں :
بونام جانگ :	۲۲) ایک کنواں بھی ہے :
کھن بون ری :	۲۳) زینہ سے اوپر چڑھ جاؤ :
بھاٹ لوم :	۲۴) پُتک کھا ہلاؤ :
رونگ نی تخام مائے :	۲۵) یہ تھی عمارت بنی ہے :
واٹ کھیکھ کلنک پندو کاؤلیو :	۲۶) تامل لوگوں کا مندر بڑا پرانا ہے :
رونگ نی کھیمپ تھے :	۲۷) یہ مکان بڑا تنگ ہے :
رونگ کھون کو جانگ تھوک لوم تھے :	۲۸) اس کا مکان بڑا فراع اور ہوا دار ہے :
رونگ پلاؤ جانگ :	۲۹) کیا کوئی مکان خالی ہے :
نہ پلاؤ : بی لیو کو : لوک ہائین :	۳۰) نہیں ۔ جب خالی ہوگا اطلاع دوں گا :

بول چال ختم شد

خادم  
آر۔ ڈی۔ ایس



# نوٹ خاص

## یاد دہانہ

شعر { جب سے جہالت چھا گئی قیمت ہماری سو گئی۔  
مفلس ہیں جو خوشحال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

میرے خیال میں کسی شخص کو بھی اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا شک و تاثر نہ ہوگا کہ کسی وقت سیام دلش کی بولی خالص سنسکرت یا کہ دیوناگری بھاشا تھی۔ گو اب یہ زبان (بولی) کچھ مخلوط سی حالت میں نظر آتی ہے۔ لیکن ایسا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ابتداء میں جبکہ سیام دلش کا سب سے پہلا قدیمی مقام آیوتھیا آباد کیا گیا تھا۔ (یاد رہے کہ انڈو چائینا یا کہ جزیرہ ہمالے ہندو چینی میں سب سے پرانا عالیشان

۱۵ آیوتھیا کی بنیاد دوں کی ڈالی ہوئی بتائی جاتی ہے۔

شہر جو آریاؤں نے آباد تھا وہ انک کو رماکہ اندر پرستھا پوری تھا۔  
 وہ آباد کنندہ گروہ خاندان کو روڈوں (کوڑیوں) کیونکہ کوڑیوں اور پانڈوں  
 کے مختلف فرقوں نے ایک دوسرے کے نزدیک نزدیک اُس زمانہ  
 میں اپنی اپنی بستیاں قائم کر رکھی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہر آریو بھیا  
 کی بنا انک کو رماکہ اندر پرستھا پوری سے کچھ مدت پہلے قائم کی گئی۔ تو  
 اُس وقت آباد کنندوں کے کل بیویار و کار و بار محض سنسکرت زبان میں  
 چلتے تھے۔ مگر جوں جوں ان لوگوں کے تعلقات و معاملات دیگر لوگوں  
 سے بڑھتے گئے۔ اور خاص کر ان آریوں لوگوں سے جو سیام وغیرہ آباد  
 ہونے سے کئی صدیاں پیشتر ملک چین جاپان و امریکہ کے مختلف حدود  
 میں زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے اصلی اعلیٰ و مقدس دھرم کے بہت  
 سے ضروری فرائض کے پالن سے بوجہ چند ایک قدرتی و ناگہانی ذرائع اندر  
 (آریوں) بہت گرجے تھے یا کہ پست ہو گئے تھے۔ { توں توں وہ اُن کے  
 اختلاط سے اپنی اصلی بھاشا ربولی یا زبان اس کے بگاڑنے کا ذریعہ بنتی  
 گئے۔ ضرب المثل ہے کہ بارہ بارہ کوں کے فاصلہ پر کی بستیوں کے باشندگان  
 کی زبان و لہجہ میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا تعلق تو دس۔  
 بیس یا سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کوں پر مقیم یا رہنے والے اُن کے  
 پرانے پرانے نام آریہ بھائیوں سے بڑھ گیا ہوا تھا۔ علاوہ اس کے  
 جب پشت بہشت اور دین بدن سنسکرت کے پرچار میں کمی آتی گئی  
 یا یوں کہو۔ کہ لوگوں نے دیدوں اور دیگر ست دھرم پستکوں یعنی  
 شاستروں کے چھٹن پائٹن میں تعافلی و تساہل شروع کر دی۔ تو اُس کا

آخری نتیجہ ہزاروں برس کے بعد آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔  
 اور اپنے تجربہ سے مشاہدہ اور اپنی زبان سے روزمرہ صبح و شام ورد کر  
 رہے ہیں۔ یہ ہے کہ سنسکرت زبان کے اصلی روپ یا جو بن پر ایک  
 قسم کا دھندلا پن یا سیاہی سے چھلکے ہیں کہ جس کو ہم دائمی کلنگ  
 تو نہیں کہہ سکتے۔ ضروری عارضی ہی کہیں گے۔ مگر اس میں شک نہیں۔  
 کہ اس کلنگ کو دور کرنا یا مٹانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ قریب قریب  
 سی ناممکن بات ہے۔ اور اس واسطے انسانی مگر منقسم طاقت سے اسکا  
 تدارک کرنا اور اس کا بہت جلد یا زود تر بہتر نتیجہ کا خواہاں ہونا ایک دہمی  
 سا خیال ہے۔ تاہم اس نے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ نقص بالکل دور نہ  
 ہو سکیگا۔ بلکہ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

بہر کارے کہ ممت بستہ گردو  
 اگر خائے بود گلہ ستہ گردو

یہ دھندلا پن دور ہو جاویگا اور ضرور ہو جاویگا۔ مگر متحدہ یا کہ متفقہ ممت  
 رنگا رنگ کو مٹا دینا اور کافی عرصہ (وقت - زمانہ) کی ضرورت ہے اس سے  
 میری مراد یہ ہے کہ اگر سارا بھارت ورش (ہنگال - مدراس - بمبئی - برہما  
 سیلون وغیرہ) ناگری پسلی  
 لئے کر لیتے ہو جاوے۔ اور بھارت ورش کے ہر ایک مقام میں نہیں  
 نہیں۔ بلکہ ہر ایک گھر میں ناگری اکشروں کا اچارن شروع ہو جاوے  
 اور ہر ایک دوکان کے باہر سائین بورڈ ناگری حروف میں اور زبان میں  
 اور سڑکوں و شاہراؤں کے ناؤں یا کہ نمونوں چفتیوں پر (جیسا کہ پریذیڈنسی)

ہمچو و بنگال کے بڑے بڑے شہروں میں نظر پڑتی ہیں) ناگزی اکثر نظر آدیں  
 ہوتا ہے ناگزی اخبارات شروع ہو جاویں۔ تو دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے  
 کہ بھارتی مطلب بہت جلد سدھ ہو جاوے گا۔ کیونکہ سب سے مقدم و اول ذریعہ  
 جو ریشہ نقص کو دور کر سکتا ہے۔ صرف ناگزی کا پرچار ہی ہے۔ کیونکہ  
 اس پرچار سے بھارت و ریش کی تینوں پرینڈنسیوں کے علاوہ برہما و  
 سیلون (انکا) کی پرچاست، تحریر ایک ہی حرف میں ہو جانے سے رابطہ  
 اتحاد بڑھ جاوے گا۔ اور دن بدن لوگوں کا میلان ناگزی کے اس اصلی منبع  
 کی طرف جس کو سنسکرت کہتے ہیں لگ جاوے گا اور ایسا ہونے سے کئی ایک  
 فوائد حاصل ہونگے۔ ان میں سے دو تو بہت بڑے فائدے یہ ہونگے  
 (۱) لوگوں کی رُچی سنسکرت کے پشکوں کے مطالع کی طرف لگے گی۔  
 جس سے دھرم شاستروں وغیرہ کا پٹن پائٹن از سر نو خود بخود جاری ہو  
 جاوے گا۔

(۲) چونکہ روئے زمین کے کل بدھ مذہب کے پیروان یا مریدوں کا گورودار  
 سیلون یا نکا ہے۔ کیونکہ اس تو سیلون کے مقام کانڈی میں ایک بڑا  
 بھاری بدھسٹ مندر (گھوڑا - زیارت گاہ) ہے۔ جس میں کہ بدھسٹ  
 لوگوں کے اعتقاد کے مطابق جہاں تا بدھ دیو (گوتما) کا ایک دانت  
 باقیں داخلہ کا دفن ہے۔ دویم آدم پیک (انکا کے ایک پہاڑ کی چوٹی  
 کا نام ہے) پر ایک اور بدھی زیارت گاہ ہے۔ جہاں کہ بدھ دیو کے  
 پاؤں کا نشان موجود ہونا بتلایا جاتا ہے۔ سویم مقام آنورا دھا پورا  
 واقع انکا میں ایک بڑی قسم کا قدیمی درخت بھی ہے جسکی بدھسٹ

لوگ پرستش کرتے ہیں۔ اور جہانگاہ ہر دن ہر ماہ اور ہر سال ہزاروں بودھ لوگ ممالک غیر سے اپنے گوردوارہ کی یا تریا زیارت کے لئے آتے ہیں۔ اسلئے جب اُن کو ناگری کی اشاعت کا حال معلوم ہو گا تو اُن کے ذریعہ اُن کے اپنے ملک میں بھی ناگری کا پرچار اور سنکرت کے مطالعہ کا شوق شمع ہو جاوے گا۔ جینکے مذہب کی کتب مقدس پائی (نہجہ ۵) بھاشا جو کہ مکہ ہی یعنی مکہ مدینہ کی بولی کا لگاڑ ہے۔ اور مکہ ہی بولی خاص سنکرت زبان کی ہی جگہ می ہوئی فارم یا شاخ تھی { میں تحریر ہیں۔ اس لئے پالی اور ناگری کا قدرتی و مادرانہ تعلق ہونے سے آخر الذکر کی اشاعت بہت آسانی سے ہو سیکے گی۔ اور یقین ہے کہ حدود ہندوستان کے باہر سے پہلا ملک یا قوم جس قسم کی اشاعت میں سرگرمی و جوش ظاہر کریں گے وہ سیام دیش یا کہ اہل سیام ہی ہونگے۔ کیونکہ اُن میں اسوقت تک سنکرت کا پرچار برابر موجود ہے۔ اور سیامی سادھو جن کو پھر ا کہتے ہیں۔ اس پاک بانی یعنی سنکرت پر جان فدا ہیں۔ بلکہ شاہی خاندان میں بھی سنکرت کا پرچار برابر موجود ہے۔ کیونکہ رسومات مذہبی جو شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ سب برہمن لوگ ہی ادا کرتے ہیں۔ بدھی مہنتوں کو ایسی کارروائی میں کچھ دخل نہیں۔ سب سے بڑھ کر قابل وقعت بات جو مجھے تحریر کرنے میں خاص مسرت و دل چسپی معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ موجودہ راجہ یعنی فرمانروائے سیام کے والد ماجد جن کا اسم اعظم یا جن کا مبارک نام سوم دیت پھر ایمم اندر تھا سو گ کٹ تھا۔ اور جن کا سکہ کالہ میں دیہانت ہوا۔ سنکرت زبان سے خاص



اُنس رکھتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کو اس علم میں اچھی قابلیت تھی۔  
 دھن (مبارک ہے وہ نگری یا دیش کہ جس کا پر جاپتی (راجہ - حکمران) ایسے خیالات کا ہو۔ اگر نگری کا آوازہ سیام یا خدو سیلم تک پہنچ کر سیام دیش کے گروں میں جذب ہو جائے۔ تو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سیاحتی بہادر اس پیچیدہ کے اثر کو نام یعنی جزیرہ نمائے ہن چینی سے گذارتے ہوئے خاص وسعت چین اور جاپان تک پہنچا کر چھوڑیں گے۔ اور جاپان دیش سے آگے یہ اثر قدرتی طاقت کے ذریعہ (ہمت مرداں مددِ خدا) اسی راستہ سے پھر پاتال دیش میں جا ساریت کرے گا۔ کہ جس سے قدیم آریہ مختلف آریہ گروہوں سے گذر کر امریکیہ میں پہنچ کر آباد ہوئے تھے اور ہوا وہ کیا عجیب زمانہ ہو گا جبکہ کل مریشی (روسے زمین) پر ایک ہی زبان سنسکرت (یعنی سب زبان کی ماں یا مخرج) اور ایک ہی عالمگیر ویدک مت (دھرم) اپنے پورے پورے جزیرہ میں رائج تھے اور ہر کہ وہ متنفس کے دل پر اہنسا پر مود دھرم کا اعلیٰ اصول پوری طاقت سے کام کر رہا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ مختلف ممالک کے آریہ باشندے صرف سنسکرت میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ خط و کتابت کرتے اور ایک دوسرے کے مدعا کو سمجھتے تھے زیادہ فاصلہ کا نقص یا کہ پہاڑی۔ میدانی یا کہ سمندری جزیرہ کی حیثیت یا کہ غنیمت آب و ہوا کا اثر اس وقت کے باشندگان کی پرچلت بھاشا پر کسی قسم کا خلل پیدا کر سکتے تھے جس طرح کہ ایک لنگا کا باشندہ بغیر کسی وقت (تکلیف) کے اپنے دوسرے بھائی روس کے باشندہ سے

سنکرتی لکھت پڑھت کر کے اُس کا حال دریافت کر سکتا تھا۔ اسی طرح  
 سے پاتال دیش کے رہنے والا ایک آریہ کسی تبت کے ساکن سے اپنے  
 دل کا راز بھاشا مذکور میں بیان کر سکنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرتا تھا  
 ایک ہی زبان دایک ہی دھرم کے رائج ہونے سے اُس زبان کی خلقت  
 کو پیچیدہ سے پیچیدہ کار و بار یا کہ بیوہا میں کسی قسم کی کوئی دقت بھی پیش  
 نہ آ سکتی تھی۔ یہ وہی زمانہ تھا جبکہ شروع ہی سے بچوں کو سنکرت  
 تعلیم دی جاتی اور اُن سے برہم چریہ دھارن کرنے یا کہ خاص میعاد تک  
 جبر پجاری رہنے کے لئے تاکید کی جاتی تھی۔ اور ساتھ ہی اُن کو برہمچریہ کے فوائد  
 سے لگاتار آگاہ کیا جاتا تھا۔ برہمچاری رہنے کی وجہ سے بچوں (ذکور و اثنا)  
 کے دماغ پر آئندگی خیالات کے خلل یا مرض سے بالکل صاف رہتے تھے  
 پس دماغ کے ٹھیک قدرتی حالت (درجہ) میں کام کرتے رہنے  
 یا کہ قائم رہنے کے باعث بہت ہی تھوڑے عرصہ میں (غالباً تین برس  
 کے اندر) بچے عام مضامین (شاریرک - ساماجک - آئٹک) پر مکمل  
 آزادانہ و دھارمک یا عابدانہ طرز میں تحریری بحث مباحثہ یا لکھت پڑھت  
 کر سکتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ امیر غریب کے لڑکوں اور لڑکیوں  
 کو سادی حقوق اور ایک ہی پیمانہ پر اور ایک ہی درگاہ میں برابر ہفت  
 تعلیم دی جاتی تھی۔ اور درگاہ بستیوں کے باہر کچھ ناعلم پر کھلمیدانوں  
 وغیرہ میں جوتے تھے۔ جہاں کہ قدرتی نظارے بچوں کے کوکل ہر دوں  
 پر اپنا پورا اثر کرتے اور انہیں تندرست و بانش رکھتے تھے۔ نہیں نہیں  
 بلکہ وہ یہ زمانہ تھا جبکہ بلا لحاظ امیری (دولت) اور غریبی (افلاس)

بچوں کو ایک ہی قسم کا لباس دھارن کرنا پڑتا تھا۔ زمانہ حصول (تحصیل) تعلیم میں ان کی نشست و برخاست وجائے رہائش میں کسی قسم کا کچھ فرق نہ ہوتا تھا۔ نیز امیری کے بچا گھنٹہ سے ان کو روکا جاتا تھا۔ اور سادہ طور پر زندگی گزارنے کے لئے انہیں خاص تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ وہ اصلی ٹیک روشنی کا زمانہ تھا۔ جبکہ ذات پات کا فضول۔ بزدلانہ و احمقانہ خیال۔ یا دیگر قبیح و مذموم رسومات کی مثلاً معرّضی و بلا لحاظ گن۔ کرم۔ سبھاؤ کی شادی۔ مردہ پتروں کے شراذھ۔ فرضی ترک و سرورگ کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش۔ خیالی و دھیمی دیوتاؤں کی تڑپتی بھرپوری یا سیری کے لئے معصوم و بے زبان جالوزوں کا نہیں۔ جڑ لیٹنے غیر متحرک وغیرہ جاندار چیزوں کی پوجا یا عناصر پرستی۔ وغیرہ وغیرہ کا نشان یا وجود صفحہ ہستی پر سے عنقا تھا۔ یہ وہ عالی شان زمانہ تھا۔ جبکہ لوگ اپنی آلو (عمر) کو ٹھیک ٹھیک چار حصوں میں منقسم کر کے اصلی مسرت و آئندہ راحت کو حاصل کر کے خوشی خوشی اس دنیا سے کوچ کیا کرتے تھے۔ یہ وہ پاک زمانہ تھا جبکہ کسی میڈی ایٹر یا انٹر سیسز (شانی۔ جیب۔ ثالث) کی ضرورت کو مطلق بے بنیاد و لغو سمجھا جاتا تھا۔ اور کیول و خالص ایک ادم کی اوپاسنا یا عبادت کی جاتی تھی۔ یہ وہ ست جگہ یا کہ وہ انصاف کا زمانہ تھا۔ جبکہ محض کرم (عمل۔ فعل)۔ ایکشن۔ ڈیڈ (ہی کو دکھ (عذاب یا کہ حالت پستی) و سکھ (خوشحالی)۔ فارغ البالی۔ بلندی) کا ذریعہ یا سبب مانا جاتا تھا۔ اور حق المقدور اس اعلیٰ خیال یا کہ مسئلہ کی پیروی (پالن) میں جسم۔ جان اور دولت تک کی پرواہ نہ کی جاتی تھی۔ یہ وہ پریم (محبت خاص)

بشواس (اعتقادِ راست) اور آستی کا زمانہ تھا کہ لوگ دھرم رکھنا کے لئے  
 قربان ہو جاتے تھے۔ یہ وہ منور و رخشاں زمانہ تھا جبکہ معلم لوگ (گورو  
 استاد۔ مدرس۔ اُپدیشک وغیرہ) پہلے خود اندریہ دمن (بے جا خواہش  
 جسمانی و نفسانی کو روکنا یا کھواسِ ظاہری و باطنی کو قابو میں رکھنا) کا سبق  
 پڑھ کر اور اس پر کیشا (امتحان) میں پاس ہو کر اپنے مشغول (شاگردوں)  
 کو بھی عینِ نظرِ لطاف سے اسی قسم کی تعلیم سے بہرہ ور کرتے ہوئے انکو  
 نفاقِ حسد۔ کینہ و بغض کے نقصانات سے خبردار کر دیتے تھے اور  
 تیرِ مشجہ آچرن (نیک چلنی) کے وصف اور اُسکی ضرورت کے اثر کو اُن  
 کے دل پر ہمیشہ کے لئے نقش کرنے میں کامیاب ہوتے تھے۔ کیا اُس  
 گذشتہ زمانہ اور موجودہ زمانہ جس کو آجکل زمانہ نیولائیٹ (نئی روشنی کا  
 زمانہ) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ میں کچھ فرق ہے؟ ہاں ہاں۔  
 ضرور فرق ہے۔ اور ایک بڑا بھاری فرق ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ جس  
 مدعا کو ایک میں یہ نوٹ لکھ رہا ہوں۔ اُس خیال کے مطابق تو اگر گذشتہ  
 زمانہ کو دروِ روشن (دن) فرض کر لیا جائے۔ تو اُس کے مقابلہ میں موجود  
 زمانہ کو شبِ تاریک (اندھیری رات) ماننا پڑیگا۔ اتنی تفاوت  
 ہونے کے کئی ایک وجوہ ہیں۔ جن کے یہاں بیان کرنے کی کچھ ضرورت  
 نہیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کا ایک معمولی سمجھ کا شخص بھی خود بخود اُن وجوہ  
 (اسباب) کو اپنی زندگی کے مختلف تجربہ کی مدد سے معلوم کر سکتا ہے  
 آجکل کے زمانہ میں کل ترشٹی پڑا ایک عام فہم مکمل زبان کے رائج نہ ہونے  
 سے جو تکالیف و سختیاں کہ ایک نوآموز (مبتدی) طالب علم سے لیکر



ایک گریجواریٹ۔ رینڈ (عالم۔ فاضل) تجربہ کار و فلاسفر تک کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اُن کو تحریر میں لانا ایک بڑا اہم۔ نہیں نہیں۔ بلکہ ایک غیر ممکن سا امر ہے۔ جیسا میں نے اوپر ذکر کیا کہ پچھلے زمانہ میں جب کہ کل روئے زمین پر ایک ہی سنسکرت زبان جاری تھی اور برہمچریہ دھارن ضروری و لازمی امر تھا { ایک طالب علم بہت مختصر عرصہ یا کہ تین برس کے اندر اندر ہی مختلف امور پر بڑی آسانی و آزادی سے قلم زنی کر سکتا تھا۔ وہاں دوسری جانب جب موجودہ زمانہ کے ایک سٹوڈنٹ (طالب علم) کی حالت پر عام طرح سے نظر ڈالی جاتی ہے تو شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ سٹوڈنٹ مذکورہ اٹ آٹھ سال کی پڑھائی کے بعد بھی ایک معمولی سی تحریر اردو۔ فارسی یا انگریزی میں بخوبی ادا نہیں کر سکتا۔ اس کی سب سے پہلی وجہ برہمچریہ دھارن کی کمی ہے۔ کیونکہ برہمچریہ دھارن کرنے سے انسانی دماغ صحیح و سالم قدرتی حالت میں کام نہیں کر سکتا بلکہ اُس (دماغ) میں ایک قسم کے پریشانی کے خیالات بھرے رہتے ہیں اور انسانی جسم میں آس۔ سستی۔ بے چینی و تناسلی کا دور حکمران رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے طالب علم کی توجہ و طبیعت یکسو نہیں رہتے۔ علاوہ بریں آجکل درگاہیں قصبہ و ات کے وسط وسط میں ہوتی ہیں اس لئے (لوگوں) (بچوں) کا میلان (رغبت) عام بازاری چیزوں یا کہ مصنوعی (بناوٹی) (رغبتوں) کی طرف لگا رہتا ہے اور انہیں ایسا موقع بہت کم ملتا ہے کہ کچھ مدت کسی پُر فضا کھلے میدان میں رہ کر قدرتی نظارے سے سکھش حاصل کریں یا بہ الفاظ دیگر صحیفہ قدرت کا مطالعہ کر سکیں۔



اور ٹیک ٹیک تندرستی کا فائدہ اٹھادیں۔ پس ضروری ہے کہ بچے دماغی حالت میں کمزور رہیں۔ اور جو کام کہ برہمچریہ دھارن کرتے ہوئے تین سال میں ہو سکے وہ بغیر برہمچریہ رکھنے کے دس برس تک نہ ہو سکے تجربہ شرط ہے۔

دوسری وجہ مختلف زبانوں کی پڑنائی ہے اور یہ یا اس قسم کی پڑنائی مبتدی کو ہمیشہ کے لئے ادھوری حالت میں رکھتی ہے۔ دیکھو پہلے زمانہ میں جبکہ کل سرشٹی کے بچوں کو ایک ہی زبان (جس کا نام نامی بہت جگہ درج کر چکا ہوں) میں تعلیم دی جاتی تھی۔ تو اسوقت نہ تو انہیں مختلف زبانوں کی فضول پڑنائی میں اپنے بیش قیمت دماغوں کو خالی کرنا پڑتا اور نہ ہی انہوں آلو (عمر) کے ایک بڑے حصہ کو رائیگاں ضائع کرنا ہوتا۔ اور نہ ہی ان بچوں کے والدین وغیرہ کو ان کے لئے ہر ماہ دہر سال نئے نئے ایلٹن اور مختلف آتھروں (مصنفین) کی بنائی ہوئی رنگین و شاد آرٹس کی خرید وغیرہ کے لئے بھاری اخراجات کا نامناسب بار اٹھانا پڑتا تھا ایک ہی زبان میں تعلیم ہونے کے فوائد عیاں ہیں۔ اور وہ فوائد اس زمانہ قدیم میں جبکہ کل دنیا میں صرف ایک ہی زبان سنسکرت میں بچوں کو تعلیم دی جانی لازمی امر تھا۔ امیر و غریب کے لئے مساوی یا یکساں طور پر ممد ثابت ہوتے تھے۔ مثلاً اس زمانہ کی تعلیم (مادری و درسی) میں ہر ایک بچے کو بتایا جاتا تھا۔ کہ اس چیز یا شے جو پیاس بجھانے کے کام میں لائی جاتی ہے کا نام اُوردا یا جَل ہے۔ اور یہی نام یا لفظ تقریر و تحریر میں استعمال کرنا ہو گا۔ پس روئے زمین کے کل مسئلوں کے باشندگان اپنی

تقریر و تحریر میں دہی لفظ برتتے یا استعمال کرتے تھے۔ اور جس کو ہر ایک  
 فرزند بشر بغیر کسی نقص کے و بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ یا آج کا زمانہ ہے کہ بچوں  
 کو "جمل" کے اظہار کے لئے بیشمار الفاظ کا جانتا یا یاد کرنا ضروری ہوتا ہے  
 مثلاً پانی۔ آب۔ آو۔ آ۔ ماحی۔ تنی (تیز)۔ آئیر۔ نام۔ سوئی۔ چوٹی  
 پیہ۔ واسٹ۔ می زو (مینرو)۔ دیم۔ یکم وغیرہ وغیرہ۔ یہ چند ایک نام صرف  
 پانی کے اظہار کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ باقی سب چیزوں وغیرہ کے  
 مختلف ناموں کا خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور پس ایسی ادھوری تعلیم  
 کا نتیجہ ہونا چاہئے۔ وہ بالکل عیاں ہے۔ اگر تمام موجودہ نے سارے زبانوں  
 جن کی تعداد چھ ہزار کے قریب بتلائی جاتی ہے کی واقفیت پیدا کرنے  
 کے لئے کوئی شخص جدوجہد بھی کرے تو یقیناً یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی  
 مراد مرگ۔ مرگ۔ اور کبھی بھی پورے طرز پر بھی نہ آوے گی۔ اس کے لئے  
 لاحد اخراجات کی ضرورت ہوگی اور جو ذرائع یا کہ سامان (مذکورہ بالا) کبھی  
 بھی ایک شخص کو نصیب نہیں ہو سکتے۔

تیسری وجہ جو موجودہ زمانہ کے طالب علموں کو اپنی اصلی تعلیمی  
 کورس اور دماغی حالت میں کمزور رکھنے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان  
 بچوں یا طالب علموں کے دالین نہیں ہیں بکہ ان کے آچار (آچار)  
 مدرس۔ سکول ماسٹر۔ پرنسپل۔ و دیگر تعلیمی نگراں وغیرہ پہلے  
 خود اعلیٰ کیریئر (چال چلن۔ آپرن) کا نمونہ بن کر بچے دھرم بھاؤ  
 و پریم (محبت خالص) کا اظہار اپنے مشغول (مشاگردوں)  
 کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ اور سب سے بڑھ کر آچاریہ کا عام تباؤ

(سلوک) غریب دامیر بچوں کے ساتھ مادی نہیں ہوتا۔ پس شاگرد لوگ اُن کی خشک۔ بے اثر و طفرانہ تعلیم سے کچھ بھی حقیقی فائدہ اُخذ نہیں کر سکتے۔ اسی مضمون کے متعلق اور جتنی عام و موٹی موٹی وجوہ ہیں۔ اُن کا یہاں رُج کرنا محض فضول معلوم ہوتا ہے۔

اوہو! میں اپنے خیال سے چُرک گیا۔ کیونکہ اس لوٹ کے اندر خصوصیت کے ساتھ جو کچھ سمجھے لکھنا تھا۔ وہ نہیں لکھا۔ بلکہ اُس کی بجائے کچھ اور ہی لکھ دیا۔ لیکن خیر۔ اب میں اپنے اصلی مطلب کی طرف آتا ہوں۔ میرا مدعا یا کہ مقصد اس امر کی پُر تال کرنا ہے کہ آیا دراصل کوئی ایسا زمانہ ہو گذرا ہے۔ جبکہ کل سرشٹی پر آرج و دھرم اور آرج بھاشا (سنسکرت) درنمان تھے۔ یا کہ یہ خیال محض ایک فرضی خیال ہی ہے۔ قریباً چھ برس کا عرصہ ہوا ہو گا۔ کہ میرا اپنا یہ خیال تھا۔ کہ کل روئے زمین پر آرج راج (راجیہ) اور سنسکرت کا پرچلت ہونا (یعنی زمانہ قدیم میں پرچلت تھا) ایک امر محال ہے۔ لیکن وادہرے زمانہ کی تبدیلی کہ آج تصور ہے ہی عرصہ بعد میں تہ دل سے قابل ہو گیا ہوں۔ کہ ضرور وہاں شک و شبہ ایک ایسا نا در زمانہ ہو گذرا ہے۔ جبکہ کل سرشٹی کو آریں دھرم و سنسکرت کی سب زبانوں کی ماں اور بے نقص و پاک زبان *The perfect language* کی قدرتی فضیلت و عظمت کا جو بن اپنے مقدس و نورانی سایہ کے فیض سے فیضیاب کر رہا تھا۔ یوروپین تحقیقات اور میرا اپنا مختلف سفر اس میری خیال کی تبدیلی کا باعث ہیں۔ اور بس اس تبدیلی خیال نے مجھے امر

مذکور کی پڑتال اور اس نوٹ کے لکھنے کا موقع دیا ہے۔  
 اس بات کے ماننے میں تو شاید کسی شخص کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کہ فی زمانہ  
 بہت سے امور کی تحقیقات میں یورپین اور خاصکر انگریزی تحقیقات کو  
 سب سے بڑھ کر قابل وقت سمجھا جاتا ہے۔ پس جب خود انگریز لوگ (اہل  
 فرنگ) اس بات کو بڑے فخریہ طور پر اور بصد خوشی تسلیم کرتے ہیں کہ  
 وہ اُن پرانے (قدیم) آریاؤں کی نسل سے ہیں۔ کہ جن  
 آریاؤں نے ایشیاء کے مختلف حدود و فہم کوہ ہمالیہ کا دامن  
 تبت۔ روس۔ عرب وغیرہ کے کوچ کر کے یورپ (آریہ  
 پُرب) کے براعظم کو آباد کیا تھا۔ ان الفاظ کی تصدیق پرانی  
 تواریخ ہند و قصص ہند سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ نیز اہل فرنگ  
 اس بات کے بھی مُقر ہیں۔ کہ اُن آریہ بزرگوں کی زبان سنسکرت  
 تھی اور مفصلہ ذیل یورپین زبانوں کی شاخیں آریہ لینگو بجر سے  
 تعلق رکھتی ہیں \*

از انگلش گرامر ایڈ انالائی سس مرتبہ  
 میسرز ولیم ڈیوڈسن بی۔ اے لنڈن  
 جوسف کروکس بی ایڈاک صاحبان

موجودہ تقسیم زبانوں کی

ایشیائیک

- |                     |                                     |
|---------------------|-------------------------------------|
| انڈین -<br>Indian { | ۱۔ سنکرت -                          |
|                     | ۲۔ پراکرت - { قدیم بگارت سنکرت کا - |
|                     | ۳۔ پالی -                           |



انڈین  
Indic. {

ہندی -  
ہندوستانی -  
بنگالی -  
مرہٹی وغیرہ -

جدید بگاڑ سنسکرت کا -

۵۔ سنگالی - (سیلون یعنی لنکا زبان -)

۶۔ چپ سی زبانیں - (ہندوچٹوئی لوگوں کی بولیاں -)

نوٹ - برہمی - سیامی - ملائی - کادوسی - یعنی جاوا کی خاص زبان چینی  
جاپانی وغیرہ - سب کی سب زبانیں مذکورہ بالا زبانوں کا مخلوط یا یکسچ ہیں  
(آر - ڈی - ایس)

۱۔ زینڈ - (معدوم) -

۲۔ کوئی فورم - (پہلوی وغیرہ) -

۳۔ جدید فارسی -

۴۔ آرمی فی عن -

۵۔ کردش - کھردش -

۶۔ افغان - (پشتو) -

ایرانی عن  
Iranian. {

نوٹ - زاید واقفیت کے لئے کسی ایک انگلش "سائیکلو پیڈیا" یا

ملاحظہ ہو سکتی ہیں - (آر - ڈی - ایس) -

# یورپین

- سائٹم ریک Cymric شاخ -  
 ۱- ویلش - Welsh  
 ۲- کارنیش - (معدوم) Kornish  
 ۳- باس برے ٹون یا آموری کن -  
 Bas-Breton or Armorican,  
 گادھیلک Gadhelic شاخ  
 ۱- ارس یا آئرش Erse or Irish  
 ۲- گائیک - Gaelic  
 ۳- مینکس - Man
- کیٹک  
 Keltic

## پرائی اٹالین بولیاں

- ۱- اوسکن - (معدوم) Oscan  
 ۲- عم بری عن - (معدوم) Umbrian  
 ۳- لیٹن - (معدوم) Latin
- اٹالی عن  
 Italian

# لیٹن سے نکلی ہوئی بولیاں نام روئیں۔

- ۱۔ اٹالین۔ اٹالی عن۔ (اٹلی کی بولی) *Italian*
- ۲۔ فرنچ۔ *French*
- ۳۔ پروونسل۔ *Provençal*
- ۴۔ سپینش۔ *Spanish*
- ۵۔ پرتگیوز۔ *Portuguese*
- ۶۔ رومن سیش۔ *Romansch*
- (سوٹزرلینڈ کے علاقہ گریٹونز میں بولی جاتی ہے۔)
- ۷۔ ولاچی عن۔ *Wallachian*
- الف۔ قدیم گریک بولیاں۔ *Greek*
- ۱۔ ایونیک۔ *Ionic*
- ۲۔ ڈورک۔ *Doric*
- ۳۔ اےوئیک۔ *Aeolic*
- ۴۔ آئیک۔ *Aitic*
- ب۔ جدید گریک یا رومائیک۔ *Romaio*

اٹالی عن۔  
*Italian*

گریک  
*Greek*

لو جرمن۔ *Low German*

نورمنڈک۔ (معاوم)۔ *Neutonic* *Measogothic*

Frisian

۲۔ فریسی عن

پُرانی فریسی عن۔ (معدوم)

جدید فریسی عن۔ (فریس لینڈ میں بولی جاتی ہے۔)

Dutch

۳۔ ڈچ (ڈچی)

پُرانی ڈچ۔ (معدوم)

جدید ڈچ۔ (ہالینڈ و بلجیم میں بولی جاتی ہے)

Flemish

۴۔ فلیش

پُرانی فلیش۔ (معدوم)

جدید فلیش (مروج)

Saxon

۵۔ پُرانی سیکشن۔ (معدوم)

English

۶۔ انگلش (انگریزی)

پُرانی انگلش یا اینگلو سیکشن۔ (معدوم)

جدید انگلش۔ (مروجہ انگریزی)

Lowland

لوینڈ سکاچ۔

۷۔ سکندھی ناوی عن۔ (سکندھی نے وی آن)۔

Scandinavian

Nois

پُرانی نورس۔

Icelandic

آئس لینڈک

سکندھی ناوی عن

Feroic

فیروئیک

یوٹونیک

Teutonic

	Danish	دانش -
	Norwegian	نارویگی عن -
	Swedish	سویڈش -
یوٹونک	High German	ہائی جرمن
Teutonic		پرائی ہائی جرمن - (آٹھویں سے گیارھویں صدی مسیح تک)
		مڈل ہائی جرمن - (بارھویں سے بندرھویں صدی تک)
		جدید ہائی جرمن -
	Lettic	پرائی لیتک -
		لےٹش یا لے وونی عن -
لیٹک	Lettish or Lironian	
Lettic		(مروجہ علاقہ کورلینڈ و لی وونی آ -)
		لٹھوانی عن (غربی روس و پرشیا میں بولی جاتی ہے)
	Lithuanian	
		جنوبی شرقی (جنوب مشرقی) سکلاوونک -
سکلاوونک	Slavonic	
Slavonic	Bulgarian	پرائی بلغیری عن -
		جدید بلغیری عن -
		لے لٹھوانی عن زبان کو اس وقت تک سنکرت سے زیادہ تر بننے
		کا فخر حاصل ہے -



Sclavonic	Russian	رشی عن - (روسی)
	Illyrian	علائی ری عن -
	Servian	سروی عن -
	Croatian	کردشی عن -
	Slovenian	سلووی فی عن - (مروج درکارن ہتیا و سائی ری آ)

## غربی سکلاوونک

Polish	پولش -
Czechian	بوہمی عن یا چے چی عن -
	سلوواکی عن - (ہنگری کے سلوواک لوگ برتے ہیں -)
	دینڈ عن - یا سوربی عن - (لوساشی عن بولیاں -)
Polabian	پولابی عن -

آریئن "Aryan" سنکرت لفظ ہے جس کے

معنی "Noble" نوبل و "Honorable" آزا میل کے  
(شریف نیک) (مؤثر)

# امثال (مثالیں)

اردو معنی یا مطلب	پہلی	دو	تیسری	چوتھی	پنجمی	ششمی
بھائی	برادر	پروردگار	برادر	فراتر	بھرتیر	بھرتیر
باپ	فادر	واتر	فادر	پاتر	پاتیر	پتیری
بھرتیر	فل	دول	فلس	پلیٹس	پلیٹس	پرن
رشتہ	رکن	چمنی	کیمی	جینس	جیٹس	جاتی
درمیان	مڈ	متی	مڈجا	مڈجاس	مڈجاس	مدھیا
پانی	واٹر	واٹر	واٹر	اؤٹر	اؤٹر	اڈا
پاول	فٹ	دو	فٹس	پیس	پیس	پادا
			مستاف	پیس	پوڈوس	پدا
دل	ہارٹ	ہرزا	ہیرٹ	کور	کریا	ہرد
راج	گوس	کنس	گنس	عن	چین	پشا

نوٹ: ہر گوتھک و انگلش کی قرابت یا ملاپ پر ذرا غور کیجئے۔

مزید انفارمیشن کے لئے "گرم مس لا" = Grimm's Law  
 { discovered by his Father Grimm }  
 یعنی گرم صاحب کا دریافت کیا ہوا قاعدہ یا قانون

اور درزس Verner's Law (دور صاحب کا قاعدہ)  
 کہ جنہیں آریں لینگو مجیز کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ  
 کئے جا سکتے ہیں۔

اوپر لکھی مثالوں وغیرہ سے صاف طور پر عیاں ہے کہ سنسکرت کے  
 روپ کو دوسری زبانوں میں لا کر نہیں نہیں بلکہ کل دوسری زبانیں سنسکرت  
 کے بگاڑ سے بنیں۔ اس طرح پر بد لایا بگاڑا گیا۔ اس میں ذرا بھی شک  
 نہیں کہ سنسکرت کل روئے زمین کی زبانوں کا مخرج۔ منہج یا ماں ہونے  
 کا قدرنا طور پر فخر رکھتی ہے۔ اور کل دنیا کے سچے محققین سختی شاس۔

منصف مزاج اور بے متعصب اصحاب (انسان۔ اشخاص) اس  
 پرفیکٹ (کامل) لینگ وچ (زبان) کو سب زبانوں کی روٹ

تھیں۔ (بیج۔ بنیاد۔ جڑ۔ اصل) ماننے میں ذرا بھی نہیں جھجکتے

لیکن انہیں اس کے تعصب بھی کیا بری بلا ہے۔ یہ مرض موذی و مہلک ہے۔  
 یعنی بے جا طرفداری۔ بے منصفانہ رعایت کہ جن انسانوں کو چھو گئی۔

اُس نے اُن (متعصب انسانوں) کو اتنا زیر پست۔ رام۔ کمزور تنگ  
 خیال دبے دماغ کر دیا۔ کہ اُن کو راستی (سچائی) کو راستی سمجھنا بھی کلمہ  
 کفر کے برابر معلوم ہونے لگا۔ تعصب کے غلبہ کے اثر نے اُن انسانوں  
 کے دل و دماغ اور تمام جسمانی رگ و ریشہ میں اتنی پائیدار و زبردست

مرایت کی۔ کہ جس کی وجہ سے اُس متعصبانہ اثر کی ہیٹ (حرارت) سے اُن کے اندر سے اُسی قسم کی مضر گیس (زہریلی و کشیف گرم ہوا) ہر وقت خارج ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ پس تعصب کی صفت سے موصوف (متصف) اصحاب سے ہرگز ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ صاحبان سنکرت جیسی پاک و مکمل زبان کو سب زبانوں کی روٹ ماننے میں علاوہ طور پر اقبال یا اقرار کر سکیں۔ اور اس دیوبانی (سنکرت) کے پرچار و اشاعت کے لئے سر توڑ کوشش و سعی بلیغ کر کے اپنے معلومات کا دائرہ وسیع کر سکیں۔ ہمارے خیال میں سنکرت زبان کسی ایک خاص ملک یا فرقہ کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ بوجہ ہونے

یونیورسل لینگج (عالمگیر زبان) *Universal Language*

کے روئے زمین کا ہر ایک فرد بشر (انسان) بلا لحاظ مذہب و ملت و رنگ و روپ یکساں اور مساوی طور پر اس زبان کی تحصیل سے مستفید و مستفیض ہو سکتا ہے۔

---

# ٹیل آف یوتھز آف دی آرین لینگویج

یعنی

## آرین زبانوں کا نقشہ تقسیم

{مندرجہ ذیل آریائی مالوئیکل ڈکشنری آف دی انگلش لینگویج}

انجینی زبان {یعنی اینگلو سیکسن کی بیٹی۔ اولاد یا کہ نتیجہ} آریائی زبانوں  
میں سے ایک زبان (بولی) ہے کہ جن کو لو جرمن بولیاں (زبانیں)

*Low German dialects* کہا جاتا ہے۔ او

یہ لو جرمن بولیاں انڈو یورپین یا آرین لینگویجز کی شاخ موسومہ ٹیوٹونک

*New tonic* ایک جزو (حصہ) ہیں۔ آرین لینگویجز چھ

خاص یا کہ بڑی شاخوں میں منقسم ہیں۔ وہ چھ شاخیں یہ ہیں۔

<i>Slavonic</i> سلاوونک	<i>Teutonic</i> ٹیوٹونک	<i>Graeco Latin</i> گریکو لٹین	<i>Celtic</i> کیلٹک
<i>Persic</i> پرسک	<i>Indic</i> انڈین		



یوٹونک شاخ تین درجوں (جماعتوں) میں منقسم ہے۔ یعنی لوجرمن۔

بائی جرمن۔ سکندھی ناوی عن۔

1. - Moesogothic - موسوگوتھک

2. - Anglo Saxon - اینگلو سیکسن

1. - Low - English - انگلش

Teutonic = German 3. - Old Saxon - پراچی سیکسن

یوٹونک 4. - Frisian - فری سی تن

5. - Dutch - ڈچ

6. - Flemish - فلیش

2. - High 1. - Old High German - پراچی بائی جرمن

= German 2. - Middle High German - میڈل ایلچا

3. - New High German - نئی بائی جرمن (جدید)

3. - Scandinavia 1. - Icelandic - آئس لینڈک

2. - Norwegian - نارویگی عن

3. - Swedish - سویڈش

4. - Danish - دانیش

Teutonic = German

یوٹونک

سکندھی ناوی عن

## Celtic

کیڈیک شاخ ذیل میں درج ہے۔

<sup>I</sup> گادھیک یا ارس *Gadhelic or Gaelic* پہلا حصہ

1. - Irish - آئرش

2. - Scottish Gaelic - سکاٹش گیگ

3. - Manx - مینکس

<sup>II</sup> *Cymric* - سائمرک

1. - Welsh - ولش

2. - Cornish - (معدوم) کارنش

3. - Breton

نیز یہ امر بھی کسی سے مخفی نہیں کہ اہل فرنگ کی رائے میں  
پرانے آریہ لوگ اعلیٰ درجہ کے عابد - راست باز - وعدہ یا عہد  
کے پکے - دیانت دار - جفاکش و بڑے بہادر تھے - تواریخ  
وغیرہ سے اسکا ثبوت مل سکتا ہے۔

اب میں روئے زمین کے سب بند حصہ خشکی کہ جس پر سب سے  
اول سرشی کا ظہور ہونا مانا جاتا ہے کو لیکر اس امر کی پڑتال کرونگا۔ لیکن  
اس سے بھی اول دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ *Mount Everest*  
اور *The world* کو لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ

نام ہمالیہ ہے۔ دیکھو "ہمالیہ" سنکرت شبد ہے یعنی ہم و آلیہ (آلا)  
 کا مرکب۔ ہم کے معنی برف اور آلیہ کے معنی گھریا مقام وغیرہ۔  
 یعنی برف کا گھریا مقام۔ یا بالفاظ دیگر وہ مقام جو مدامی (ہمیشہ) برف  
 سے مستور رہتا ہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ نام  
 آغاز سرشٹی (ابتداءے آفرینش) کی سب سے پہلی مخلوق ناطق یعنی انسان  
 و منشیوں (جن کو اس وقت آریہ جاتی کے نام سے پکارا جاتا تھا)۔  
 نے رکھا۔ اور ایسی بھاشا میں وہ نام رکھا۔ جو آغاز سرشٹی میں مروج چلی  
 یعنی سنکرت۔ اور اب تک وہ نام بدستور قائم رہا۔

اب سب سے اونچے (بلند) ملک (آبادی)

*The highest Country on the world*

کو کیا جاتا ہے کہ جس کا نام تبت یا تھبت ہے۔ یہ نام بھی  
 سنکرتی مرکب لفظ معلوم ہوتا ہے یعنی تی تھبتی بمعنی زمین (خشکی)  
 اور تبت بمعنی بہت اونچا۔ بہت بلند وغیرہ۔ اس سے بھی صاف  
 ظاہر ہے کہ یہ نام آریاؤں کا مقرر کردہ ہے۔ علاوہ میں اس ملک کے  
 دریاؤں مثلاً برہم پتر۔ جمیلوں۔ مثلاً مان مروور اور پراڈوں مثلاً  
 کیلاس کے ناموں سے صاف سنکرت کی خوشبو ٹپکتی ہے۔ تبت کے  
 لڑکوں و دیگر عام متمول (امیر) لوگوں کے دیہات کے بعد ان کی  
 لاشوں کو خوشبودار لکڑیوں کی چٹا میں جلایا جانا ویدک ریتی (رسم)  
 کے رواج کا بدیہی ثبوت ہے۔ ملک تبت کے متاع حصوں میں درو  
 دیوار پر "آدم منی پدر منی" یا کہ "آدم منی پدر منی" کا کندہ ہونا

سنکرت کی فضیلت اور آرج دھرم کی قدامت کی خاص علامت ہے قصہ کوتاہ چونکہ اس دلش کا موجودہ مذہب اس دم تک پکڑھ ہے اور بدھ مذہب آرج دھرم کا بگاڑ ہے۔ نہیں نہیں بلکہ انکی مذہبی کتب مقدس بھی پالی جو گدھی و سنکرت کا بگاڑ ہے میں تحریر ہیں۔ اسلئے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کسی وقت تبت خالص آریں دلش تھا اور آریاؤں نے ہی اُسکو آباد کیا تھا۔

تبت کے پڑوسی یا کہ ملحقہ ملک جو تمام دنیا کے ممالک میں سے بمحاطہ آبادی بڑا ہے۔ اور جس کا نام چین ہے اور اصل لفظ چین ہے جس کے معنی علامت۔ نشان یا کہ خط و خال کے ہیں۔ اور یاد رہے کہ اسی لئے اہل چین اپنے ملک کو کسی خاص قطعہ زمین (براعظم ایشیاء) کا وسطی یا مرکزی حصہ قرار دیتے ہیں۔ اور اس بات پر نازاں ہیں کہ خدا (تقی عن کوئنگ) نے اُن کو دیگر ملکوں پر ترجیح دے کر دیہانی حصہ عنایت کیا۔ { واقعی یہ ملک قدرتی نظارے کو بخوبی جنتلاتا ہے }۔  
عمر رسیدہ چینی لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اُن کے دلش میں مردہ جلاسنے کی رسم عام طور پر رائج تھی۔ مگر قریباً دو سو برس سے اس رسم کا خاتمہ ہو گیا۔

اہل چین کے عام عقاید و رسومات پورا ناک لوگوں سے ملتی ہیں۔ کیونکہ اول الذکر بھی مردہ پتروں کی پوجا و شراذھ کرتے۔ اُن کے نام پر مختلف اقسام کے سامان جلاتے اور بطور خیرات وغیرہ کے دیتے ہیں اور علاوہ ازیں اہل چین کا جن بھوت و چڑیلوں کے سایہ سے ڈرنا۔



ہر ایک کام کے شروع یا سفر وغیرہ میں جانے کے لئے مہورت (شگون) کا  
 دیکھنا۔ مختلف دیوتاؤں پر اعتقاد رکھنا۔ چاند گرہن و سورج گرہن کے وقت  
 رات و کیتو کے خوف سے ڈر کر ڈھول وغیرہ بجا کر خاص خاص پرستش  
 کرنا اور کو ان شرین (کو ان یں) دیوی سے اولاد کا مانگنا وغیرہ وغیرہ فضول  
 رسمیات صاف طور پر اس زمانہ صکار (ناریکی جہالت) کو جتلاتے ہیں۔ کہ جس  
 نے پورا تک زمانہ کے آغاز میں ویدک دھرم کی روشنی (سوریہ) پر سیاہی پاک  
 کدک لگانے کے لئے تباہی و اندھیر گردی برپا کر دی۔ مگر خیر اس سے آگے  
 بڑھ کر میں ملک چین کے موجودہ فرقہ تناؤ۔ لاؤ چنر یا کہ فرقہ چاؤ ایسے  
 وہ لوگ جو ہاتھ تناؤ یا کہ لاؤ چنر کے مرید ہیں) کو صد قتل سے آفرین  
 دستا باش کہتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اس دم تک ویدک دھرم کی  
 روشنی کے چند ٹٹماتے ہوئے ذروں کو ردشن رکھنے میں ثابت قدمی و  
 استقلال کو کام میں لایا۔ تمام چینی مندروں میں اسی فرقہ کے لوگ بہت  
 و پجاری کا کام کرتے ہیں۔ تمام اہل چین پر ان کا بڑا رعب و دبیدہ ہے۔  
 یہ لوگ عمر بھر بچہ رہتے ہیں۔ ان میں سے بہت لوگ سرو ڈارشی کے بال  
 نہیں کٹواتے۔ مدھ (مٹی) اشیا یا یعنی شراب و کوئی نشہ وغیرہ) ان میں  
 (گوشت۔ مچھلی۔ انڈا وغیرہ) دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گھی وغیرہ بالکل نہیں  
 کھاتے۔ ان کی خوراک چاول۔ سبزی۔ مونگا پھلی کا تیل وغیرہ ہیں۔ تمام  
 فرقہ مذکور و عمر ۱۰۰ سال بھی چین بھی آدا گون کے قائل ہیں۔ ان کا موجودہ مذہب  
 فوٹو۔ کل اہل چین ہر مذہب و مریے اور شام کو بلا ناغہ لوہان (دھوپ۔ شگفت) دم کی تیاں اپنے  
 گھڑوں کے اندر رہ کر سوار کے زری جلتے ہیں جو کہ میرا گھڑن کے عمل کا رنگ ہے +



بدھ ہے جو دیکر مت کا بنگار ہے

علاوہ بریں عام اہل چین ہولی (ہندو تہوار) کی رسم پورے طور پر ادا کرتے ہوئے سال بھر میں ایکے فو کی روز تک رام لیلہ کرتے ہیں جس میں ہزاروں لوگ رات کے آٹھ بجے سے یکراٹ ایک بجے سویر تک لیلہ کو دیکھتے ہیں۔ ہولی کی رسم خاص ہندو بولیوں کے دنوں کے لگ بھگ ادا کی جاتی ہے۔

اہل چین چوٹی بھی رکھتے ہیں۔ ۱۶۴۴ء سے پیشتر اہل چین سر کے سب بال رکھتے تھے۔ مگر سنہ مذکور میں مانچو حاکم نے صرف ایک لمبی چوٹی کے رکھنے کا حکم صادر کر دیا۔ اور باقی بال چٹ۔ مذکورہ بالا حالات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کسی وقت کل ملک چین آریج دھرم کے زیر سایہ ہونے کا فخر رکھتا تھا۔

اب ذرا آگے چلکر ملک چین کے پڑوسی ملک کو جو کہ نقشہ یا خاکہ ملک پر دیکھنے سے بھگوئے یا کہ ہلکے گہرے رنگ میں ایشیا ر دیوروپ کے دونوں حدود میں ہزاروں میلوں تک پھیلا ہوا نظر پڑتا ہے۔ بالوں کہو کہ وہ ملک جو کل روئے زمین یا کہ خشک سطح زمین کا قریباً ساواں حصہ ہے۔ لیا جاتا ہے۔ اس ملک کا نام ریشیا یا روس ہے۔ ریشیا سنسکرت زبان کا مرکب لفظ ہے۔ یعنی رشی آ۔ (آ

مخفف ہے آلیہ یا آلا کا جس کے معنی مقام یا جگہ وغیرہ کے ہیں) جس کا مطلب رشیوں (عالم۔ عامل۔ عابد۔ زائد وغیرہ)

کیجائے سکونت ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو کہ کسی زمانہ میں سترناج دینا ہو  
 گذرا ہے۔ کو اسوقت روسی آبادی کا حصہ کثیر عیسائی مذہب رکھنے والا  
 ہے۔ مگر باوجود عیسائی مذہب کا پیرو ہونے کے بھی عجیب عجیب پورا نک  
 رسومات اور خصوصاً بت پرستی ان میں پائی جاتی ہیں۔ انگریزی تحقیقات  
 ہمیں بتاتی ہے کہ اسوقت تک یہ لوگ بدھوار اور شکر وار کو برت یا روزہ  
 رکھنے اور گوشت۔ پیار۔ سن۔ دودھ۔ گھی وغیرہ نہیں کھاتے۔ بلکہ ملک  
 چین کے ذقہ تاؤ کی طرح خاص خاص غلہ و سبزی اور تیل وغیرہ کھاتے  
 ہیں۔ ان لوگوں میں گوشت خوری کی عادت اسوقت تک بہت ہی کم  
 ہے۔ یہ لوگ سبزی و دیگر غلہ جات کو ذریعہ زندگی مانتے ہیں۔ اس سے  
 بڑھ کر غری روس کے علاقہ لیتھوانیا *Lithuania*  
 کو بیا جاتا ہے جس کے بارے میں چند ایک انگریزی سطروں ایک انگریزی  
 کتاب سے جو ۱۹۰۷ء کی چھپی ہوئی اور کرسچن لٹریچر سوسائٹی نے دوبارہ  
 حالات ملک روس طبع کی ہے۔ بخشنے دیج ہیں +

"The Lithuanian language  
 spoken by about ۱۰ Lakhs. is re-  
 markable as coming nearer the  
 Sanskrit than any other aryan  
 languages. The people, though na-  
 tionally belonging to the Roman

Catholic or Greek Churches cling to many heathen customs. When any one is dying, all seed corn is removed from the house under belief that if it were there when the soul left the body it would never grow a hole is pierced in the wall above the sick man's head to give passage to his a parting soul.

ادپر لکھی انگریزی کا مطلب یہ ہے۔

”معتوا آئی عن (معتوا نیا کی) بولی جو قریباً بارہ لاکھ آدمیوں کی آبادی میں بولی جاتی یا کہ پچھلت ہے۔ باقی تمام آریں بولیوں (ادپر اسی نوٹ میں ایک نقشہ کی شکل میں بیان ہو چکی ہیں) کی نسبت زیادہ تر سنکرت کے نزدیک آنے (یعنی سنکرت سے ملنے کے لئے) مشہور ہے۔ لوگ (یعنی اہل معتوا نیا) اگرچہ برائے نام رومن کیتھولک یا گریک چرچ (رومن یا یونانی عیسائی عبادت گاہوں) گرجوں یا جماعتوں سے تعلق رکھتے مگر بہت سی بت پرستانہ رسومات سے چمٹے ہوئے یا پرستہ ہیں۔

جب کوئی شخص مرنے لگتا ہے۔ تو تمام تخم ریزی والا غلہ (یعنی وہ اناج جو برائے بنے۔ یعنی یا تخم ریزی کرتے کے لئے موجود ہو) گھر سے باہر نکال لیا جاتا ہے۔ اس اعتقاد یا خیال سے کہ اگر جیو (روح) کے سریر (جسم) اٹینگے کے وقت وہ (یعنی غلہ) دہاں (یعنی وہ گھر جہاں کوئی شخص مرنے لگا ہے) رہا۔ تو وہ (غلہ) ہرگز نہ اُگیگا۔ بیمار شخص کے سر کے اوپر سرمانہ والی یووا میں روح (جیو) کے پرواز کے لئے ایک شگاف (سوراخ) کر دیا جاتا ہے۔“

گو عیسائی لوگوں کے خیال میں اس قسم کا عمل ایک بت پرستانہ بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر میں تو اس رسم کو نہایت ہی پاک۔ ضروری و طبی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس قسم کا عمل کسی قسم کے پرند یا کہ انسان کی پرستش تو نہیں۔ جیسا کہ عموماً رومن کیتھولک وغیرہ چرچوں (گرجوں) میں باز (پرند) کی دھاتی تصویر یعنی بت یا کہ مریم کی مورتی کی پرستش ہوتی ہے۔ نہیں نہیں یہ صلیب (کراس) کے نشان کی بھی پرستش نہیں جو کہ عام عیسائیوں میں رائج ہے۔

اہل یسوعویانیا میں اور کئی ایک پورا نک رسومات اب تک پائی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے سینکڑوں لوگ آداگون کے قائل ہیں۔ اسی علاقہ کے مقام کوڈو ۵۵۵۵۵۵۵۵ جو مرحد جرنی سے ملتا ہے۔ اور دنیا میں بھی کئی ایک نشانات ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو کہ پورا نک رسومات سے ملتے ہیں۔ مثلاً کئی ایک خاص خاص درختوں (پپل وغیرہ) کی پوجا +



علاقہاتِ ریشیا کے آریا لوگوں ہی نے جرمنی (آریہ منی) کو آباد کیا چلی اس  
شینگ سائیکو پیڈیا میں لیتھو آریا کی بابت تحریر ہے۔ کہ یہ علاقہ اپنی بولی  
(زبان) کی خاص خاص خصوصیتوں کے لئے مشہور ہے۔

کسی دقت پولینڈ و پرشیا وغیرہ کے لوگ بھی لیتھو آریا کی کئی ایک  
نہی امورات میں خاص خاص حصہ لیتے تھے۔ کوئی زمانہ تھا کہ کل روس کے  
مختلف مقامات میں بڑے بھاری ہون گیم ہو کرتے تھے۔ اور جس  
مطلب کے لئے وسیع ہون کُنڈ موجود تھے۔ وہی ہون کُنڈ آجکل پارسیا  
کے آتشکدوں کی طرح پوچھے جاتے ہیں۔ لیتھو آریا میں بھی ان پختہ سنگین  
کُنڈوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔

ایک زمانہ تھا۔ جبکہ کل روس آریاؤں سے معمور تھا۔ روس کے مختلف  
مقامات و علاقہات سے آریہ لوگ کوچ کرتے ہوئے یورپ کے مختلف ممالک  
میں آباد ہوئے۔ یہی ریشیا تھا۔ کہ جس کے آریہ باشندے علاقہ

*Kamtschatka* کے نواح سے ہوتے ہوئے  
خانائے بیرنگ سے گذر کر الاسکا میں اپنا قدم جماتے ہوئے امریکہ میں جا  
بے تھے۔ ریشیا کی مشہور دیگیٹری عن (سبزی خور) قوم ”دکھو پور“  
(جس کو ۱۹۹۰ء میں ملک روس سے جلا وطن کیا گیا تھا) آرج دھرم  
کے خاص خاص صفات سے موصوف یا ہرہ درتھی۔

روس کے بعض علاقوں میں (جو عدد و چین سے ملتی ہیں) بدھ مت  
کے پیر بھی عام پائے جاتے ہیں۔

پس مذکورہ بالا سطور سے صاف عیاں ہے کہ کسی دقت کل ملک روس

ہا نا ج ج

پرنکال یا

جسم انیگنے

نے لگا ہے

دالی یوا

کر دیا جانا

نماذبات

ی طبی

کی پشش

س باز

ہوتی

نہیں

جاتی

اسی

اور

سوت

بیرہ



میں خالص ادم کا جھنڈا سر پہنک لہراتا تھا۔ اور یہ جھنڈا ایشیا پر یورپ اور امریکہ کی عام آبادیوں پر اپنا سایہ پہنچاتا تھا۔

اب اس ملک کو لیا جاتا ہے۔ جس نے کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ اپنا ایک خاص دوستانہ مگر شائبہ تعلق ملک ریشیا کے ساتھ پیدا کرتے ہوئے آخر الذکر ملک پر اپنی ہمت مردانہ وہادری کا سکہ جمایا۔ اس ملک ایک ملایوز مجمع الجزائر کا نام جاپان ہے۔ جاپانی نام اس جگہ کانہول *kanon* یا *kanon* چین کا نام *Tchepren* ہے۔ چینی زبان میں اس کا نام چین *Tchepren* ہے یعنی سورج نکلنے کا مقام جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ جاپان ملک چین کے مشرق میں واقع ہے۔ اس لئے اہل چین نے طلوع آفتاب کا مقام جاپان خیال کر لیا۔

ملائی لوگ (اہل ملایا) جاپان کو چین بولتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سنسکرت کے لفظ ہین یا یوین کا رنگاڑ معلوم ہوتا ہے۔ آخر الذکر لفظ کے معنی جوان و خوبصورت کے ہیں۔ ملک جاپان بھی قدیم آریاؤں نے آباد کیا تھا۔ جاپان کی آبادی میں سب سے پرانی یا قدیم قوم *mon* یا *mon* ہے۔ انگریزی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ قوم اینو قدیم زمانہ کے آریاؤں کی پخت کھمت ہے۔ مگر اس وقت یہ قوم بڑی ادویا کی حالت میں پڑی ہوئی جنگلی کہلاتی ہے۔ اب میں انگریزی تحقیقات کے روسے چٹاؤں کا کہ جاپان میں قدیم آریاؤں کا قدم ضرور رہا۔ لیجئے مفصلہ ذیل انگریزی فقرہ اس امر کی تصدیق پر کچھ روشنی ڈالے گا۔

“Real Origin of the Japanese”

In very early times northern Asia was peopled by mongolian tribes somewhat like the Chinese. The aryans are supposed to have lived to the west of them in central Asia, just as the aryans spread westward to Europe and eastward to India so the mongolians similarly migrated. According to Chinese accounts, some of them, settled at an early period partly in Corea and partly in the adjacent islands.

اُردو مطلب -

جاپانیوں کی اصل - (آغاز شروع - بنیاد) بہت پہلے (یعنی قدیمی) زمانہ میں شمالی ایشیا منگولیا کے فرقوں سے بابتھا - یعنی منگولین فرقوں نے شمالی ایشیا بسایا یا آباد کیا تھا - یہ فرقے کچھ کچھ اہل چین سے ملتے تھے - یعنی اند اہل چین کے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت

دوپ

پناہیک

اخرالک

جزائر

جون

تہا

پان

ع آقا

سکت

عین

کیا

ہاں

زمانہ

پس

اقل

سی

ہے

آرینیز (آریہ لوگ) بھی اُن (منگولین فرقے) کے مغرب (یعنی مغربی حصہ) میں وسطی ایشیا میں رہتے تھے۔ بعینہً یا کہ ٹھیک جیسے کہ آریہ لوگ مغربی جانب یورپ کو یا کہ یورپ کی طرف اور شرقی جانب ایشیا (ہندوستان) کی طرف پھیلے۔ ویسے ہی یا اُسی طرح منگولین نے بھی نقل مکان کیا۔ اہل چین کے بیان (یا کہ خیال) کے مطابق کچھ تو اُن (منگولین) میں سے عرصہ بعد ہوا کوریا میں مستقل طور پر آباد ہو گئے اور کچھ متصل کے جزائر (یعنی جزائر متصلہ) میں +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ لوگ اور منگولین کسی وقت ایک دوسرے کے نزدیک رہتے اور رابطہ اتحاد درکھتے تھے۔ میرے خیال میں وہی آریہ لوگ جنکا وسطی ایشیا میں رہنا بتلایا گیا ہے۔ جاپان کے مختلف حدود پر قابض تھے۔

(گو عیسائی لوگ آریہ منگولین کو الگ الگ اقوام قرار دیتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں ایک ایسا زمانہ بھی تھا۔ جب کہ کل سرشتی کی مخلوق ناطق کو آریہ یا "آریہ جاتی" ہی کہا جاتا تھا۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اتنا ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ہر ایک ملک و اس کے مختلف علاقہ جات کی آب و ہوا و دیگر خاصیتیں جدا جدا ہونے کے سبب (باعث) اُس ہر ایک ملک یا اُن ممالک کی مختلف حصوں کے باشندوں کے رنگ و روپ ڈھنگ و زبان کے لہجے میں بڑا بھاری و نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ گو اُن باشندگان کے مذہبی خیالات ایک ہی یکساں کیوں نہ ہوں۔ اور اس سے بڑھ کر جب نسلاً بعد نسل یہ فرق جاری رہے۔ تو آخری نتیجہ یہی ہو گا

نوٹ: منگولیا قوم محفوظ ہے اتاری ترک و چینی اقوام وغیرہ کی۔

جرکہ عیسائی لوگ اہل منگولیا (یعنی منگولین) درآرین کے الگ الگ اقوام ہونے کی نسبت سمجھتے ہیں۔ مگر خیر۔ اس بحث سے ہمارا کوئی خاص مطلب نہیں۔

علاوہ بریں مذکورہ بالا انگریزی فقرے اور اُس کے اردو مطلب سے میرے پہلے بیان کی بھی دوبارہ تائید ہو جاتی ہے۔ کہ آریہ لوگ یورپ کی آبادی کا باعث ہوئے۔

نیز یورپین تحقیقات بتاتی ہیں کہ امریکہ کے سرخ فام باشندے جنگلوں قدیم آریاؤں کی نسل کا بقایا سمجھتا ہوں) میں سے بہت لوگ جاپان کے راستے سے امریکہ میں پہنچے ہوئے خیال کئے جاتے ہیں میرے خیال میں جاپان ضرور کسی وقت قدیم آریاؤں کا بڑا بھاری بندرگاہ و آریں ڈپو (Depot) رہ چکا ہے۔ اور جہاں سے کہ آریہ لوگ خوشی خوشی آگے بڑھتے ہوئے پاتال دیش (امریکہ) میں پہنچے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آریہ ڈپو (جاپان) کن حصوں کے آریاؤں سے پُر ہوتا تھا۔ سو جواباً عرض کیا جاتا ہے کہ وہ آریہ آسمان برہما۔ سیام۔ جزیرہ منائے ہند چین۔ ملایا۔ سوماترا۔ جاوا۔ مولوکس۔ بالی۔ لوسبوک۔ (لبوک) جزائر فلپائن۔ بورنیو۔ اور وہ حصہ جسکو اب نیوگنی کہتے ہیں۔ لنکا (سیلون) وغیرہ وغیرہ اپنے ریزروں (Reserve) سے نہایت دلیری و خوشی کے ساتھ اکٹھے

نوٹ:- منگولیا قوم منگول ہے۔ تاریک ترک و چینی اقوام وغیرہ کی۔



سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں منگلا چار مناتے ہوئے جا پان میں جمع ہوتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانہ کے آریاؤں میں موجودہ زمانہ کے برائے نام ہندو آریاؤں کی طرح گھر کی چار دیواری میں بند رہنا۔ پاکہ پانچ چھہ کو س کے سفر کے لئے بھی دہی کھجڑی کا کھانا اور خاکروب (بھنگی - مہتر) اور پانی کے بھرے ہوئے (پر) گھڑے کا درشن کر کے مہورت سیدھ کرنا اور فضول چھوٹ چھات کے بندھنوں میں جکڑ جانا وغیرہ رسومات کا وجود بالکل موجود نہ تھا۔ بلکہ وہ اصلی آریہ لوگ اس قسم کے بُزدلانہ دھم و گمان سے بالکل پاک تھے۔

جاپانیوں کا مذہب شنتو ہے جو کہ بدھ مذہب کا بگاڑ یا کھجڑی

ہے۔

ان لوگوں میں بھی تمام اس قسم کی پرانک رسومات (مثلاً مردہ پتروں کی پوجا۔ مختلف قسم کے دیوتاؤں کی پرستش۔ جن و بصرت اور چریلوں کا خوف و عیب وغیرہ) جو ملک چین میں رائج ہیں پائی جاتی ہیں۔ اور اس قسم کی رسومات کا بہت سارا دان جاپانیوں نے اپنے ہمسایہ ملک چین سے حاصل کیا۔ کئی جاپانی لوگ بھی اہل چین کی طرح آداگوں کے قائل ہیں اس قسم کے پرانک حالات کا جاپان میں پایا جانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ واقعات آریہ دھرم کے بگاڑ کا نمونہ ہیں۔ اور یہ کہ کسی زمانہ میں جاپان میں خالص ویدک دھرم و خالص آریاؤں کی جے جے کا ر کا آواز بلند ہوتا تھا۔

جاپان کا نہایت ہی مشہور و خوبصورت مقام ناگا سا کی نہایت ہی دیو



کی یادگار میں قائم ہوا تھا۔ یہ جگہ قابل دید ہے۔

جاپان میں کئی جگہ بدھ مت مندر بھی ہیں۔ جن میں مہاتما بدھ کی مورتیاں  
استھاپن ہیں۔

یادداشت۔ جاپانی لوگ ملائی نسل سے ہیں۔ اور ملایا دلش کسی زمانہ  
میں خالص آریں دلش تھا۔ پس جاپانی بھی آریں بنس سے ہیں۔ دیکھو  
کتاب ندیاں جلعوٹ (اُردو)۔

قدیم جاپانی و ملائی رشتہ *The Japanese Nation in  
Kindship with the Malay*

کے بارے میں حال ہی کی جیسی ہوئی انگریزی کتاب بنام  
"The Japanese Nation in Evolution"  
مصنفہ مسٹر ولیم گرنس صاحب (Mr. William Griffis)  
کا ملاحظہ ہو سکتا ہے +

اب جاپان کے ایک رفیق بر آعظم کو لیا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ  
کہ جاپان کا ایک قدرتی دہڑا اگر انیوی تعلق بھی ہے۔ ان ہر دو کا (میں)  
کئی ایک طرح کا رشتہ ہے۔ اول تو انگریزی تحقیقات اور میرے اپنے خیال  
کے مطابق اس بر آعظم کے اصلی باشندوں یا کہ پرانے آریاؤں کا جاپان  
کے راستہ اُس بر آعظم میں پہنچنا اور وہاں آباد ہونا۔ دوئم اس وقت بھی  
مختلف مذاکب کی خلقت کو جاپان ہی کے راستہ اُس بر آعظم کی سیر یا کہ  
دیگر انیوی کا روبرو رکھے جانا۔ سویم جاپان و روس کی گذشتہ خوزیر کشمکش  
میں بر آعظم مذکور کے ایک خاص حصہ کے اعلیٰ حاکم کا جاپان کو تسفی دینا

پس ان ہی رشتوں کی موجودگی کی سبب جاپان کا ذکر کرنے کے بعد اُس بڑے  
 کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس نام امریکیہ یا پاتال دیش ہے۔ پاتال  
 دیش آریں بھاشا یعنی سنکرت کا مرکب و دو الفاظ کا مجموعہ ہے جس  
 کے معنی اس طرح پر کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ دیش۔ ملک یا آبادی جو اس  
 سطح زمین (جس پر کہ بر اعظم ایشیا و افریقہ۔ آسٹریلیا۔ آسٹریلیا۔ یورپ  
 واقع ہیں) سے بہت نیچے تیار پر وہ زمین پر واقع ہے۔ قدیم آریاؤں ہی  
 نے اس سرزمین کو آباد کیا تھا۔ اور زمانہ دراز تک یہ دیش آریاؤں کے  
 تحت میں رہا۔ مگر زمانہ کارنگ بدلتے ہی (مراد مہا بھارت کے زمانہ سے  
 ہے۔ اور اس کے بعد خاص کر پورانک زمانہ) اور تمام روئے زمین پر  
 جہالت کا راج پھیلتے ہی آریاؤں (بھارت ویش) دپاتال دیش کے  
 آریہ راجاؤں کا باہمی تعلق ٹوٹنا شروع ہو گیا۔ اور اُن کے رابطہ اتحاد  
 میں اس قدر کمی ہوتی گئی۔ کہ آخر کار ایک دوسرے کا خیال تک چھوٹ  
 گیا۔ اور یہی کمی موجودہ زمانہ کے لوگوں کے لئے باعث تعجب و حیرانی ثابت  
 ہوئی۔ آریہ ورت کے مہرشی بیاس اور ارجن جیسے حضری کا پاتال  
 دیش میں جانا آج ایک وہی ہی بات معلوم ہوتی ہے۔ یہ کیوں؟ اس  
 کی وجہ ہماری اپنی تحقیقات و معلومات کی کمی۔ اور علم سنکرت کے ناقصیت  
 اور جس نقص یا جن نقائص کے باعث پُرانی انتہاس سے کچھ بھی فائدہ  
 اخذ نہیں کر سکتے جو کہ فی زمانہ ہمارے ہر ایک ارباب (خواہ مذہبی ہو  
 خواہ دنیوی) کی چھان بین کا انحصار محض یورپین یا صکر انگریزی تحقیقات  
 پر ہے اور ایسا ہونا دراصل ضروری ہے۔ کیونکہ اقوام یورپ (یورپین)

میں سے اگر کوئی شخص کسی قسم کی سی تحقیقات (تجربہ یا مشاہدہ) کرے اور  
 اس میں سے کوئی نئی چیز یا بدل چپ بات ثابت ہو۔ تو حجت (فوراً)  
 وہ (صاحب یا شخص) دوسرے ہم وطنوں کی آنکھوں کے لئے بذریعہ اخبار  
 وغیرہ پر گٹ کر دیتا ہے۔ مگر ایک خاص عرصہ سے ہم لوگوں کے حصہ سے یہ  
 وصف قدرتنا دور ہو چکا ہے۔ دیکھو کو لمبس۔ واسکوڈاگاما رابنس  
 کروسو وغیرہ صاحبان کے سفروں کے حالات نے یورپین پبلک نہیں  
 نہیں بلکہ کل دنیا کے لوگوں (پر کتنا اثر پیدا کیا۔ اور اسی اثر کے سبب آج  
 اہل یورپ (یورپین) امریکہ کی دریافت کا تاج کرسٹوفر کولمبس کے  
 سر پر دھرتے ہیں۔ مسٹر کولمبس کا جنم ۱۴۵۱ء میں شہر جینیوا *Genova* میں  
 میں ہوا۔ مقام جینیوا ملک اٹلی کے مغربی ساحل پر ایک بھاری بندرگاہ  
 ہے۔ آپ کا اصلی نام اٹالین (زبان) میں (کرسٹوفر) کو لومبوس ہے  
 آپ نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ دریافت کیا۔ آپ کی محنت۔ سرگرمی و ہمت  
 اور استقلال بلا شک قابل تعریف ہیں۔ لیکن مجھے ضرور اتنا کہنا پڑتا  
 ہے کہ کیا آپ کی دریافت کے پہلے یعنی قبل از ۱۴۹۲ء کسی اور شخص  
 یا کہ کسی دیگر ملکی آبادی کے لوگوں کو امریکہ (پاناما دیش) کی آبادی کا حال  
 معلوم نہ تھا؟ اس کے جواب میں کہنا پڑتا ہے کہ روس۔ چین۔ جاپان  
 ملایا (جاوا)۔ سنہام جزیرہ منڈے ہند چینی۔ جزائر فلپائن وغیرہ  
 انڈیا کے لوگوں کو امریکہ کی آبادی کا ضرور علم تھا۔ مگر قریباً اڑھائی ہزار  
 برس کے عرصہ سے (اخباری سلسلہ بند ہو جانے کے باعث) ایک  
 ملک کے لوگوں کے احوال سے دوسرا ملک بالکل بے خبر رہتا تھا۔

اور علاوہ بریں جب سنکرت زبان کا پرچار بالکل کم ہو گیا تو عام ملکوں کی زبانوں (بولیوں) میں گڑ بڑ مچ گئی اور تمام دنیا کی کوئی ایک خاص بولی مانتر سنکرت کے نہ رہی کہ جس کے ذریعہ ایک ملک دوسرے ملک کے تحریری واقعات سے مستفید ہو سکے۔ چونکہ کچھ عرصہ سے انگریزی زبان قریباً دنیا کے ہر ایک حصے میں پھوٹی بہت رواج پا چکی ہے۔ اسلئے ہمارا آریہ ورت بھی پراچین سنکرت کی پستکوں کے مطالعہ کا مذاق (شوخی) چھوڑنا ہوا۔ پراچین سنکرت کی اصلیت کو بذریعہ ادھوری سی موجودہ یورپین تحقیقات (اور خاصہ انگریزی فیشن اور انگریزی باشا کے ذریعے ہی) جاننے میں لگ گیا۔ انشوس آریہ ورت تیری حالت پر

چونکہ کسی ملک کے قدیم مذہبی حالات معلوم کرنے کے لئے یا تو اُس ملک کی پُرانی مذہبی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ یا کہ اُس کے قدیم باشندوں کی موجودہ نسل (Indians) کے خیالات کو جاننا۔ پس پہلی صورت (یعنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ) میں صریحاً انکار کیونکہ میں امریکہ کے موجودہ اصلی باشندوں (سرخ فام اقوام) کی مروجہ مذہبی کتب (جو دیدوں۔ مشاستروں اور دھرم پستکوں کے بعد ان میں پرچلت ہوئیں) کا نام بھی نہیں جانتا۔ دوسری حالت میں البتہ جو کھنڈرات بہت کسی معمولی کتاب سے معلوم کیا۔ اُس کے ذریعہ امریزیکٹ (امریکہ کے قدیم مذہبی حالات کی پڑتال) کی پڑتال کرتا ہوں۔ اس لئے امریکہ کے موجودہ اصلی



یعنی سرخ نام باشند (ریڈ انڈین یا ریڈ ریس) اس کے خیالات کو جانچنا واجب آیا۔

American Indians, the aborigines  
The whole continent of America from  
north to south is supposed to have  
been originall peopled by tribes  
who differed much in language,  
yet resembled each other in many  
points, They are in genrel tall,  
robust, and well made, The nose  
is usually long and hooked; the  
lips dont differ much from those  
of Europeans, The eyes are brown  
The hair long, straight and -  
black. The beard is scanty but  
it is generally plucked out. The  
colour of the skin is oft a  
coppery brown, hence they are  
sometimes called the "Red Race"  
They live by hunting and fishing

لوگوں  
جن کی  
ملک  
جن کی زبان  
سلطنت  
کا مذاق  
جوری  
نشان  
حالات  
باتو  
کے  
(  
(ج  
ن  
ترو  
بھی  
کتا  
حالات  
صلی



only a few cultivating any portion of soil;

when Columbus discovered America; he thought it was a part of India. and the people were there fore called Indians.

They came originally from Asia. Only a narrow strait divides Eastern Asia from western America. Some many have drifted in ships from Japan. The Eastern Indians say they came from the West.

a. great medicine. man went before them and every night planted a red pole where they were to encamp."

اردو مطلب -

امریکن یڈانڈی امنز۔ یعنی امریکہ کے اصلی باشندے

تمام برآعظم امریکہ شمال سے یکسر جنوب تک دراصل ایسے فرقوں سے آباد  
 ہوتا ہوا دیکھ پڑتا ہے (یا امریکہ کا گذشتہ زمانہ میں ایسے فرقوں سے آباد  
 کیا جانا خیال کیا جاتا ہے) کہ جن کی زبان میں بہت کچھ اختلاف ہے  
 مگر تاہم وہ سب کے سب فرقے بہت سی دوسری باتوں (امورات)  
 میں ملتے جلتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً دراز قد۔ قوی دسٹول ہیں (ہوتے ہیں)  
 ناک معمولی لمبی اور خمیدہ (خمدار)۔ مونٹھ قریباً پورے دو تین لوگوں جیسے آنکھیں  
 بلی (کوری)۔ سر کے بال لمبے بیدھے اور سیاہ۔ داڑھی (ریش) کم  
 اور کوتاہ اکثر مونچھوں سے نوچنے یا اکھاڑتے رہتے ہیں۔ چمڑے (پوست)  
 کارنگ تا نابالغ۔ اسلئے اکثر شرکے (دفعہ) اُن کو ریڈریس (سرخ نسل)  
 کہا جاتا ہے۔ اُن کا ذریعہ معاش شکار یا مچھلی ہے صرف چند لوگ  
 کچھ حصّہ راضی کا کاشت کرتے ہیں۔ {یعنی بہت کم لوگ کھیتی باڑی (یا  
 زراعت) کرتے ہیں}۔

جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو اُس نے اُس کو انڈیا ہندستان  
 کا ایک حصّہ خیال کیا۔ اور اسی لئے اُس کے باشندوں کو انڈین نام سے  
 نامزد کیا۔ {اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کولمبس کی دریافت سے ہزاروں برس  
 پیشتر کے یہ انڈینز وہاں آباد تھے}۔

۱۵ میرے خیال میں کولمبس نے اُن لوگوں کو "انڈین" اس واسطے  
 کہا۔ کہ اُس وقت تک اُن لوگوں میں ہندو آئندہ رسومات کا عام رواج  
 پایا جاتا تھا۔ یہاں "انڈین" کا مطلب "ہندو" سے ہے۔

وے لوگ دراصل ایشیا سے آئے۔ صرف ایک خاکنائے (ایک تنگ)  
 قطعاً آب سٹریٹ "مشرقی الیٹیا کو مغربی امریکہ سے جدا کرتا ہے۔ علاوہ  
 اس راستہ کے بعض فرتے (لوگ) جاپان کے راستہ جہازوں  
 کے ذریعے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ایسٹرن انڈین (مشرقی حصہ  
 کے اصل امریکن) کہتے ہیں کہ وہ مغرب سے آئے۔ ایک بڑا حکیم  
*Medicallle Man* (جڑی بوٹیوں وغیرہ کو جاننے والا)  
 اُن کے پائوں سے پہلے گیا (یعنی اس سفر میں اُن سے پہلے روانہ ہوا)  
 اور جس نے ہرات (مطلب شام سے) گاڑوی (یا گاڑو دیتا تھا) ایک  
 سُرُخ چرب ایسے مقام پر جہاں کہ انہیں ڈیرا جمانا یا لگانا ہوتا تھا۔ تو مصلحتاً  
 مطلب یہ ہے کہ وہ حکیم اُن سب اشخاص (گروہ - قافلے) سے اول روز  
 نہ ہوا۔ تاکہ راستہ معلوم کر کے جہاں جہاں وہ اپنے پیچھے آنے والے  
 گروہوں کے لئے رات کاٹنے یا بسر کرنے کی خاطر آرام و آسائش کی جگہ مناسب  
 خیال کرے۔ وہاں وہاں وہ سُرُخ چرب گاڑ دیوے۔ تاکہ وہ پیچھے آنے  
 والے گروہ آرام سے رہ سکیں۔ مندرجہ بالا انگریزی کے فقرے اور  
 اُس کے اردو مطلب سے صاف طور پر عیاں ہے کہ امریکہ کے سُرُخ  
 خام باشندے روس - چین - جاپان اور کئی یورپین حصوں سے کوچ  
 کر کے امریکہ میں جا آباد ہوئے۔ لیکن اعتراض یا شک پیدا ہوتا ہے۔  
 کہ روس - چین - جاپان اور دیگر یورپین علاقوں سے جو لوگ وہاں  
 پائال دیش میں جا کر بسے یا آباد ہوئے۔ اُن کا کیا مذہب تھا۔ سوس  
 کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ وہ لوگ خالص آریہ تھے۔ جن کا اوپر

کئی جگہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کی مزید تحقیقات کے لئے مٹھورا آگے چلتے ہیں  
 آگے بڑھنے سے پہلے اتنا جتلا دینا نہایت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ  
 میں قدیم آریاؤں کے بقایا اور پرانے بدھ لوگوں کی نسل کے اطوار و عادات اور  
 عام طور پر ان ہر دو فریقوں کے مذہبی اعتقادات میں کسی قسم کی بڑی تفریق (یا  
 کہ فرق) نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ عام لفظوں میں کہنا پڑتا ہے کہ عام خیالات  
 کے لحاظ سے وہ ہر دو شیر و شکر یا گھم گھم کی طرح ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس میں  
 شک نہیں کہ آریہ دھرم اور بدھ مت کے بعض بعض اصول میں رات دن  
 کا فرق پایا جاتا ہے۔ مگر دراصل بدھ مت بھی تو آریہ دھرم ہی کا بگاڑ ہے  
 آریہ لوگ ہی تو آریہ دھرم کے کئی ایک نیموں کے پالن کرنے سے بے شک  
 ہو کر بدھ مت کے حلقہ میں آئے۔ مگر کچھلے زمانہ میں یہ ہر دو فریق کرم اعلیٰ  
 فعل۔ ایکشن۔ ڈیڈ۔ کی غفلت کو اچھی طرح پر جانے اور نئی دوسرے مذاہب  
 کے لوگوں کو جتلاتے تھے۔ ان لوگوں کے خیالات میں اتنا فرق نہیں تھا جتنا  
 کہ موجودہ ہندوؤں اور اسلام کے خیالات میں۔ یا کہ جتنا موجودہ بدھ مت اور  
 عیسائی مت کی تعلیم میں۔ اب بے قریباً ہزار برس پہلے زمانہ کے آریاؤں اور  
 بدھ لوگوں کے درمیان ہر ایک قسم کا رشتہ وغیرہ جائز تھا۔ بلکہ آریہ دھرم کے  
 باہر دوسرے ملکوں میں یہ لوگ برادرانہ سلوک سے زندگی کاٹتے تھے اس موجود  
 زمانہ کی طرح کشیدگی ان میں نہ تھی۔ میرا مندرجہ صدر الفاظ کی تحریر سے یہ مطلب  
 ہے کہ امریکہ کی اصلی باشندوں کے بارے میں جو کچھ کہ آگے بیان ہو گا۔ اور  
 اس بیان سے جو کچھ کہ سدھ (ثابت ہو گا) وہ ایک ایسی حالت کو ظاہر کریگا۔  
 جس میں کہ آریہ اور بدھ متی معاملات ایک ہی سلسلہ میں جکڑے ہوئے



پائے جاویں گے۔

دیکھیے۔ امریکہ کے اندر امریکن انڈی انز یا کہ اصلی باشندوں کو  
 "Squaws" { واحد کے لئے Squaw

اور جمع کے لئے Squaws استعمال ہوتا ہے } اور  
 "Brown Squaws" کے نام سے بھی پکارا

جاتا ہے۔ انہیں میں سے بعض کو "Pupps" (جمع کے لئے

پپس اور واحد کے لئے پپ) بھی کہا جاتا ہے یا کہتے ہیں۔ یہ سکوا آریزپس  
 کون لوگ ہیں۔ اور کھانسنے امریکہ میں پہنچے۔ اسکا جواب صاف الفاظ میں

یہی ہے کہ یہ لوگ پرانے آریین نسل سے ہیں اور کچھ آریاؤں و بدھی لوگوں

کی مخلوط نسل کا بقایا سکوا آری کی نسبت پپس بہت قدیمی ہیں۔ سکوا آری تو آریین

و بدھی کچھ بڑی۔ اور پپس خالص قدیم زمانہ کی آریاؤں کی موجودہ نسل کا نمونہ

سکوا آری ساکیا یا ساکی کا بگاڑ ہے۔ جو گدھ دیس کے خاندان ساکیا

یا شاکیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مہاتما بدھ دیو (گوتما) کے جنم سے

یا کہ شریمان راجہ سدھو دانا (بدھ دیو جی کے والد بزرگوار کا نام ہے) کے

عہد سے بہت زمانہ پہلے۔ خاندان ساکیا کا راج گدھ دیس میں چلتا تھا

مہاتما بدھ کی پیدائش مقام کپل داستان میں ہوئی۔ یہ شہر بنارس (کاشی) کے

شمال کی جانب تنو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ

نوٹ ۱۔ مہاتما بدھ دیو آریین بھیش تھے۔ مگر آپ کے دیہانت کے بعد آپ کے مریدوں نے

آریین دھرم کے نیمور، کے پلن میں بڑی زبردست مزاحمت کی ۛ



کپل و استوار میں سنٹر میں واقع تھا۔ اس لئے اُس کے تمام راجا خالص آریہ و  
 سنکرت کے پرچار میں جان دینے والے تھے۔ پہلے زمانہ میں علاقہ جات  
 بنارس (کاشی) کے ہزاروں (بلکہ بے شمار بے تعداد) لوگ تعلیم سنکرت  
 حاصل کر کے آریہ دھرم کے باہر دوسرے دیشوں میں آباد ہونے اور اپدیش  
 کرنے کے لئے روانہ ہوتے رہے۔ تو آریہ سکوار وغیرہ بھی انہیں لوگوں میں سے  
 ہیں۔ پس ایسی حالت میں اس بات کی تمیز کرنی بہت مشکل ہے کہ آیا یہ سکوار  
 لوگ جس وقت امریکہ میں داخل ہوئے۔ آریہ دھرم کے پابند تھے یا کہ بدھی  
 حلقہ میں پیرکستہ۔ مگر بہر حال جب یہ لوگ امریکہ میں پہنچے تو ان سے پہلے قدیم  
 زمانہ کے آریاؤں کا قدیم مبارک دیاں موجود تھا۔ علاوہ ازیں یاد رہے کہ یہ  
 سکوار و دیش آسام۔ برہما۔ ملک ملایا۔ جاوا۔ سوماترا۔ بورنیو اور اُس حصہ  
 سے جس کو آجکل نیو گنی کہا جاتا ہے۔ کوچ کرتے ہوئے جاپان کے راستہ امریکہ  
 پہنچے۔ ملک ملایا کے بہت سے پہاڑی علاقوں اور خاص کر ریاست مانے  
 پیراک۔ سیننگور۔ نگر می سمیلان اور یانانگ۔ ان چاروں ریاستوں  
 کے مجموعے کا نام فیڈیرٹڈ ملایا کیٹس ہے۔ ان میں اس وقت تک بہت  
 سے ملایا کے اصلی باشندے جن کو ساکی۔ سمائنگ۔ و میو وغیرہ کہتے  
 ہیں۔ مگر عام و پرجلیت نام ان علاقوں میں ساکی اور میو ہے۔ آباد ہوتے  
 ہوئے لگھنا چار منڈتے ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب اسلام نہیں بلکہ کئی ایک  
 مختلف دیوتاؤں و آگ کی پرستش کرتے ہیں (آگ کی پرستش ہون کے  
 عمل کا بگاڑ ہے) زبان ان کی ملائی زبان سے کچھ مختلف ہے یہ لوگ اس وقت  
 تک جنگی سی حالت میں رہتے ہیں۔ مگر جو راجوں ان کا تعلق دوسری عالم ملائی

پکارا  
 کے لئے  
 آریہ پس  
 مقام میں  
 می لوگوں  
 نو آریہ  
 مل کا نمونہ  
 ان ساکیا  
 کے جنم سے  
 ہے کے  
 چلتا تھا  
 کاشی کے  
 ہے کہ  
 مرید دل

آبادیوں کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں اُن کی اصلی حالت میں فرق آ رہا ہے۔ اس بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امریکہ کے سکواز وپس۔ ملائیا کے ساکی اور پیوآ لوگوں کے بھائی بند ہیں ان کے اطوار و عادات بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ کسی وقت پیوآ لوگوں کی آبادی بورتیو کے علاقہ میں از حد تھی۔ اب بھی نیوگنی کا دوسرا نام پیوآ ہے۔ پیوآ ملائی زبان کا جگڑا ہوا لفظ ہے۔ جسکے معنی دانہ دار یا بجھے ہوئے بال (موئے) ہیں۔ چونکہ پیوآ لوگوں کے بال دانہ دار ہوتے ہیں اسلئے یہ نام مشہور ہوا۔ اس سے آگے بھی ان کا کچھ ذکر کسی اور خاص موقع پر اسی نوٹ میں درج کروں گا۔

کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ کے سکواز وپس اور ملک ملائیا کے ساکی اور پیوآ لوگوں کے قدیم مذہبی تعلق کی شکستہ حالت سے مجھے واقفیت ہوئی اس واقفیت کے اثر نے مجھے اس بات کا یقین کرادیا کہ ملائیا دیش ہی سے اول الذکر لوگ امریکہ میں جا کر بسے یا آباد ہوئے۔

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء (۵۵-۹-۳۰) کو میں نے ایک چٹھی امریکہ دیش کو لکھی تھی۔ اُس میں سے ایک فقرہ کا اردو مطلب یہاں درج کرتا ہوں۔

”کیا جناب اپنی اعلیٰ تحقیقات کی مدد جو آپ کو پُرانی مذہبی کتب کے نگاتا مطالع سے حاصل ہو سکا فخر ہے۔ سے کسی ایسے قدیم مگر بہت ہی قریبی مذہبی رشتہ (جو اس وقت ٹوٹ چکا ہے) کے تعلق کا جو ملائیا کے مائی لوگوں (سمانگ پیوآز) امریکہ کے سکواز وپس کے مابین

زمانہ گزشتہ میں رہا ہو۔ کچھ تپہ دے سکتے ہیں؟ چٹھی مذکور کے باقی سب  
حصوں کا جواب مجھے دیا گیا۔ مگر اس مذہبی اسفسار کا کچھ جواب نہ ملا کیونکہ جواب  
دھندہ صاحب صرف سوشل امور کا زیادہ تر لحاظ د پاس کرنے کے علاوہ  
ہیں۔ لیکن خیر اس سے میرا کچھ ہرج نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے تھوڑے عرصہ بعد  
کئی اور ذرا لکچ سے میرا مطلب یاد دعا پورا ہو گیا۔

سان فرانسکو کے مختلف مقامات میں اس وقت چالیس ہزار  
چینی لوگ بھی رہتے ہوئے بتائے جاتے ہیں۔ ان بدھی مریدوں کی موجودگی  
اور علاقہ میکسکو کے پرائے مندروں وغیرہ میں بدھی مہاتماؤں اور ان سے  
بھی پہلے زمانہ کی بگڑی تگڑی صورتوں کا پایا جانا ایسے واقعات ہیں جن  
سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت ان لوگوں کا تعلق ویدک مت سے  
تھا۔ مگر کئی ایک قدرتی آفات کے نزول (جو کہ آرج دھرم کی تباہی کا  
باعث ہوئے) کے سبب گھورانہ ہکا رہ پھیل گیا۔ میکسکو وہی علاقہ بتلا پا  
جاتا ہے۔ جہاں کہ چھتری دھرم کے پالک ارجن کا سومبر رچا تھا۔

امریکہ کے سرخ فام باشندے (سکواڑ۔ پیس وغیرہ) جن۔ بھوت۔  
ڈرائن وچرٹلوں کی ہستی اور ان کے سایہ بد کے ویسے ہی پکتے قابل ہیں  
جیسے کہ اہل تبت۔ چین۔ جاپان۔ آنام۔ ملایا وغیرہ۔ انگریزی تحقیقات میں  
بتاتی ہے کہ جب اول ہی اول اہل یورپ کو امریکہ کے اصلی باشندوں سے  
واسطہ (جان پہچان۔ تعلق) ہوا (یا پڑا) تو اس وقت آخر الذکر لوگوں  
میں سوائے جوار (Maize or Indian Corn) کے اور کسی قسم کے غلہ کا رواج نہ تھا یہ غلہ قدیم زمانہ میں آریہ درت سے

روس اور جاوا وغیرہ میں آریاؤں کے ماتھے سے پہنچا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ آریہ ورت سے کچھ تعلق ضرور رکھتے تھے۔  
 آلاسکا مع جزائر ایلوشین اور خاصکر سینکا دار الخلافہ آلاسکا ایسے مقامات ہیں جہاں کسی وقت آریہ ہجوم رہتے تھے۔ اور براستہ  
*Amitschatka* کل ایشیا اور امریکہ کے درمیان چپہ چپہ  
 زمین پر ان کی تجارت اور عام آمد و رفت تھی۔ آوسب سے پہلی آلاسکا  
 کی پیداوار بتایا جاتا ہے۔

امریکہ کے ریڈ انڈی انز کی قسم کے ناچ بھی کرتے ہیں اور نیماچ  
 اور ان کے رنگین کاغذی چہرے (جو سوانگ بھرتے وقت کام میں لائے  
 جاتے ہیں) اہل تبت کے ناچوں و سوانگوں کی ہو ہو نقل ہے۔  
 سنٹرل امریکہ میں ایک مقام گوتم آلا *Guatemala*  
 ہے۔ جو کہ مہاتما گوتم (بدھ دیو) کی یادگار میں قائم کیا گیا تھا۔ اب اس  
 شہر کا نام نینو گوتم آلا ہے۔ کیونکہ پُرانے شہر کی حالت میں بہت کچھ  
 تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔

چند برس ہوئے کہ پنجاب دیش کے ایک خاص شہر میں ایک اُپدیشک  
 صاحب نے اپنے دوران اُپدیش میں کسی خاص انگریزی اخبار کا حوالہ دیتے

نوٹ :- امریکہ و ملایا کے قدیم تعلق پر زیادہ واقفیت حاصل کرنے  
 کے لئے کتاب **ندیان جاوا** کا ملاحظہ خالی از دل چسپی و بے سود  
 ثابت نہ ہوگا +



ہوئے فرمایا تھا کہ ”امریکہ کے کسی خاص مقام کی تہذیب سے ایک تلوار  
پرانے زمانہ کی برآمد ہوئی۔ جس کے دستہ پر سنسکرت میں ”ارجن“  
کا نام کندہ تھا۔

اس وقت مجھے الفاظ مندرجہ بالا بالکل غیر ممکنات سے معلوم ہوئے  
مگر آج اُن کا ممکن ہونا ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ  
اس وقت بہت سے ایسے واقعات جو اسی لوٹ میں اوپر درج کرچکا  
ہوں کہ اس سرٹھی پر ایک ایسا نادر زمانہ ہو گذرا ہے۔ جب کرکل پاتال  
دیش (امریکہ) میں سچے آرج لوگ آئندہ مناتے تھے۔  
اب براعظم آسٹریلیا کی باری ہے گو یہ براعظم سب براعظموں  
سے چھوٹا ہے مگر اس کے بارے میں صرف چند ایک سطور کے ذریعے  
بتلایا جاوے گا۔ کہ کسی وقت آسٹریلیا میں بھی پرانے آریاؤں کا جھنڈا جھلکا  
تھا۔ اور اس جھنڈا کے سایہ میں دور دور کی بستیاں محفوظ تھیں۔  
آسٹریلیا کے علاقہ جات میں بہت سی بستیاں تو نئی آباد شدہ ہیں۔ لیکن  
جو پرانی آبادیاں ہیں۔ اُن میں آسٹریلیا کے کچھ کچھ اصلی باشندے  
(*Aborigines*) بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ اصلی باشندے  
کون ہیں؟ اور کہاں سے آکر آباد ہوئے؟ جو اب بتلایا جاتا ہے کہ یہ لوگ  
قدیمی آریاؤں کی نسل سے ہیں۔ یہ قدیمی آریا لوگ ملک ملایا کے مختلف  
حدود۔ سوماترا۔ جاوا۔ سیلیب (سیلیس) بورنیو اور اُس حصہ سے  
جسکو اب نیوگنی یا کہ مپو آ کہا جاتا ہے مارچ (کوچ) کرتے ہوئے اُس  
تنگ ٹکھٹ (حصہ) اب سے جس کو آجکل آبنائے تیارس کہا جاتا ہے



پارہوتے ہوئے آسٹریلیا میں جا کر آباد ہو گئے۔ نہیں نہیں بلکہ انہیں لوگوں  
 نے آسٹریلیا آباد کیا۔ ذرا ملکی خاکہ (میپ یا نقشہ) کی طرف دھیان دینے  
 سے میرے بیان کی صاف صاف تصدیق ہو جاوے گی۔ کہ تمام مذکورہ بالا  
 جزائر ایک دوسرے سے ملحق ہوتے ہوئے آسٹریلیا کے ساتھ ملے ہوئے  
 نظر آتے ہیں۔ لیکن ان تمام جزائر سے بڑھ کر آسٹریلیا کا زیادہ تر تعلق نیوگنی  
 یا کہ پوآ سے نظر آتا ہے۔ جزیرہ نیوگنی یا پوآ بلحاظ وسعت دنیا کے جزائر  
 میں عا پر شمار ہوتا ہے۔ یعنی اول آسٹریلیا اور دوم نیوگنی۔ میں اوپر  
 بتا چکا ہوں کہ پوآ ملائی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی اچھے ہوئے  
 جہاز دار یا کہ دانہ دار بال ہیں۔ یعنی اس حصہ کے باشندوں کے سر کے  
 بال بالکل اچھے ہوئے یا دانہ دار معلوم ہوتے ہیں۔ جزیرہ نیوگنی یعنی پوآ  
 آسٹریلیا کے شمال میں واقع ہے۔ اسکا اصل نام پنیوآ ہے اور مخمیزی  
 (یوروپین) تاریخ کے لحاظ سے اسلئے میں ایک پرتگیزی جہاز راہ  
 بنام مسٹر اے۔ ڈی۔ آبریلو نے اس (جزیرہ) کو دریافت کیا۔ اسی جہاز راہ  
 نے اسلئے میں ملاکا بھی دریافت کیا تھا۔ اس سے پہلے یوروپین لوگوں  
 کو ان آبادیوں کا کچھ علم نہ تھا۔ حالانکہ آریہ ورت کے مختلف حصوں میں  
 ان آبادیوں کا شہرہ مچا ہوا تھا۔ اسی لئے میں نے اوپر اسی نوٹ میں ایک  
 جگہ ذکر کیا ہے کہ مسٹر کولبس کے اریکیہ دریافت کرنے سے پہلے اہل روس  
 چین۔ جاپان۔ ملایا۔ سیام (جاوا وغیرہ) و آریہ ورت کو اُس بڑی  
 آبادی کا کئی علم تھا۔ مگر یوروپین لوگوں میں اس قسم کی دریافت کا علم اتنی  
 (زمانہ) تک بہت کم تھا جب تک کہ اخباری سلسلہ جاری نہ ہوا تھا۔

خیر اس معاملہ سے زیادہ کچھ مطلب نہیں۔ ۱۶۴۶ء میں ایک دوسرے  
 پرتگیزی جہاز ران مسٹر اورٹیز ڈی ریٹیز (Rodrigo de Brito) نے اس جزیرہ پیوآ کا ملاحظہ  
 کیا۔ اور اس کے ملاحظہ کے بعد پیوآ کا نام نیوگنی رکھ دیا گیا۔ اس غرض سے  
 کہ پیوآ کے باشندے مغربی افریقہ کے ساحل گنی کے باشندگان سے مشابہ  
 پائے گئے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ پیوآ کے لوگ افریقہ کے  
 جنگلی اقوام (مثلاً وکامباٹمائے وغیرہ) سے کیا بلحاظ رنگ و روپ  
 و کیا بلحاظ مذہبی عقائد بہت کچھ ملتے ہیں۔ پیوآن (پیوون) لوگوں میں  
 بھی کئی لوگ، مثلاً ٹے کہلاتے ہیں۔ (یاد رہے کہ یہ لوگ حبشی یا کہ نیگرو ہرگز  
 نہیں۔ کیونکہ نیگروز کے ہونٹ بڑے موٹے وغیرہ موزوں معلوم ہوتے ہیں  
 حالانکہ پیوون یا کہ افریقہ کے جنگلی اقوام و کامبا و ٹمائوں کے ہونٹ غیر موزوں  
 نہیں ہوتے۔ نیگروز یا کہ حبشی لوگ عموماً مذہب اسلام سے تعلق رکھتے  
 ہیں۔ مگر افریقہ کے وکامبا۔ ٹمائے یا کہ پیوون لوگ۔ سپین یا کہ ہسپانیہ۔  
 جزائر غرب الہند۔ مولوکس۔ سیبو وغیرہ کے اصلی باشندے۔ ملا یا کے ساکی  
 یا کہ سمانگ لوگ بالکل مذہب اسلام سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ لوگ  
 خاص خاص دیوتاؤں و آگ کی پرستش کریں ہوں *Idol worship*  
 کے عمل کا بگاڑ ہے۔ مسٹر میگیلن صاحب (*Magellan*)  
 باشندہ پرتگال کے بحری سفر کے حالات سے مذکورہ صدر لوگوں کے مذہبی عقائد  
 کی بخوبی پڑتال ہو سکتی ہے۔ مسٹر موصوف نے ۱۵۷۶ء کے آغاز یا کہ پہلے حصہ  
 میں سب سے پہلا دنیا کے گرد و بحری سفر کیا تھا۔ اس امر کی تصدیق کے لئے کہ  
 کسی وقت نیوگنی (پیوآ) و اسٹریلیٹے ہوئے تھے۔ ذیل کا انگریزی فقرہ جو

ایک یورپین تحقیقات کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ رقم کیا جاتا ہے۔

new Guinea and Australia were at one time united. An upheaval of 60 fathoms or 120 yds. would suffice to unite them again,

اُردو مطلب یہ ہے۔

سینیوگنی اور آسٹریلیا کسی زمانہ میں اکٹھے ملے ہوئے تھے۔ ساڑھے فیٹیم یا ایک بیس گز کی اُبھرائی *upheaval* اُن کو پھر ملانے کے واسطے کافی ہوگی۔ اس مطلب سے صاف ظاہر ہے کہ کسی وقت پیوآ اور آسٹریلیا بالکل ملے ہوئے تھے بلکہ ایک ہی جزیرہ بنا ہوا تھا۔ اور اس سارے حصہ میں پیوون لوگ آئندہ مناتے تھے۔

یہ لوگ (اہل پیوآ) ناک کی دونوں سوراخوں کے درمیان جو پردہ حایل ہے اُس میں چھید کر کے لمبی سی صاف باریک اور چمکیلی لکڑی کا ٹکڑا ایسے رخ یا کہ خمدار ڈال کر رکھتے ہیں۔ جس کے دونوں سرے دونوں نتھنوں کے باہر بڑھے رہتے ہیں۔ یہ علامت خوبصورتی متصور ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا ایک دوسرے کو ملنے پر سلام کرنے کا ایک عجیب طریقہ ہے۔ یعنی جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ تو سب سے پہلے آپس میں ناک ملاتے ہیں۔ اور کئی لوگ بٹھوڑی (زخماں) یا کہ ڈاڑھی ملاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ہندوؤں کی طرح فزویکی رشتہ میں شادی نہیں کرتے۔ ان میں ایک سے زیادہ بیوی (مشادی) رکھنے کا رواج نہیں ہے۔

پادری ڈاکٹر ڈبلیو۔ جی لائیس صاحب۔ جو ۱۸۷۶ء کے قریب پورٹمری میں مقیم تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ”میں خیال کرتا ہوں کہ ان لوگوں (اہل پیپوآ) کے ملائی نسل سے ہونے میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ ان کی زبان سے کافی طور پر اس کا اظہار ہوتا ہے۔“

پیپوئن لوگوں کے کئی ایک فرقوں میں جو باوجودیکہ مردم غر کہلاتے ہیں اسوقت تک مردہ جلانے کی رسم پائی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دل بدن اس عمل (رسم) میں کمی آرہی ہے۔ مگر اسوقت تک اسکا نشان بالکل معدوم نہیں ہوا۔ بلکہ سسکتی ہوئی حالت میں معلوم دیتا ہے۔ پیپوآ کے بعض جنگلی علاقوں میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے مگر جہاں جہاں تک یورپین حکومت کا اثر پہنچ چکا ہے وہاں اس قسم کی رسومات میں بہت کمی آچکی ہے۔

ان لوگوں میں سانپ کی پرستش کا رواج پایا جاتا ہے۔ اور سال میں ایک دفعہ ایک خاص دن کو اس پرستش کے لئے ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔ جس میں تمام ملک پیپوآ کے مختلف علاقوں کے لوگ یکجا جمع ہو کر اس پوجا کے اختتام پر خوشیاں مناتے ہیں۔ اس پرستش کا نام کنا ہے۔ کنا ملائی لفظ ہے جس کے معنی چھوٹا۔ مس کرنا۔ لگانا۔ مارتا جیسے نشانہ وغیرہ کا۔ قرین قیاس ہے کہ قدیم زمانہ میں کسی بزرگ کو ساٹنے کاٹنا۔ وہاں سے اس کی پوجا شروع ہو گئی۔ نہیں نہیں بلکہ یہ گنگا پوجا (ناگ پوجا) وہی پورا نام پوجا ہے کہ جس کا رواج پنجاب اور ہندوستان کے گاؤں گاؤں میں پایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔



کہ یہ اودیا (جہانت) زمانہ دراز سے شروع ہوئی جس نے ملایا تک اپنا اثر  
پہنچایا۔

یہ لوگ بھی جن بھوت وغیرہ کے قائل ہیں۔ کئی لوگ آدھون کو بھی مانتے  
ہیں۔

کئی اصلی ملائی لوگ آسٹریلیا کو "توریلیا" بھی کہتے ہیں۔ یہ توریلیا  
اصلی میں ستر و آلیہ (آٹا) کا مرکب ہے۔ جس کے عام معنی ستر و  
(دشمنوں)۔ اُسروں۔ راکھٹوں کی جائے رہائش کے ہیں۔ اہل  
ملایا کا یہ خیال ہے کہ کسی وقت پتوآ کے علاقوں میں ستر و یعنی آسروں  
رہتے تھے۔ اور یہ خیال شاید پتوآ کے لوگوں میں مردم خوری کی عادت  
ہونے کی وجہ سے لیا گیا ہے۔

ان لوگوں (اہل پتوآ) میں ایک اور خاص رسم پائی جاتی ہے  
کہ خاص خاص عرصہ کے بعد ان میں سے بہت لوگ دو ہیٹے تک تپیا  
دریاضت میں مصروف رہتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت کتدہ  
کسی مند (عبادت گاہ) میں چپ چاپ بیٹھ کر خاص خاص دیوتاؤں  
کی پوجا و دعایان میں لگ جاتا ہے۔ اس عرصہ ریاضت میں وہ  
مند کے باہر اگر کسی بستی وغیرہ میں نہیں جاتا۔ اور کوئی کاروبار

نہیں کرتا۔ یہ عالم لوگ جہتو ندیم مذہبی حالات وغیرہ جاننے کا کافی علم ہے۔  
بہتے دشمن آسرو وغیرہ۔

۴۵ گھر۔ مقام۔ ملک۔ جگہ۔



کرتا ہے۔ بلکہ اُس کے گھر والے اُسکا کھانا (خوراک) دیں مندر میں جا کر  
 پہنچا دیتے ہیں۔ اس عرصہ ریاضت میں وہ شخص استری اور بال بچوں  
 کے منہ نہیں لگتا بلکہ استرویل اور بچوں کو ایام تپسیا میں مندر کے اُس خاص  
 مقام میں جہاں کہ ریاضت کنندہ ریاضت میں مشغول ہوتا ہے۔ جانے  
 کی اجازت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُن کا خیال ہے کہ مکمل دو ماہ کی تپسیا  
 ختم ہونے کے پہلے دنیا کے کاروبار یا کہ انسانی میل جول میں مصروف ہو جائے  
 بے ریاضت کیندہ (تپسوی) کوڑھا (جزامی) ہو جاتا ہے۔ اس تپسیا  
 یا ریاضت کو تپو یا تالو کہتے ہیں جو صریحاً سنسکرت کے لفظ تپو  
 یا تپ کا بگاڑ ہے۔

نیوزیلینڈ کے اصلی باشندے جو نیوگنی اور آسٹریلیا کے نزدیک  
 رہنے والے ہیں۔ پیوین لوگوں کے بھائی بند ہیں۔ اصلی باشندگان  
 نیوزیلینڈ کو موہاری (موآری) کہتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ملایا کے علاقہ  
 موآر سے جا کر آباد ہوئے۔ اور اُن کے عادات۔ اطوار و تمام مذہبی خیالات  
 پیوآ کے لوگوں سے ملتے ہیں۔ اور ویسے ہی پورا نیک رسومات کی ادائیگی  
 میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ زیادہ کیا کہوں۔ کیونکہ یقین ہے کہ جو کچھ  
 اوپر رقم ہوا۔ اُس سے قیامت ثابت ہو رہا ہے۔ کہ پُرانے آریا آسٹریلیا  
 میں بھی منگلا چار مناتے تھے۔ کیونکہ اُن کی موجودہ پخت پخت کے موجود  
 خیالات اس امر پر کسی قدر روشنی ڈال رہے ہیں۔

”چونکہ مذکورہ بالا بیان کا ایک پُرانا مگر زیادہ تر گہرا تعلق جزیرہ منائے  
 ملایا کے ساتھ ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے اب حدود ملایا کا کچھ ذکر

کرنا دوجی معلوم ہوتا ہے۔ پنجاب دلش کے شہر اترسر کے مشہور اخبار  
ہنگاری مطبوعہ میں جنوری ۱۹۰۵ء (۱-۵-۲۵) کے صفحہ ۴ کا لم  
میں ایک مضمون بعنوان ”کالے پانی میں پرانا بام“ شائع ہوا تھا۔  
اور جس مضمون کی تائید میں کچھ سطور میری جانب سے اخبار مذکور مطبوعہ  
۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء (۱۰-۳-۰۵) کے صفحہ ۵ میں درج ہوئی تھیں  
اس لئے اب بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسی بیان کا یہاں بھی کچھ ذکر  
کیا جاوے۔

”اس میں ذرا بھی شک نہیں اور یہ واقعی درست ہے کہ جزائر انڈمان  
کے اصلی باشندے آریہ تھے۔ اب بسبب انقلاب زمانہ خواہ کچھ ہی  
ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں قوم ملائی سے ہیں جو عرصہ  
ہوا کہ جزیرہ نمائے ملایا سے جا کر وہاں مقیم طور پر آباد ہو گئے۔  
ایک زمانہ تھا جبکہ باشندگان ملایا۔ سیام۔ انام۔ جزیرہ نمائے  
ہند چینی۔ کمبودیا۔ آسام۔ برہما۔ سیلون (لنکا)۔ مجمع الجزائر ہند (جاوا  
بالی۔ لامبوک۔ سوماترا۔ سلیس۔ مورکس وغیرہ) کا آپس میں اسی  
طرح کا زندہ نزدیکی تعلق آمد و رفت و رابطہ اتحاد قائم تھا۔ جیسا کہ موجود  
باشندگان لاہور و امرتسر کا۔ اور یہ لوگ ایک ہی عالمگیر و یک دست  
کے پیرو تھے۔ اہل ملایا کے زبانی معلوم ہوتا ہے کہ جزائر انڈمان کے  
اصلی باشندے ننگی سیلون (لنکا) ونگی ملایا کے بزرگان کی نسل  
سے ہیں۔ کیونکہ ایک وہ وقت بھی تھا۔ جبکہ سیلونی و ملائیوں کا  
قربانی رشتہ انہیں یکجا و متفق رہنے کے لئے مجبور کرتا تھا۔

مشہور اخبار انگریزی "مازننگ پوسٹ" کا کچھ مضمون بعنوان "سٹوری  
 آف اینڈمان کان وکٹس" (قیدیوں اینڈمان کی کہانی) از  
 مورس پورٹ مین اخبار انگریزی موسومہ "سٹریٹس ایکو" مطبوعہ پٹانگ  
 ۲۲ مارچ ۱۹۰۴ء (۵۶-۵۷-۵۸) میں شائع ہوا تھا۔ اُس میں  
 سے چند سطور کا مطلب ذیل میں درج ہے۔

۱۷۵۹ء میں جبکہ فرانسیسی و انگریزی (برٹش) جنگ کا بازار گرم  
 تھا۔ اس وقت سلطنت برطانیہ نے خاص جنگی اغراض کے سبب جزائر  
 انڈمان کو اپنے ساتھ ملحق کیا۔ اُس وقت یہ جزائر محض ملائی بحری  
 بڑا کو لوگوں کی باقاعدہ جائے مجمع و سکونت مردمان وحشی سمجھے جاتے تھے  
 صرف یہ خیال کر لیا کہ ان جزائر میں ملائی ڈاکو و وحشی لوگ ہی رہتے  
 تھے۔ بالکل ٹھیک نہیں۔ بلکہ کسی وقت یہ جزائر پر آنے والوں کے  
 بندرگاہ تھے۔ عام سلسلہ آمد و رفت بند ہونے پر لوگوں نے جنگلی  
 حالت میں زندگی بسر کرنی شروع کی۔ گو کہ اس وقت ہماری ناقص و محدود  
 معلومات و تحقیقات کی کمی ہمیں ایسا ماننے و یقین کرنے میں مانع ہو۔  
 کیونکہ جس حالت میں سندھو (دریائے ننگ) کے پار ہونا بھی دشوار  
 خیال کیا جاتا ہے۔ تو سمندروں کے پار ہونے مختلف حالات کا جانتا چہ  
 معنی دارد۔

دیکھئے جزائر انڈمان و ملایا کا پرانا تعلق ایک اور بات سے بھی  
 ثابت ہوگا۔ وہ بات یہ ہے کہ ۱۷۵۹ء میں جبکہ جزائر انڈمان کی آب  
 و ہوا قدرتاگ دلہلوں و گھنے جھنڈوں کے اثر سے یک لخت بگڑ گئی تھی۔

اور عمری قیدیوں کو حسب معمول ہندوستان کے مختلف علاقوں سے وہاں بھیجا  
 بند کیا گیا تھا۔ تو اس وقت یہی ملایا تھا کہ جس نے ہندوستانی و دیگر برٹش  
 علاقہ جات کے عمری قیدیوں کی سہاڑتیا کی۔ بیماری پھیلنے کے وقت قریباً  
 سات صد قیدی جو انڈمان میں تھے۔ پناہ گت روانہ کئے گئے تھے۔

۱۸۵۷ء تک عمری قیدی پناہ گت کے آب و دانہ کے سپرد ہوتے  
 رہے اور وہاں سے اکثروں کو سبکا پور بھیجا گیا۔ کیونکہ اس وقت سبکا پور  
 آباد ہو رہا تھا پس ان سطور سے انڈمان د ملایا کا تعلق ہونا عیاں ہے۔

سیلون (لنکا) کے آدین ہونے میں تو کسی کو بھی شک و شبہ نہیں  
 ہو سکتا کیونکہ واقعات خود بتا رہے ہیں۔ باقی رہا اس امر کا جملنا کہ ملائی  
 لوگوں کا اصل کیا ہے سو عرض کرتا ہوں۔

لفظ ملائی اصل میں "ہملایا" یا "ہمالایا" ہے یعنی وہ ملک جو کسی  
 وقت کوہ ہمالیہ سے نقل مکان کردہ آریہ لوگوں نے آباد کیا تھا۔ بوجہ  
 گذرنے عرصہ بعید کے حرف "ہ" عام بول چال سے گر گیا اور ملائی یا مالایا  
 باقی رہ گیا۔

موجودہ ملائی زبان کافی طور پر ظاہر کر رہی ہے کہ اس کا مخرج روئے  
 زمین کی زبانوں کی ماں سنسکرت یا اس کی بڑی خالص دیوناگری بھاشا  
 ہی ہے۔

چند ملائی الفاظ جو عام بول چال میں آتے اور اصلاً اپنا متروک نہیں  
 رکھتے معہ اُردو معنوں کے ذیل میں بطور نمونہ درج ہیں۔



الفاظ ملاتی	اردو معنی
انگا - انگکا -	ہندسہ - نمبر - انگ -
اکسرا - (اکشرا) -	حرف - حروف -
آرتی - ارقی -	معنی - مطلب - مدعا - ارتھ -
آسا -	اُمید -
آتو -	یا - اکتوا -
ہون - آوان -	بادل -
بنگ سا - بنسا -	قوم - ذات - بنس - خاندان -
بھاسا -	زبان - بولی - بھاسا -
بناسا - ونا سا -	تباہی - بربادی -
بُودی - بدھی -	عقل - تمیز - بدھی -
بومی -	بھومی - روئے زمین -
باچا -	پرہیزنا - و اچا -
من یاگا - بن یاگا -	بیوپار - خرچ - تجارت -
ہن تو -	جن - بھوت - بلا - مانی کرنے والا -
چاری -	تالاش کرنا - ڈھونڈنا -
سوڈارہ - سڈارہ - (ست دارا کا لگاؤ)	قریبی رشتہ دار - بھائی بند -
چیتا - چتا -	چیت - ترنگ - خیالات -
دوکا -	مکھ - تکلیف -



اردو معنی	الفاظ طوائف
زہر - ویش - سم - زہریلا -	بیا - بسا -
بادشاہ - راجہ -	راہبہ -
ہذیر - منتری -	منتری -
رئیس - داتا -	داتو -
گج - ماتھی - فیل -	گاجہ -
سفیان - راج محل -	آستانہ -
شمال - اُتر -	اُتارا -
الکھترانہ - ملائیوں میں یہ ایک بڑا	{ بھنڈارا - بھنڈاری -
خطاب شمار کیا جاتا ہے -	
نگر - دیس - ملک -	نگوی -
جرانہ - ڈنڈ -	ڈنڈا -
سزا دینا -	سیکنا - سکسا -
تفتیش کرنا - پرکیشا -	پرکیشا - (پرکیش سا)
ساکشی - گواہ -	ساکسی - سکیسی -
رس - سودا - ذالقمہ -	راسا -
شکل - روپ -	روپا -
رنگ - وزن -	ورنا -
کمر - کھڑا - منہ - (مُونہ) -	سوکھا -

اردو معنی	الفاظ ملاتی
پیتل - تانبا -	تیاگا - تیاگا -
ریشہ -	سترا - سوترا -
لیکن - مگر -	تاپی - تپی - تپاپی -
مقدمہ -	بچارا - وچارا -
خوشی - سکھ -	سوکا -
جسم کے بال - روم -	روما -
سکھ - مساوی - برابر -	ساما -
یکساں - موافق - مشابہ - ہم شکل -	سروپا - ساروپا -
جیوا تھا - روح -	جیوا -
کرایہ - حق خدمت -	سیوا -
دشمن -	سترو -
ادھیراج - بھارا خطاب ہے -	اڈمی راجہ - ڈمی راجہ -
ادھی پتی - جاوالی لوگوں میں اعلیٰ	اڈمی پتی -
خطاب شمار ہوتا ہے -	
کل - تمام -	سمان - سماں -
ہتھیار - سلاح -	سن جاتا - سنجاتا -
سکھ - چین - ستوش - ستو کہ -	ہلتوسا - (سن توسا) -
فائدہ - نفع - گن -	گونا - گنا -

الفاظ ملائی	اردو معنی
گرہنا -	گرہن - گھن -
سوڈہ - سوڈا -	ہو گیا - لبس - سدھ -
مولا -	آغار - مول -
کھٹا - کھٹا -	تاج - ٹکٹا -
مہا -	عظیم - مہاں -
کواسا -	مختار -
نیایا - نیام -	انصاف -
انبیایا - ان نیام -	سبب انصافی -
لکشمنا -	مکرمی سردار -
کوثر -	خلافت - غلیظ - میل - بیلا -
جاگا -	نگہبانی کرنا - حفاظت کرنا -
شرگا - شرگا -	بہشت - شرگ - (سورگ) -
زاکا -	زکاء - جہنم -
منیہ -	منش جانی -
فادی -	نبض -
دوسا -	ہمنامہ - جرم - دوش -
سپال -	سردار -
کوسا -	کوسری -

مستقل مگر خالص ملائی لوگوں کی رسومات شادی اسوقت تک بہت کچھ ہندو لوگوں سے ملتی ہیں۔ اصل ملائی لوگوں کے بچوں (ذکور) کے سر پر اسوقت تک ایک چوٹی (لٹ بالوں کی) رکھی رہتی ہے جب تک کہ اُن کی سنت (ختنہ) نہ ہو۔ بہار زمانہ کی تبدیلی پر یہی ملک ملایا ہے۔ جہاں سے کہ قدیم زمانہ میں ملک چین کے فرقہ ناؤ۔ لاؤچیز یا کرچاؤ است کے گرد مہاتما لاؤچیز نے تعلیم و دیانت حاصل کر کے کل ملک چین میں اپنی تعلیم اور اندریہ ذہن کے زور سے اتنا سیخ و عیب حاصل کیا تھا کہ جس کا اثر اس وقت تک بدستور کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

علاقہ جہاؤ (خاص کر جزائر خور و جام بالی (جس کا دوسرا نام جہاؤ خور بھی ہے) اور ولنبوک (جہاؤ اسکے نزدیک واقع ہیں) میں اس وقت تک قدیمی آریہ آباد ہیں۔ ان میں کسی ایک لوگ چھٹی سنکیت جانتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ بالی وہی مقام ہے۔ جہاں بکر تو کا بھائی بانی حکمران تھا۔ بالی کا ذکر کرتے ہوئے یہاں مجھے ایک ایسے دردناک و افسوسناک واقعہ یا حادثہ کا جس کا تعلق کہ بالی سے تھا ہے۔ اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہ جائز کا صدمہ و ناگہانی آفت ہے کہ جس نے بالی کے قدیم آریہ آبادی جو نے کا بھڑکے والے سے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ہے۔ اس واقعہ کے ظاہر کرنے میں میرا قلم زار زار روتا ہے۔ مگر کیا کیا جاوے۔ اظہار بھی تو ضروری ہے وہ پروردگار کا یہ ہے کہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء (۱۳۲۵ھ) کو بالی کا



خود مختار بیرہندہ سل۔ دبزرگ راجہ اور پرائی چھتری قوم کا فخر (ناک) ہاتھ  
 میں تلوار لیتا ہوا اور پرائی نے راجہ قتل کی سی جاباڑی جاباڑی دہاوری  
 دکھاتا ہوا میدان جنگ میں ہمیشہ کے لئے ڈھیر ہو گیا۔ یعنی قتل ہو گیا  
 صرف راجہ ہی نہیں۔ بلکہ تمام تپ برباد اندانی رانیال۔ راج کمار و دیگر  
 برہمی دزر اور متعلقین راج بھی مردانہ دار ہاتھ دکھاتے ہوئے ہمیشہ  
 کے لئے میدان جنگ میں سو گئے۔ قتل ہونے سے پہلے ہی راج محل  
 و دیگر بڑی عمارت کو خوشی خوا اپنے ہاتھوں سے آگ لگا دی تھی تاکہ  
 دشمن (ڈچ) کسی قسم کی بے حرستی نہ کر سکیں۔ اسلئے جب دشمن مقام  
 پائے جوتن پر پہنچے۔ تو تمام محلات وغیرہ کو جلتا ہوا پایا۔ بانی کاراج دیت  
 دراز سے خود مختار تھا۔ اسلئے اب ڈچ لوگوں نے جو اس وقت قریب تمام  
 مجمع الجزار ہند (جادا۔ سومارٹا وغیرہ) پر حکمرانی کرنے کا دعویٰ رکھتے  
 ہیں۔ بلا کسی وجہ دندان طع تیز کرتے ہوئے بانی پر چڑھائی کر دی جس کا  
 انجام دہی ہوا جواد پر بیان کیا گیا ہے۔ بانی (جادا خرد) وسط ہند میں  
 واقع اور نہایت ہی سرسبز جگہ تھی۔ چنانچہ ہندو راج ہونے کے باعث  
 شری۔ انجندرجی کے یادگار میں ہمیشہ اور متواتر کسی قسم کی خوشیاں منائی  
 جاتی تھیں واہ رے کرم گتی۔ میں نے اس واقعہ کو اخبار انگریزی موزوں  
 ڈی ٹائیٹلز آف لایا اینڈ کمرشل ایڈورٹائزیز میں "مطبوعہ ۱۹۰۶ء  
 (۵۶-۱۵-۴) میں پڑھا تھا جس کا اثر ابھی تک میرے ذہن پر باقی  
 ہے۔

اگر کسی کو بانی میں اس وقت تک (یعنی ستمبر ۱۹۰۶ء تک) ہندو



آریلی (راج رہنے میں شک ہو تو اس کو علی ختری مطبوعہ کا پورا بت  
 ۱۹۰۳ء کا صفحہ 33 ملاحظہ کرنا چاہئے۔

علامہ اس کے ۱۹۰۴ء میں اخبار انگریزی موسومہ "سٹریٹس ایکو"  
 مطبوعہ پانچنگ ۱۴ مارچ ۱۹۰۴ء (4-4-16) میں یہ الفاظ چھپے تھے

with the exception of two small  
 islands named Bali and  
 Lombok where Hinduism  
 predominates.

These two islands lie close to  
 Java.

اردو مطلب یہ ہے۔  
 "سوائے دو چھوٹے (جزیرہ) بنام بالی اور لومبک کے جہاں  
 ہندو ازم (ہندو مذہب) رائج ہے۔ یہ دونوں جزیرے جاوا کے  
 نزدیک واقع ہیں۔"

بس یہ الفاظ بالی اور لومبک میں ہندو راج کے ہونے کے لئے کافی  
 ثبوت ہے۔

کسی وقت کل جاوا و سوماترا (اصلی نام سومترا ہے)  
 آئین گڑھ کہلاتے تھے اس وقت تک علاقہ جاوا میں بہت سے  
 اس قسم کے تہذیبی کمندرات ملتے ہیں جو آئین حکمت کے نمونے ہیں۔  
 بالی کا حادثہ بھی آج کے بعد کسی آئینہ زمانہ میں ایسا ہی سمجھا جاوے گا

جیسا کہ آواقدیم دارالخلافہ برہما وغیرہ کا۔ یا کہ ایسا جیسا کہ علاقہات آسام  
کے کئی حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آریاقل کی بستیوں کے کھنڈرات نظر آتے ہیں  
ان میں سے راجہ کامروپ جیسا کہ نہایت ہی زبردست راجہ ہو گا۔ راجہ  
کی بستی کے قدیمی کھنڈرات اس وقت تک بھی کئی میلوں میں نظر آتے ہیں  
ان میں سے بعض کھنڈرات کی فصیلوں کی اینٹوں پر سنگت سے ملتی  
ہوئی بھاشا میں حروف یکے ہونے نظر پڑتے ہیں۔ بہت سے ایسے لوگوں  
نے جنہیں آسام ریلوے کی تیاری کے زمانہ میں وہاں مختلف علاقوں میں  
رہنے کا موقع ملا۔ یہ واقعات بنظر خود دیکھے ہونگے اور وہ صادقانہ  
میرے اس بیان کی تائید کر سکتے ہیں۔

اسی کتاب کے باب اول میں کمبودیا کا حال بیان ہو چکا ہے جس  
میں بتلایا گیا ہے کہ کسی زمانہ میں کل ملک ملایا۔ سیام وغیرہ۔ کمبو یا راج  
کے (یعنی حکومت کمبودیا کے) تابع تھے۔ کمبودیا کے حکمرانوں کا اس  
وقت کیا دھرم تھا۔ اس کی مزید تحقیقات کے لئے ذیل کا انگریزی فقرہ  
ولیا ہی کام دینے والا ہے۔ جیسا کہ سخت اندھیری رات میں دیل  
صاحب کے ایجاد کردہ نائٹ واک لیمپ کی روشنی۔ یہ فقرہ  
جنرل جاگنی فارانڈین سکولز لمولہ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ آرڈین وڈ صاحب  
بی۔ اے۔ ایف۔ سی۔ ایس۔ پرنسپل لاہارٹری کا لچ کلکتہ کے صفحہ  
۲۲ پر ملاحظہ ہو سکتا ہے۔

The Cambodians are Aryans, and there are magnificent remains of an ancient and superior civilization probably of Hindoo origin near the Cambodian Lake

”کیمبودین (اہل کیمبودیا ہمارے نیز (آریہ) ہیں۔ جمیل کیمبودیا (جن کا نام تے سپ یا تالے سپ ہے) کے نزدیک یا متصل قدیم اور بالاتر (یعنی نہایت اعلیٰ) سویلیزیشن (تہذیب۔ تہذیب۔ تہذیب)۔ مگر یہاں اسکا مطلب حکمت یا ہنرمندی کا ہے) کے عالیشان نشانات (بقا یا کھنڈرات وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ غالباً ہندو بنا کے یعنی ہندوؤں کی دستکاری کے۔“

امید کہ واقعات مندرجہ صدر متعلقہ ملایا وغیرہ کے نفس مضمون سے پرہیزنے والا خود ایک خاص نتیجہ نکال لینے کی تکلیف گوارا کر کے گا۔ عموماً کلکتہ یا کہ بنگال کے راستہ جن بیرونی سمندری مقامات کا سیر ہو سکتا ہے ان کا مختصر ساحل درج کر دیا گیا ہے۔ مدراس سیلون (انکا) وغیرہ کی جانب کوئی قابل اندراج احوال نہیں معلوم ہوتے کیونکہ انکا وغیرہ کے آریہ ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ تجربہ خود بتلا رہا ہے۔

اب بمبئی کے راستہ جن موٹے موٹے سمندری مقامات کو جانا ہوتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا نہایت ہی مختصر ساحل رقم کرونگا۔

موجودہ زمانہ میں شہر لنڈن واقع انگلینڈ (انگلستان) بلحاظ ہر ایک  
 دنیوی امور کے دنیا بھر کے سب شہروں سے بڑا اور زیادہ تر متمول شمار  
 ہوتا ہے۔ پس جب ہم اس شہر کی طرہ بھی سرسری طور پر نظر ڈالتے ہیں  
 تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ دھرتی لنڈن یا کہ کل سرزمین انگلینڈ  
 وغیرہ بھی قدیمی آریاؤں کے قدیم مبارک سے خالی یا کہ محروم نہ رہے تھے  
 اسکی نہایت صریح وجہ یہ ہے کہ یہ حصہ ملک اہل رومن اور ان آریاؤں  
 کی نسل نے جو اس وقت آئر لینڈ (آریلوں) کی زمین - جائے راکش  
 یا ملک (وغیرہ) اور اُس کے نواح میں آباد ہے - آباد کیا تھا - انگریزی  
 کتب سے معلوم ہوتا ہے - کہ انیسویں صدی کا عرصہ ہو کہ لنڈن ایک  
 بالکل معمولی اور چھوٹا سا قصبہ تھا اسوقت اُس کا رقبہ تقریباً نصف مربع  
 میل تھا - پس اسی زمانہ میں یعنی اب سے ۱۹ صدی پیشتر اہل رومن  
 کا قدم انگلینڈ میں پڑا اور انہوں نے شہر لنڈن کی درستی و ترقی  
 کی طرف خاص دھیان دیا - اسلئے اب لنڈن کی موجودہ آبادی میں  
 چھٹا ایس لاکھ کے قریب شمار ہوتی ہے { یعنی کلکتہ یا کہ بمبئی کی موجودہ  
 آبادی سے پانچ گنا اور مدراس کی آبادی سے نو گنا زیادہ }  
 زیادہ تر نسل ان قدیمی اہل رومن کی ہے جو کہ خود آریہ نسل سے تھے  
 اور انگلینڈ میں آکر آباد ہوتے ہوئے اُس کے فروغ کا خاص باعث  
 ہوئے - اسوقت شہر لنڈن کا طول سو میل اور عرض بارہ میل کے  
 قریب شمار ہوتا ہے -

زبان کے لحاظ سے بھی وہ تمام لوگ جن کی اصلی (مادری)



زبان انگلش یعنی انگریزی ہے۔ آریں نسل سے ہیں۔ کیونکہ  
 "انگریزی" آریں ننگو بحر کی پچی یا کہ شاخ ہے پس لندن یا کہ تمام  
 انگلینڈ وغیرہ اسی زمرہ میں آجاتے ہیں۔

چھویں (چھٹی) صدی مسیح میں عیسائی مت  
 (Christianity) انگلینڈ میں شروع  
 ہوا۔ دراصل بالٹک اور ولینڈز جرمنی کے لوگوں نے انگلینڈ  
 آباد کیا۔ وہ لوگ آریہ تھے۔

اب ملک فرانس کو یا جاتا ہے۔ اس ملک کو آریاؤں  
 نے آباد کیا تھا۔ جس کے ثبوت میں ایک انگریزی فقرہ بھی درج ہے۔

The country of France was early  
 peopled by the Celts or  
 Gauls an Aryan race.

اس کا اردو مطلب اس طرح ہے کہ۔

ملک فرانس پہلے آباد کیا گیا تھا۔ اہل کیلت (Celts) (اسکو  
 سیلٹ بھی پڑھتے ہیں) کیلت ٹیٹک ہے) یا اہل گول سے جو کہ  
 ایک آریں قوم (نسل) تھی۔



اس کے بعد یہ ملک اہل رومن کے تحت میں بھی رہا۔ پس مذکورہ بالا  
سطور سے صاف روشن ہے کہ کسی زمانہ میں آریہ لوگ ہی فرانس میں آئے  
سناتے تھے۔

اب ملک اٹلی کی ٹرن (باری) ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں کے  
آریہ باشندے نہایت خوشحال تھے۔ قدیم آریاؤں نے ہی اٹلی کو بسایا  
تھا۔ اٹلی کے دارالخلافہ شہر روم Rome میں کسی وقت ویدوں  
کا ڈنکا بجاتا تھا۔ شہر روم میں اس وقت تک قدیمی عمارت (مندر) بنیم  
پین تھی عون Pantheon تھا جو کہ سنہ ۱۸۰۰ء سے  
کچھ مدت پہلے بنائی گئی تھی۔ موجودہ ہے۔ پین تھی عون (یا پین تھی عن)  
کے معنی سب دیوتاؤں کا مشترکہ مندر ہیں۔ اس عمارت میں مختلف  
دیوتاؤں کے بت وغیرہ رکھتے تھے۔ اور اہل رومن اکثر کے اسکو  
”**پان تھون**“ دے دیا۔ کے مندر کے نام سے موسوم  
کرتے تھے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ پورانک مت  
کی سیلا ہے۔ اور جس لیلانے کہ آریہ دھرم کو کلنک کیا۔

اس سے بعد اگر ملک یونان کو لیا جاوے تو وہاں بھی اسی قسم  
کی فضول و فرضی دیوتاؤں کی پوجا وغیرہ یعنی پورانک مت کی طرح یونانیوں  
میں مروج پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک یونان کے دارالخلافہ  
ایٹھنز (Athens) میں آدینا یا می نروا (منروا)  
نامی دیوی کی پرستش رائج ہے۔ یونانیوں کا خیال ہے کہ ہر ایک  
قسم کی آفات سے محفوظ رکھنا اور اقبال مندی و لغت (فتح) دنیا

اسی دیوی کے اختیار میں ہے۔ یونانیوں کی آدینا یا می نروادیوی اور اہل چین کی کوان ٹرن دیوی دونوں سگی بعین (سگہ سے منہ) معلوم ہوتی ہیں۔ پس یہ واقعات بھی پورا تکست کے اختراع ہیں اور ہو بہو ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے ویدوکت دھرم کے سدرج کو گہرین لگا ہوا ہونا۔

اب میں آسٹریا ہنگری کے کوئلنگا جس کے دارالخلافہ کا نام شہر وینی انا ہے (Vienna) یہ ملک چاروں طرف سے ریاست مائے جرمن۔ روس۔ ٹرکی۔ اطلی۔ سوئٹزرلینڈ وغیرہ سے گھیرا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ملک آریں گڈھ کہلاتا تھا۔ تمام یورپین ممالک میں یہ ملک یعنی آسٹریا ہنگری کے بمطابق آبادی وسعت تیسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے۔ اسوقت اس ملک میں متفرق فرقے آباد ہیں مثلاً سلاوونی اسٹر۔ جرمنز۔ روسی وغیرہ۔ ایک اور خاص قوم جس کا نام مگیار یا گیار اور اس ملک میں آباد ہے۔ آریں نسل سے مشہور ہے۔ اسکی تعداد ساٹھ لاکھ کے قریب بتلائی جاتی ہے۔

اسی ملک میں ایک اور خانہ بدوش قوم جس کو چپ سی کہتے ہیں پائی جاتی ہے۔ انگریزی تحقیقات بتلاتی ہے کہ آخر الذکر قوم انڈیا (آریہ ورت۔ ہندوستان) سے جا کر وہاں مقیم ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ روس کے مختلف علاقوں سے جا کر وہاں آباد ہوئے۔ اور یہ لوگ پُرانے آریاؤں کی نسل سے ہیں۔

اس ملک کے علاقہ جات میں قریباً سترہ مختلف زبانیں جن میں سنسکرت کے بگڑے کے کافی نشانات پائے جاتے ہیں۔ بولی جاتی ہیں۔

تمام ممالک ہائے ترکی۔ فارس۔ ایران (آریوں کی جگہ یاسرزمین)۔ فی یارتقد کا اصل آریہ کھنڈ ہے اور کا شجر کا اصل کاشی گھر ہے { و مصر وغیرہ میں بھی کسی زمانہ میں آریں دھرم رہ چکا ہے۔ اسکا ثبوت اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ان ممالک کے علاقہ جات میں اس وقت تک ایک بڑی بھاری قوم آباد ہوتی ہوئی پائی جاتی ہے اور اس قوم کا نام کُرد *Kurds* ہے۔ انگریزی تحقیقات بتاتی ہیں

*"The kurds are said to belong to the aryan family"*  
یعنی "کُرد لوگ آریں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا کُرد لوگوں کا تعلق آریں اصل (نسل) سے ہے۔"

آرمی نیا کے لوگ بھی آریں نسل سے ہیں۔

تمام ملک عرب سنسکرت کے مرکب الفاظ آریہ و بہ (آریا۔ باہ) کا بگڑا ہے۔ آریہ مشہور لفظ ہے جس کے معنی سرشت (اعلیٰ) کے ہیں۔ بہ کے معنی راستہ۔ راہ۔ گذرگاہ۔ کے ہیں یعنی آریوں کی گذرگاہ۔

اسی راستہ سے ہوتے ہوئے قذیبی آریا لوگ افریقہ کے مختلف حصوں میں جا کر آباد ہوئے۔ اور جہاں تک اس وقت تک ان کی نسل ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے جن کو میں نے پچشم خود دیکھا۔ یہ وہی دکا سب

ٹٹائے وغیرہ لوگ ہیں جن کا اد پر ذکر ہو چکا ہے۔ یہ لوگ اس وقت تک خاص خاص دیوتاؤں (آگ) کی پرستش کرتے ہیں مگر رستے ضرور جنگلی حالت میں ہیں۔ ان لوگوں میں سے کئی لوگ کانوں میں رول کی طرح صاف باریک و چمکیلی لکڑیوں کے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر رکھتے ہیں جبکہ ان کی مذہبی رسم معلوم ہوتی ہے۔ ان میں سے کئی ایک لوگوں میں ایک اور عجیب رسم دیکھی گئی۔ وہ یہ کہ کسی شخص کے مرتے وقت اس کے چاروں طرف پردے کشا دینا (یعنی بھرنا) اور خاص خاص الفاظ اس وقت منہ سے بولنا وغیرہ وغیرہ۔

کسی وقت کل افغانستان بھی آریہ تھا۔ صرف قندھار ہی نہیں۔ لفظ قندھار سنسکرت کے الفاظ گندھ و نامہ کا مرکب ہے اسکی درجہ عیاں۔ کہ اس وقت تک افغانستان کے پہاڑی علاقہ جات میں کافر لوگوں کا ہونا بلکہ ان لوگوں کا ایک خاص علاقہ ہے۔ جس کو کافرستان کہتے ہیں۔ اور یہ ایک پہاڑی ملک ہے جو کہ شہر کابل کے شمال مشرق میں واقع ہے جس طرح کہ مسلمان اور خاص کر افغان (پٹان) لوگ کافروں کو مار کر خوش ہوتے۔ ویسے ہی یہ کافر لوگ افغانوں کو قتل کرنے میں خاص سرت بھتے۔

"Their language belongs to the Sanskrit family."

ان کی (یعنی اہل کافرستان کی) زبان مخرج سنسکرت سے تعلق رکھتی ہے۔



جو مختصر سے حالات اس نوٹ میں درج کئے گئے ہیں۔ وہ اصل واقعات  
 (فیکٹ) ہیں۔ کوئی فرضی داستان و انسا نے مانند الف بیلہ یا کہ  
 مسٹر گلیور کے بعض عجیب و حیران کنندہ مگر محض بناوٹی حالات سفر کی طرح  
 نہیں۔ پڑھنے والا اگر خود سچے محقق کی طرح اُن امورات کی تحقیقات  
 کے لئے جو اس نوٹ میں تحریر ہوئے ہیں۔ خدا بھی اپنے دماغ سے کام  
 لینے کی تکلیف گوارا فرمائیے گا تو بلاشبہ اُسکو خود بخود سب اصلیت معلوم  
 ہو جاوے گی۔ اور اُسکو اصل نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہ ہوگا۔ نہیں نہیں بلکہ  
 بہت ہی سہل و آسان ہوگا۔ چونکہ ان ہی واقعات نے جس کے بارے  
 میں اوپر کسی جگہ جتنا چکا ہوں۔ میرے خیال کو صرف تھوڑے ہی عرصہ  
 میں تبدیل کر دیا۔ اس لئے یقین و اثنی ہے کہ ان حالات کا سرسری  
 مطالعہ بھی میرے جیسے کسی ایک دوسرے اشخاص کی تہذیبی خیالات  
 کا باعث ثابت ہوگا۔ پر مآتما ضرور ایسا کرے تاکہ میرا دلی مقصد کسی  
 حد تک پورا ہو۔ اور آئندہ بھی ایسی قسم کی تحریر کے لئے موقع ملتا ہے  
 واہ رے دیوبانی (روے زمین کی مادری بھاشا سنسکرت)  
 آریہ جاتی و آریہ دھرم اتر بان جاؤں آپ کے جاہ و جلال۔  
 عظمت۔ و فضیلت پر۔ اور وہ عظمت بھی کیسی۔ جیسے آفتاب  
 تابان۔ اے قدیم آریاؤ۔ کسی وقت آپ کا یہی راجہ (راج)  
 روے زمین پر تھا۔ دنیا کے اوپر چاروں طرف آپ ہی کی شہرت



کا آواز بلند تھا۔ آپ ہی کے عظیم الشان دھرم کی بدولت سرشتی  
 پرستی قسم کا اتیاچار و جبر و تشدد نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کا اعلیٰ اور  
 سب سے مقدم نبیم (اصول) تو ایسا ہی ہو و دھرم تھا۔ آپ اس  
 نہایت ہی مقدس اصول پر ہر لحاظ و ہر پہلو پر بند رہنا اپنا فرض سمجھتے تھے  
 آپ کے آچرن (چال و چلن) شدھ (پاک) اور آپ کے خیالات اقوال  
 و افعال ہر طرح سے ٹھیک ٹھیک مناسبت و موافقت ظاہر کرتے تھے  
 آپ دوسروں کی خوشی میں اپنی خوشی تصور کرتے اور دوسروں کے غم  
 میں اپنا غم ملا ہوا خیال کرتے تھے۔ آپ کے ہر دلوں (قاریب) میں  
 خود غرضی کے بیج کا نشان معدوم تھا۔ آپ کرم (عمل) فعل۔ ایکشن  
 ڈیڈ۔ (کی فضیلت کو اپنے جیون (زندگی) کے ذریعہ ظاہر کرتے تھے۔ آپ کا  
 اعتقاد (و شواہد) کیوں ایک خالص اوم پر تھا۔ آپ نے روئے زمین  
 کا رتبہ (راج) کیونکر حاصل کیا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ آپ سچی  
 محبت کو بیکر و دھوں کے گروہ اکٹھے ہو کر اپنی جنم بھومی سے خوشی خوشی بذریعہ  
 خشکی و سمندر (تری) روانہ ہونے ہوئے دوسرے دوسرے یعنی غیر ممالک  
 میں جا کر آباد ہو گئے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ آپ نے ہی دوسرے ممالک کو آباد  
 کیا تھا۔ آپ اپنے گھروں کی چار دیواریوں میں بند رہنا محبوب سمجھتے تھے  
 آپ کے درمیان ذاتیات کا فضول جنس و قبیح (قبیح) امتیاز موجود نہ تھا۔  
 آپ جنم سے ذات یا پیشہ نہ مانتے تھے۔ بلکہ کرموں (افعال) اعمال یا  
 دنیوی یوگار کے لحاظ سے انسانی تفریق (درجہ ہستیا) مقرر کرتے تھے  
 اسے درمیانی زمانہ (یعنی قدیم و موجودہ زمانہ کے درمیان کا زمانہ)

کے آریاؤ! ہائے افسوس۔ جب سے آپ نے اپنے سچے۔ مقدس  
 پاک اور سرشت و دھرم کے اصولوں کے پالن کرنے میں کوتاہی کو راستہ دیا۔  
 پاکہ بالفاظ دیگر آپ کے اچرنوں میں دگھن پڑنے شروع ہوئے۔ انہیں نہیں  
 بلکہ حب سے آپ نے اپنے بزرگوں (قدیم آریاؤں) کے نقش قدم پر چلنا اور  
 اُن کے طریقہ ہائے یا اصول (نیم) دھرم پر پابند رہنا ترک کر دیا۔ اور  
 اس سے بڑھ کر اپنے مہکانوں کے اندر بند رہنے کی قبیح و مذموم رسم کو  
 زیادہ تر رواج دیا اور ساتھ ہی غیر مہاکش کی سیر و سیاحت کو ایک لخت چھوڑ  
 دیا۔ یہی نہیں بلکہ کامل الوجودی کے دامن میں سو گئے۔ اور ان سب قباحتوں  
 سے بڑھ کر چھوٹ چھات کے حقیرانہ و تنگ خیال کو بیکار ہو سنا ہی۔ اردو  
 بھائی۔ سہگل۔ کپور۔ بھنڈاری۔ پوری۔ مہرہ۔ سانہی۔ منیا پر۔ گدھیو  
 ایک گھرا۔ آدھا گھرا۔ ڈھائی گھرا۔ سوا گھرا۔ چار گھرا۔ بندی (صفا)  
 گھرا۔ اڑنگ۔ مڑنگ۔ بنگ۔ ٹن۔ دو گجرا۔ اہل اہل انا شروع کیا۔  
 تب سے آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی عظمت کو بٹ لگنا شروع ہو گیا اور  
 تبھی سے آپ کے اندر ناجائز تفریق و حاسدانہ نفاق کا تخم بویا گیا۔ نہیں  
 نہیں بلکہ جب سے آپ نے اپنی اصلی دماغوں و عقل سے کام لیتا چھوڑ کر  
 دوسروں کی جبری تقلید اور خاکسارانہ نام بہمنوں کے چنگ میں گرفتار  
 ہونا شروع کیا۔ تب سے لفظ "ہندو" کا طریق غلامی آپ کے گلے  
 میں پڑ گیا۔ وائے آپ کے حال پر۔ جب تک آپ میں ہری  
 سیر و سیاحت و تجارت کا شوق رہا۔ تب تک آپ کے تمام کارِ ج (کام)  
 راست و سدھ ہوتے رہے۔ آپ کے بعد آپ کے بدھی بھائیوں

(یعنی بدھ لوگ) نے بھی کسی خاص حد تک آپ کی تقلید کی۔ اور وہ لوگ (یعنی بدھ لوگ) آپ دت کے مختلف مقامات و حدود سے اکٹھے سینکڑوں کی تعداد میں بذریعہ جتنی و تری روانہ ہوتے ہوئے اترتے تھے۔ سیلون (نیکا) سے بحری سفر کے ذریعہ دوسرے ممالک میں وارد ہوتے تھے۔ اور یہی وجہ زیادہ تر بدھ مذہب کے انشاس کی ہوئی۔ اب یہ لوگ تمام دنیا کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ آریاؤں کے بعد اگر کسی مذہبی جماعت یا کہ فرقہ نے قابل قدر مذہبی سکھ جماعت کی کوشش کی۔ تو۔ بدھ فرقہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی اسی وجہ سے کہ انہوں (بدھ لوگ) نے تہذیبی آریاؤں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے دیشوں میں جا کر آباد ہونے اور اپدیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے تن۔ من اور دھن سے کوشش جاری رکھی۔

افسوس صد افسوس۔ اسے قدیم و درمیانی زمانہ کے آریاؤں جب آپ کی موجودہ نسل یعنی ہندو آریاؤں میں اپنی بستیوں سے چند روز کے لئے بھی باہر جانا اور بندھو (دریا کے کنارے) وغیرہ کے پار ہونا بھی دھرم کے ورودھ خیال کیا جانے لگا۔ تب سے آپ کی تمام اقبالندی۔ شان و شوکت۔ جاہ و جلال و فضیلت کے چتکار پر سیاہی آئی نمودار ہونے لگی۔ وہ مہال شکستی اس سیاہی کو دور کرے۔

ہر ایک خاص خاص امریابت کی اشاعت کے لئے جد اجداد طریقہ ہوتے ہیں۔ پس دھرم کی اشاعت کے لئے بھی ایک خاص ذریعہ ہے

وہ ذریعہ اور بھلا بیان کیا جا چکا ہے۔ اُسکو پھر صاف صاف الفاظ میں بتلا دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یکہ دھرم کی اشاعت کے لئے اُس دھرم کے دل و جان سے ماننے والوں اور اسی دھرم کے لوگوں (مطابق) اپنی زندگی گزارنے والوں بلکہ اُس پیچھے دھرم پر سچے دل سے قربان ہو جانے والوں کے گروہوں کے گروہ اُن حصول میں جا کر آباد ہونے چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے دھرم کے پرچار کا خیال مد نظر ہے۔ اُن گروہوں میں۔ بالو۔ بشتی۔ ڈاکٹر۔ ڈکاندار۔ برہمنی (مڑکھان) معمار۔ لوہار۔ زرگر۔ درزئی۔ جولاہا۔ موچی۔ حجام بلکہ ملاح تک کا کام جاننے والے بھی اُسی دھرم کے پیچھے بشتواسی (مختصر) ہنگامی دیکھی ہوں۔ اُن گروہوں کے لوگوں کے چال و چلن ایسے ہوں جس سے اُن کے دھرم کی علامات خود بخود ظاہر ہو سکیں۔ تاکہ اُس گروہ کو نئے ملک میں کسی قسم کی بھی کوئی تکلیف نہ ہو بلکہ ویسے ہی رہ سکیں جیسے اپنی بستیوں میں ہی وہی وجہ تھی کہ قدیمی آریاؤں اور بدھی لوگوں کو کوئی وقت محسوس نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اُن کے گروہوں میں ہر ایک قسم کے پیشہ ور لوگ اُسی دھرم کے ماننے والے موجود رہتے تھے { اور بغیر اُس ملک کے اصلی باشندوں کی انداز وغیرہ کے اپنا کام اچھلا سکیں اور اُس گروہ یا اُن گروہوں کے تمام بیٹا (کاروبار) میں پوری پوری راستی و دیانت داری پائی جاوے۔ اور وہ سب کے سب لوگ بلا غلط و مقررہ وقت پر صبح و شام ایک جگہ میں ملکر اُس دھرم کے اصول کی پیروی کے لئے عام طور پر اپنیش کریں۔ تاکہ اُن کے پرچار کا اثر اُس ملک



کے اصلی باشندوں کے دلوں کو تسخیر کرتا ہوا اسی دھرم کے وسیع دائرہ  
میں اُن کو لانے کے لئے خود بخود کامیاب ہو سکے۔ یہ ایک مجرب و حکمی  
نسنہ یا کہ ذریعہ اشاعت دھرم ہے۔ تجربہ ہو سکتا ہے۔ آجکل کے چند متعدد  
وہجونی اشخاص کے پرچار سے غیر مالک میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آجکل  
کا ہر ایک پرچارک (واعظ) سوامی شکر اچارج۔ مہاتما بدھ دیو یا کہ  
مہرشی دیانند نہیں بن سکتا۔ اس کام کے لئے پورن برہم چریہ۔ اندریشین  
اور ازلیس بہن شیتا۔ بردباری۔ سچی انکساری۔ سچی دویا (علم خالص)  
اور بغیر امتیاز مذہب و ملت پہلے پریم کی ضرورت ہے۔ جو صفات (یعنی  
مذکورہ بالا) کہ عام اشخاص میں ہونی غیر ممکن سی معلوم ہوتی ہیں۔ گو اس  
قسم کی طاقتیں ضرور خدا داد ہوتی ہیں۔ مگر ان کے بڑھانے کے لئے اپنی  
جسم۔ جان اور فضول دنیوی حیثیت کے ابھمان و گمان کو قربان کر دینا  
پڑتا ہے۔ یہی اصلی و سچی منش جاتی کی صفات مذکورہ بالا مہاتماؤں  
کے چوڑوں (زندگیوں) میں موجود اور انتھک کام کر رہی تھیں۔ اور  
اسی لئے اُن کے کار نمایاں موجودہ خلقت کو حیرت میں ڈالتے ہوئے  
معلوم ہوتے ہیں۔

ضروری ہے کہ کسی صاحبان اس لوٹ کے لوٹے پھوٹے نفس منو  
کا ملاحظہ فرما کر بول اٹھیں کہ اُس قدیم زمانہ کا سچا آئندہ (مسرت) آج  
کیوں دکھ میں تبدیل ہو گیا تو اُس کے لئے اتنا کہنا کافی ہو گا کہ  
شخص جو کچھ ہوا کرم سے ہوا یا نصیب سے  
شکوہ نہ یا اسے نہ شکایت رقیب سے



یا در ہے۔

(۱) مذکورہ بالا نوٹ عالم - خاضل و گزیر بٹ صاحبان کی انفارمیشن کیلئے درج نہیں کیا گیا کیونکہ وہی اصحاب تو آئے ہی اس قسم کے حالات سے بڑھ کر زیادہ معتبر حالات کو جاننے کی واقفیت رکھتے ہیں۔

(۲) یہ نوٹ صرف ان صاحبان یا اشخاص کی واقفیت کے لئے درج کیا گیا ہے۔ جو میری طرح کم علم و کم تجربہ رکھنے والے ہیں اور جن کی تحقیقات و معلومات کا دائرہ از حد کم ہے۔

(۳) کسی صاحب کو بھی اس نوٹ پر نیچے جانیکہ چینی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ ہاں البتہ وہ شخص جس نے کراچی عزیز زندگی (عمر) کے کم از کم دس برس حدود ہندوستان کے باہر مختلف ممالک میں صرف کیے ہوں۔ بڑی آزادی و خوشی سے اس نوٹ پر جرح کر سکنے کا مستحق و مجاز ہوگا۔

خادم

راجید اس سہگل

ایچ۔ پیراک - جزیرہ نمائے ملایا۔

# التماس

گوئیں۔ نے اس کتاب کے دیباچہ میں صاف صاف اور واضح طور پر اپنی کم لیاقتی کا اقبال کیا ہے۔ مگر تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب کے اخیر میں بھی اتنا ظاہر کر دیا جاوے کہ چونکہ یہ ایک عام مسئلہ (مانا ہوا) یا کہ تسلیم شدہ امر ہے کہ کوئی انسانی کام بھی نقص سے مبرا یا خالی نہیں ہو سکتا تو پس ایسی حالت یا صورت میں ایک مجھ جیسے ناقابل و ناتجربہ کار کے کام میں کیونکر مختلف قسم کی غلطیوں کا احتمال نہ ہو سکیگا۔ بلکہ لازمی ہے کہ اس کتاب میں جگہ بہ جگہ مختلف قسم کی طفلانہ کمیاں دیکھنے میں آئیں۔ اور محض اسی لئے پبلک سے استدعا ہے کہ جو نقص جس صاحب کے نظر پڑے۔ دے مگر از راہ کرم و انسانیت نے جانیکہ چینی کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ بلکہ از راہ عنایت اگر ہو سکے تو مجھے اس نقص سے آگاہ فرمادیں تاکہ کافی شکریہ کے ساتھ آئندہ اس کی اصلاح کیجاوے۔ +

اسے پر ماتما! آپ ہی کی عنایت خاص سے پشتِ سیام نے کاغذی جامہ اختیار کیا ہے۔ ورنہ بھال تھا۔ آپ کی

اپارویا کا دھنیہ بادا کرنا مجھ سمجھ بڑھی کے احاطہ تحریر و تقریر  
سے بعید ہے \*

خادم

راجید اس سہگل

مقام ایچہ - (پیراک) جزیرہ نمائے ملایا - اپریل ۱۹۰۷ء

نوٹ: "مذیان جادوا" میں اس کتاب کا کئی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ مگر کسی  
خاص کارن سے کتاب اس وقت تک شائع نہ ہو سکی۔ اور اس کو  
مذیان جادوا کے بعد چھپنا پڑا۔

# اشتہار

## گوش اردو زبان ملائی

یہ ۲۱۶ صفحہ کی اردو کتاب ہے جس میں پانچ باب درج ہیں۔

باب اول :- مختصر حالات ملک ملایا۔

باب دوم :- چند الفاظ و فقرات ملائی جو متواتر روزانہ بول چال میں آتے ہیں  
باب سوم :- لغات جس میں قریباً دو ہزار الفاظ ملائی بالمقابل اردو الفاظ کے  
تحریر ہیں۔

باب چہارم :- پردہ اشت ضروری یعنی سکہ (ضرب نقدی) قول یا وزنی ہٹ  
خشک چیزوں کے ماپ - مختلف قسم کی پیمائش - نام نشانات سمی  
ملائی دن و مہینے - موسم - رنگ - اشیاء خوردنی - اعضاء جسمانی  
دہات نامے جواہرات کاریگراں - باطنی حرکات جوش - حرکات بدی  
دنیا کے چند ملکوں اور ان کے باشندوں کے نام جیسا کہ اہل ملایا استعمال  
کرتے ہیں۔

باب پنجم :- بول چال اردو ملائی یعنی عام گفتگو - ملاقات - بازار - مری  
گرمی - دقت - سفر میل - ڈاک خانہ و تار گھر - صحت - جنگل - جہاز  
گھوڑا - گاڑی - بیل گاڑی - خوراک - لباس اور آسائش مکاں کے  
متعلق کل ۳۱ فقرات درج ہیں +

گو میرے پاس اس کتاب کے بارے میں بہت سسہد اعتدال سے بڑھ کر تفریقی خطوط موجود ہیں مگر ان کے مضامین کا یہاں دسج کرنا بالکل معیوب خیال کرتا ہوں۔ اسلئے ناظرین کی آگاہی کے لئے صرف چند اخباری رائیں (ریویوز) اور دیگر دو تین پرائیویٹ چٹھیوں کا خلاصہ درج کرنا کافی ودانی سمجھتا ہوں۔

ریویو مندرجہ اخبار مسافر اگر مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۹۰۵ء از قلم شرمیان جناب پنڈت بھوجت صاحب جی ایڈیٹر اخبار مذکور ملانی کوش { یہ نادر کتاب ہمارے مترمہاشہ آر۔ ڈی سیگل ملایا تو اسی نے تیار کی ہے۔ اسمیں ایک طرف اردو الفاظ و جملے ہیں اور اُن کے مقابل اُن کے مترادف الفاظ و جملے ملانی زبان کے ہیں۔ اور بڑے واضح طور پر ملانی زبان سکھلائی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں ملایا کا مختصر حال دیا ہے کہ باشندوں کی طرز و معاشرت و مذہب وغیرہ نہایت توضیح کیسا نقد دیا ہے۔ غرضیکہ ہماری رائے میں اردو دانوں کے لئے جو جزیرہ ملایا کی سیر کرنا چاہیں یا بغرض ملازمت یا تجارت دیاں قیام کریں۔ یہ کتاب بے نظیر ہے۔ چھپائی نکھائی بہت عمدہ ہے۔ قیمت فی جلد ۴۰ پیسے ہے۔

ملنے کا پتہ

آر۔ ڈی۔ سیگل۔ مقام ایچوہ (پیراک) براستہ پٹانگ ملک ملایا



(۲) ریویو مندرجہ اخبار ہنگامی مطبوعہ امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء  
 از قلم شرمیان جناب ماسٹر آرتھار صاحب جی ایڈیٹر (سابق) اخبار مذکور  
 کوش اردو زبان ملائی } اردو ضخامت ۲۱۶ صفحے مصنفہ لالہ  
 پبشنگ پرنٹنگ کمپنی لاہور سے مل سکتی ہے۔ ہمارے ملک میں جہاں  
 دولہاں یا تراکاشوق نہیں رہا۔ وہاں ان کتابوں کی قدر ملک سے اٹھ  
 گئی ہے۔ جو دیگر ملکوں اور قوموں کے حالات بتلانے والی ہوں۔ لیکن  
 دراصل تجارتی اور علمی ترقی کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کی غیر  
 ممالک کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور کتاب زیر ریویو کے  
 قسم کی کتابیں واقعی بہت مفید ہیں اور ملک کو ضرور اُن کی قدر کرنی  
 چاہیے۔ اسکے پہلے اٹھائیس صفحات کے پڑھنے سے ملایا۔ ملاکا جزیرہ  
 پنانگ کوکوس۔ ریاست پیراک۔ ریاست سیلنگور۔ جزیرہ  
 پورنیو۔ سرادک لابان وغیرہ ممالک کے عجیب غریب حالات معلوم  
 ہوتے ہیں۔ ایک مقام پر لکھا ہے کہ بالی اور نکہ کا اور لومبوک  
 میں اس وقت تک بھی قدیمی آریہ آباد ہیں اور ملائی مسلمان لوگوں  
 میں مستورات کی سنت کا رواج پایا جاتا ہے۔ صفحہ ۴۹ سے ۵۸ تک  
 ایک فہرست اُن ملائی الفاظ کی دی گئی ہے۔ جو سنسکرت یا ناگری سے  
 ملتے ہیں۔ صفحہ ساڑھے ۷۰ تک ملائی بول چال کے فقرے اور اُن کا  
 اردو ترجمہ لکھا گیا ہے صفحہ ۷۱ سے ۷۴ تک ملائی زبان کی اردو لغات درج ہے جو  
 تیار کرنے میں مصنف نے بڑی محنت کی ہے۔ باب چہارم میں قابل یادداشت چیزوں کا

ذکر ہے قیمت عمر ہے جو کہ کچھ بہت نہیں۔ ہماری رائے میں ایسی مفید کتاب  
 کا ترجمہ ناگہی میں ہی ہونا چاہئے۔ تاکہ لاکھوں کو اپنے خیالات وسیع کرنے کا موقع ملے  
 (۳) ریویونڈرجہ آریہ پتر بریلی بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء از قلم شرمیان عالیجناب  
 حکیم گھیسر سہا صاحب بریان جہاں آبادی ایڈیٹر (سابق) رسالہ مذکور  
 گوش اردو زبان ملائی { جزیرہ نمائے ملایانے مرتب کر کے آئین پیشہ  
 اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لٹریچر کی معرفت رفاہ عام سیٹیم پریس میں شائع  
 کرایا ہے۔ گوش ہذا کے شروع میں جزیرہ مذکور اور تیرنیدر لینڈز انڈیا  
 و جزیرہ بوننیو کے مختصر تاریخی حالات پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد  
 زبان مذکور کے مروجہ الفاظ جو کہ ان اطراف میں بولے جاتے ہیں لکھے  
 ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں کر دیا ہے۔ اس صورت سے ۲۱۶ صفحہ کا  
 گوش تیار کیا ہے۔ شک نہیں کہ ترجمہ کی مدد سے زبان مذکور اس قدر آسانی  
 سمجھ میں آتی ہے۔ کہ اگر اس نواح کے اشخاص اُن اطراف کا سفر کریں  
 تو وہ گوش ہذا کو ملائی زبان کے سمجھنے میں ایک بڑا مددگار پاسکتے ہیں۔  
 جس کیلئے بابو صاحب محمود بہت زیادہ مستحقِ داد ہیں۔ کیونکہ ایک خاص  
 زبان کی آگہی کی نسبت اتنا بڑا کام کیا ہے۔ اور اسکو یہاں تک پہنچایا ہے  
 کیا اچھا ہو کہ جو بابو صاحب اُس کی کمال تجلیل کی طرف متوجہ ہوں اور  
 ہمارے وہ ہم وطن بھی جو کہ اور جزائر میں مقیم ہیں وہاں کی زبانوں  
 کے متعلق بابو صاحب کی تقلید کریں جس سے کہ تمام اہل وطن کو بڑا  
 فائدہ پہنچے۔

## چند بزرگ راین یا خلاصہ پرائیویٹ چھپیات بطور نمونہ

(۱) کتاب عمدہ صحت سے چھپی ہے اور واقعی بہت مفید ہے۔  
 ۱۹۰۵ء  
 مکہ مکرمہ کے فقیر ہدایت علی - مقام کوئٹہ - ملک ملایا مورخہ ۲۸ جولائی  
 (۲) بخیریت آر - ڈی - سیگل -

جناب عالی تسلیم۔ بعد بندگی کے واضح ہو کہ آپ نے جو ایک عدد "کوش اُردو ملائی" قیمتاً عنایت فرمایا تھا۔ سو کمترین کو بخوبی مل گیا ہے۔ جس کو کمترین نے ادم سے نیک ادم شتم تک پڑھا۔ واقعی آج تک کسی آدمی نے ایسی ہمت مروانہ نہیں دکھائی۔ یہ کتاب جو آپ نے تصنیف کی ہے امید ہے کہ اگر ملائی زبان نہ جانتے والے آدمی کے ہاتھ میں ایک ہفتہ تک ہے یا جو کہ ابھی نووارد اس ملک میں ہوا اگر وہ پانڈے (زبان دان) نہیں ہو جاویگا تو یہ بھی نہیں کہ وہ آدمی جو اس ملک میں مدت بعید یعنی چار پانچ سال سے رہتے ہوں کیا مجال ہے کہ اُس کے نزدیک کھڑے ہو کر ملائی بات کریں اور جو پڑھا ہوا ہے۔ اُس کا تو لکھنا ہی کہا میں مصنف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اپنے نووارد بھائیوں کے لئے ایک مدت بعید کے بعد اس کتاب کو خاتمہ تک پہنچایا بندہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ایک کوش اُردو ملائی اور عنایت فرمائی قیمت روانہ ہے۔

کوں وصف کیا آپ کی کمائی کا - کیا بھلا جو خالقِ خدائی کا  
 بھائی اوجڑ سگھ۔ کو الالمپور مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء

(۳) نجدت شریف لالہ را مجید اس -

بعد آدائے ادب و نیاز کے واضح رائے عالی ہو کہ آپ کی ایک جلد کتاب "کوش اردو زبان ملائی" قیمتاً وصول پائی ہے۔ آپ کی محنت اور لیاقت کا شکریہ ادا کیا برائے مہربانی دو جلد میں اس کتاب کی اور قیمتاً روانہ کر دیوں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ ہے۔

بھائی ساون سنگھ گر ختمی۔ مقام کوالا لمپور ۱۹ اگست ۱۹۰۶ء

(۴) جناب آر۔ ڈی۔ بیگل -

بندگی۔ احوال انیکہ۔ بندہ نے آپ کی تصنیف کی کتاب دیکھی جبکہ نام "کوش اردو زبان ملائی" ہے۔ بندہ نے یہ کتاب دیکھ کر نہایت خوشی منائی کہ ہم عاجز و غریبوں پر جو چہ بچا ہے کئے آئے ہیں۔ اور جن کو ملائی بابت نہیں آتی ہے۔ آپ کے رحم دل نے اُن پر مہربانی ثابت کی ہے۔ اور مذہب کی ترقی فرمائی ہے اور ہم ملکیوں کو آرام پہنچایا ہے اور آپ کی اس کتاب کی نسبت اور بہت سے ملکیوں کو کہا ہے کہ کتاب ایسی ہے کہ جو اسکو منگوا لیگا وہ اس ملک میں خجاری سے بچ رہے گا بندہ آپ کی خدمت میں تحریر کرتا ہے کہ آپ دو کتابیں "کوش اردو زبان ملائی" کی بھیج دیں قیمت ارسال ہے۔

۱۹۰۶ء

بھائی کالا سنگھ کا نسبیل محکمہ پولیس مقام سرسباں مرچ ۱۲ نومبر  
باقی خطوط کے مضامین بھی ایسے ہی ہیں۔ اسلئے زیادہ چمٹھیاں درج کرنا فغول ہے۔

اس کتاب کا پہنچا بی یعنی گورکھی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔



# اشتہار

## ندیان جاوا (اردو)

اس کتاب میں انڈین آرکی پلگیو یعنی مجمع البحرین ہند کی وجہ تسمیہ  
 سماٹرا - سیلیس - موکوس - فلیپائن آرکی پلگیو وینلا کے مختصر حالات  
 درج کرنے کے بعد مصنف نے جاوا "دی گارڈن آف دی ایسٹ" منظر  
 جاوا کی تشریح جاوا کی پوزیشن - آبادی - کوسٹ لائن - جمیلین موسم -  
 آتش فشاں پہاڑ - سیوہ جات - اشیاء نکاس و درآمد پیداوار معدنی  
 ریلوے جاوا کی لوگوں کی خصلتیں جاوا کی صنعت و حرفت جاوا کی کتب  
 مقدس و زبان وغیرہ کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ اسکے بعد بٹاویہ بیون  
 زدرگ - سولو - وجوک ہاکرتا - ماترم - اور کرکاناؤ کا احوال درج ہے  
 اسکے بعد دنیا میں شاید بہت سے بڑے اور پرانے ہندو مندر یعنی بود  
 بود کے مندر اور پریم بنم کے مندروں کے دلچسپ اور حیرت انگیز  
 حالات تحریر ہیں۔ اسکے بعد نوٹ جس میں پرانے ہندوؤں کی یادگاری کے  
 نشانوں کو مختلف شکلوں میں جاوا میں ہونا ثابت کیا ہے اسکے بعد روج  
 سکھ سندر لینڈ زانڈیا کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے مختلف تجارتی کمپنیوں  
 کی انگریزی میں فہرست دی ہے جبرپانگ - سنگاپور - بٹاویہ - نیلاو - پانگکاک  
 و جاپان وغیرہ میں مقیم ہیں اور اخیر میں جاپانی جہاز کی کمپنی کے جہازوں کی فہرست



ریو یو آریہ گزٹ مورخہ ۱۲۔ بمبادل مطابق ۲۷۔ اگست ۱۹۰۸ء

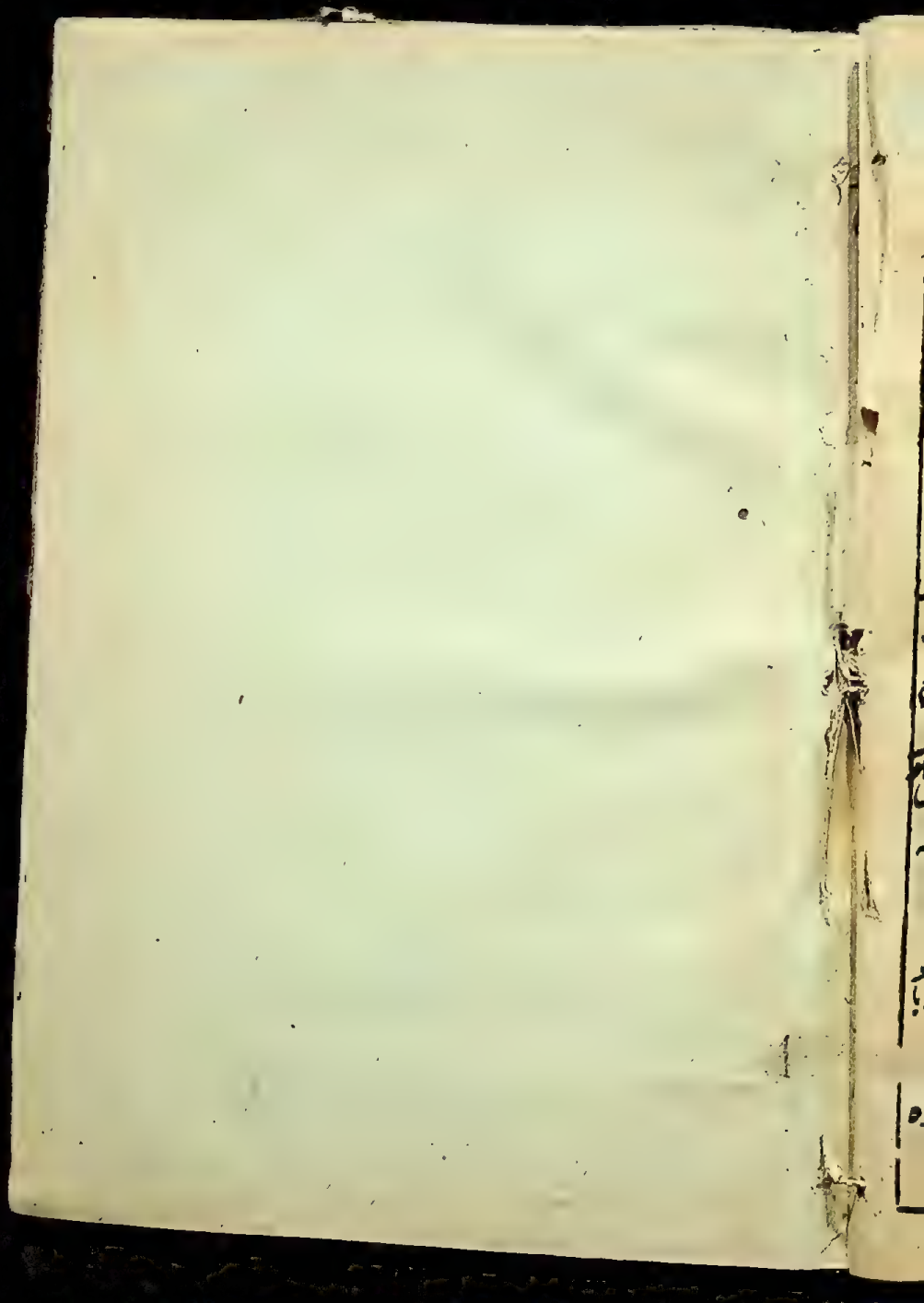
ندیاں جادوایہ کتاب لالہ راجی داس سیگل نے تیار کی ہے۔ اس کے ۱۵۷ صفحے ہیں۔ کاغذ اور کتابت بہت عمدہ ہے۔ تقطیع ہندی ستیا رتھ پر کاش جیسی اس کتاب میں انڈین آرکی ہدیگو یا مجمع الجزائر ہند کی وجہ تسمیہ اور سماٹرا بورنیو سیلینز کے مختصر حالات درج ہیں۔ مصنف نے یہ دکھلایا ہے کہ سماٹرا کا نام دیا کرنی سو مترا کے نام پر رکھا گیا تھا۔ جادو پہلے زمانے میں آریوں کی فتوحات کا مرکز تھا۔ اور تمام جزائر آریوں کے زیر اثر تھے۔ اس کے علاوہ جادو کی ندیوں جھیلوں۔ موسم۔ آتش فشاں پہاڑوں۔ میوہ جادو پیداوار اور تجارت کا حال درج ہے اس کتاب پر مصنف مخدوان جزائر میں خود ہوا آیا ہے۔ بہت محنت کی ہے اور اس کو مفید معلومات اور دلچسپ بیانات سے آراستہ کیا ہے۔ دام ۸ روپے۔ یہ کتاب ڈاکٹر دولت رام کپور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے مل سکتی ہے +

ریو یو انڈیا قلم شریمان راوہا دھ آتمارام جی امترسی سابق ایڈیٹر ہیکاری کتاب درحقیقت بہت دلچسپ ہے۔ اور ہر ایک ہندوستانی کے مطالعہ کے لئے فرضی ہے۔ لالہ راجی داس صاحب اپنے ویسی بھائیوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

خودستان میں کتاب بننے کا پتہ یہ ہے۔ ڈاکٹر دولت رام کپور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

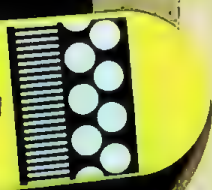
یا مصنف سے براہ راست منگوالیں۔ پتہ یہ ہے۔ آر۔ ڈی۔ سیگل۔ اسپوہ (پیراک) براستہ پٹانگ۔ ملک ملایا +

मुद्राकाव्य  
पुस्तकालय





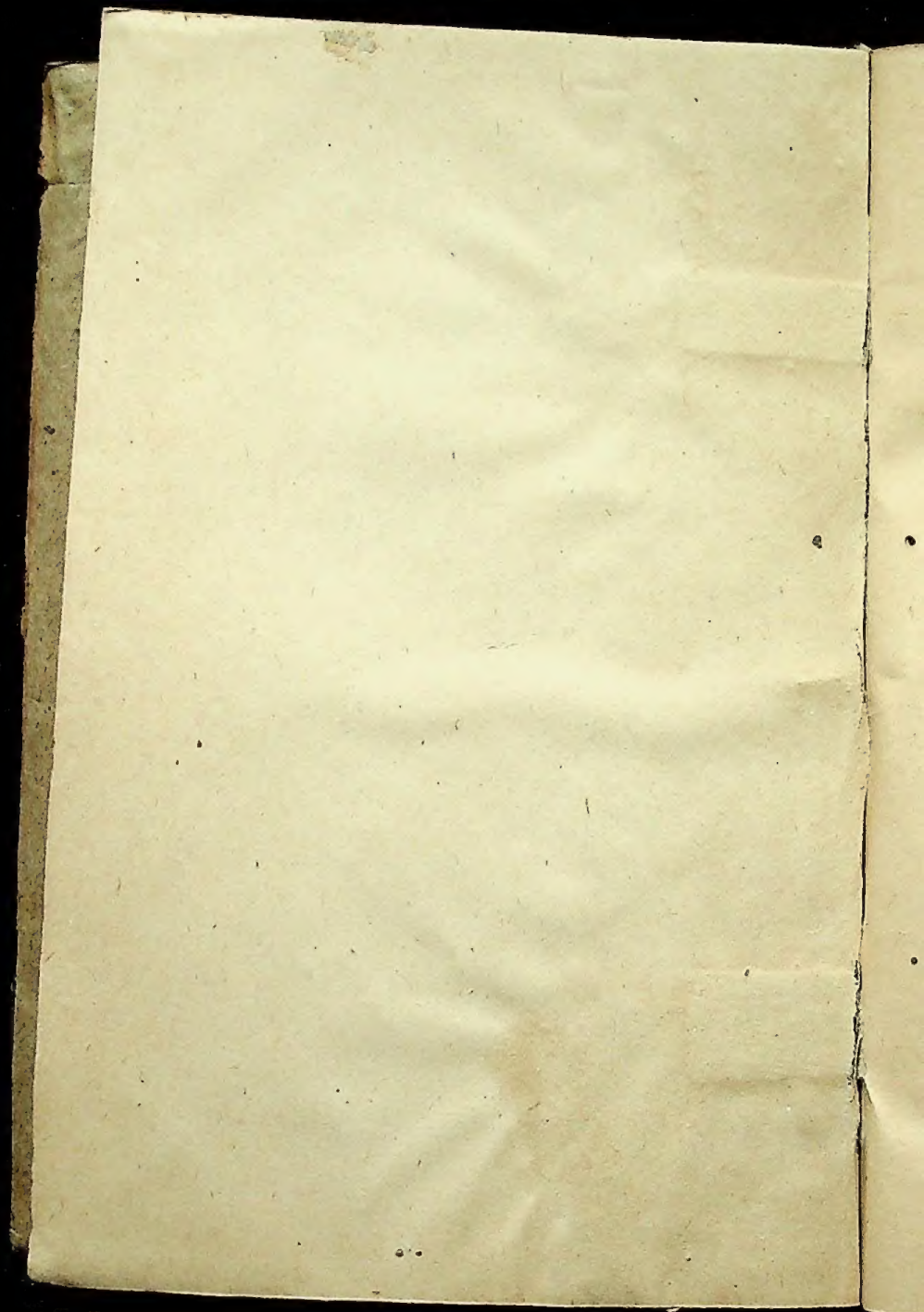
१५१६१३३३



पुस्तकालय

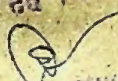






17

Entered in Database

  
Signature with Date



17-18-19



